ران سیریز
ومنائی
مظہر کلیم
ایم اے
یشل نمبر

میاں چنوں سے منصور افروز۔ مٹھن سٹیٹ سے خان تاج۔ اوچ شریف سے ساجد رضا فاروقی۔ جگہ کا نام لکھے بغیر امیر فاروق قریشی۔ سرائے عالمگیر سے عبدالرشید ناز و بیگم عبدالرشید ناز۔ شبیر حسین۔ بختاور خان۔ جمیل احمد۔ طفیل نیازی۔ ظفر اقبال۔ اعجاز احمد شاکر۔ خرم شہزاد۔ محمد اقبال۔ محمد ضمیر۔ محمد شہریز صدیقی۔ محمد شبیر جہلمی۔ محمد آفتاب احمد تتولی۔ سجاد احمد۔ مرزا حق نواز۔ راولپنڈی سے آصف بخاری۔ سلانوالی سے سید تصور حسین انجم۔ میرپور آزاد کشمیر سے جواد عرفان۔ ساہیوال سے عبدالقیوم ہوشیار پوری۔ چک نمبر 81 ج ۔ب پنڈوری فیصل آباد سے رانا ارسلان۔ احسن فضل الرحمن۔ کراچی سے عمران سومرو۔ شیخوپورہ سے شعیب اختر۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم پنڈت دیال اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں وزیراعظم کا عہدہ سنبھالے تقریباً چار ماہ ہو گئے تھے۔ پنڈت دیال کافرستان کی ایک ایسی انتہا پسند پارٹی کے ممبر تھے جو پاکیشیا کا وجود ایک لمحے کے لئے بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے منتخب ہوتے ہی پاکیشیا کے خلاف سوچنا شروع کر دیا تھا اور اس سلسلے میں اپنے خاص وزیروں سے بھی مشورے کئے اور کئی ایسی سازشیں تیار کیں جن پر عمل ہونے کے بعد پاکیشیا کا وجود ہی ختم ہو سکتا تھا لیکن ان کی اس ساری پلاننگ کو کافرستان کے صدر نے یہ کہہ کر ریجکٹ کر دیا تھا کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود ہے اور خاص طور پر جب تک اس کے لئے کام کرنے والا عمران زندہ ہے اس وقت تک پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ آج پھر یہی ہوا تھا کہ وزیراعظم

نے وزیروں کے مشوروں اور سوچ بچار کے بعد پاکیشیا کے ایٹمی سائنس دان کو ہلاک کرنے اور ایٹمی مرکز کو تباہ کرنے کی انتہائی کامیاب پلاننگ تیار کی لیکن صدر کافرستان نے اسے بھی ریجکٹ کر دیا اور ساتھ ہی پرائم منسٹر کو مشورہ دیا کہ وہ پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں کافرستان میں کئے جانے والے مشنز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کافرستان سیکرٹ سروس اور دیگر ایجنسیوں کے ساتھ ہونے والے مقابلوں کی فائلیں پڑھ لیں۔ پھر ان سب کو سامنے رکھ کر وہ کوئی پلاننگ سوچیں تو وزیراعظم کے دل و دماغ میں آگ سی بھڑک اٹھی لیکن ظاہر ہے کافرستانی قوانین کے مطابق کافرستان کا صدر وزیراعظم سے زیادہ بااختیار تھا اس لئے وہ ان کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے البتہ انہوں نے آفس پہنچ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق تمام فائلیں طلب کر لیں اور پھر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب تقریباً ڈیڑھ سو فائلیں ان کی میز پر پہنچا دی گئیں اور اس کے بعد پرائم منسٹر نے تمام مصروفیات منسوخ کر کے ان فائلوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور پھر وہ تقریباً چار گھنٹوں تک مسلسل فائلوں کے مطالعہ میں مصروف رہے۔ اس وقت بھی ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور اسے ختم کر کے انہوں نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے میز پر رکھ دیا۔

"صدر صاحب درست کہتے ہیں۔ میں ہی غلطی پر تھا۔ یہ عمران واقعی مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے اور جب تک یہ زندہ ہے

تب تک واقعی وہاں کوئی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی"۔ وزیراعظم نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"مافوق الفطرت قوتیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس کا خاتمہ مافوق الفطرت قوتوں سے ہی کرایا جا سکتا ہے"...... وزیراعظم نے ایک خیال کے آتے ہی اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن میں شیلانگ کے سب سے بڑے مندر کے پجاری پنڈت آتما رام کا خیال آ گیا جو ان کی نظروں میں اس وقت پورے کافرستان میں کالے علم اور مافوق الفطرت قوتوں کے بڑے عامل تھے اور وزیراعظم کے نہ صرف ان سے خاندانی تعلقات تھے بلکہ وہ انفرادی طور پر بھی ان پر بے حد مہربان تھے اور الیکشن سے پہلے پنڈت آتما رام نے ہی انہیں بتایا تھا کہ وہ اپنے علم کے ذریعے نہ صرف ان کی پارٹی کو کامیاب کرا دیں گے بلکہ انہیں وزیراعظم بنوا دیں گے اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ گو ان کی پارٹی کے بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے کا سیاسی طور پر بظاہر کوئی سکوپ نہ تھا لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر ان کی پارٹی بہت بڑی اکثریت سے نہ صرف الیکشن جیت گئی بلکہ وہ بھی آسانی سے کافرستان کے وزیراعظم منتخب ہو گئے ان کی پارٹی کی اس حیرت انگیز کامیابی اور پنڈت دیال کے وزیراعظم منتخب ہونے پر سیاسی دنیا میں واقعی طوفان سا آ گیا تھا لیکن حقائق بہرحال حقائق تھے اس لئے رفتہ رفتہ حالات پرسکون ہو گئے اور

وزیراعظم صاحب کو چونکہ معلوم تھا کہ یہ سب کچھ پنڈت آتما رام کے آشیرواد کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے وہ دلی طور پر ان کے بے حد ممنون تھے ۔ لیکن آج تک وہ ان سے دوبارہ ملاقات نہ کر سکے تھے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں ایک بار پھر سیاسی سطح پر چہ میگوئیاں نہ شروع ہو جائیں اور کافرستان کے لوگ سمجھ جائیں کہ وہ پنڈت آتما رام کی شکتیوں کی وجہ سے اس عہدے پر بیٹھے ہیں لیکن اب چونکہ معاملات پرسکون ہو چکے تھے اور اب انہیں یہ خیال بھی آگیا تھا کہ پاکیشیائی عمران کا خاتمہ مافوق الفطرت قوتوں کے ذریعے آسانی سے کرایا جا سکتا ہے اس لئے انہوں نے فوری طور پر پنڈت آتما رام سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ دوسرے روز وہ نجی طور پر ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے شیلانگ پہنچے اور سیدھے اس مندر میں پہنچ گئے ۔ مندر میں ادا کی جانے والی تمام رسومات مکمل کر کے انہوں نے پنڈت آتما رام کے چرن چھوئے اور ان سے خصوصی ملاقات کی درخواست کی تو پنڈت آتما رام انہیں ساتھ لے کر اپنے خاص کمرے میں آگئے ۔ پنڈت آتما رام ادھیڑ عمر آدمی تھے ۔ ان کا قد لمبا اور جسم فربہی مائل تھا۔ چہرہ بڑا اور آنکھیں سوجی ہوئی سی لگتی تھیں۔ ان کے چہرے پر عیاری اور مکاری جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

" پنڈت جی ۔ میں ذاتی طور پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں اور پارٹی کی طرف سے بھی۔ آپ نے اپنی مہان شکتیوں کی وجہ سے مجھ ناچیز اور پارٹی کو کامیاب کرایا ہے "...... علیحدگی میں وزیراعظم

نے جھک کر پنڈت آتما رام کے پاؤں چھو کر انتہائی لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ہمارے اپنے ہو بالک ۔ ہم نے چاہا کہ تمہیں عروج پر لے جائیں اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں ورنہ یقین کرو کہ تم بھی الیکشن ہار جاتے اور تمہاری پارٹی بھی "...... پنڈت آتما رام نے وزیراعظم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" آپ کی جے ہو پنڈت جی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بالک پر اسی طرح چھاؤں بنے رہیں گے "...... وزیراعظم نے ایک بار پھر جھک کر پنڈت آتما رام کے پاؤں چھوتے ہوئے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ تمہاری طرف کوئی ٹیڑھی آنکھ سے بھی نہ دیکھ سکے گا۔ ہم اس کی آنکھیں نوچ لیں گے "...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" پنڈت جی ۔ میری خواہش ہے کہ اپنے دور میں پاکیشیا کو کوئی بڑی شکست دے سکوں ۔ اس طرح میرا نام رہتی دنیا تک تاریخ میں جگمگاتا رہے گا لیکن میں نے جو بھی تجاویز سوچیں ان کے سامنے ایک رکاوٹ ہر بار آگئی۔ اگر آپ اپنی مہان شکتی سے اس رکاوٹ کو دور کر دیں تو پاکیشیا کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے "...... وزیراعظم نے مطلب کی بات پر آتے ہوئے کہا۔

" کیا رکاوٹ ہے "...... پنڈت آتما رام نے چونک کر پوچھا تو وزیراعظم نے اسے فائلوں میں پائے جانے والے پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے ممبران اور خاص طور پر اس کے سربراہ عمران کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

" یہ عمران ہماری ہر پلاننگ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ یہ شخص یقیناً مافوق الفطرت قوتوں کا حامل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کم از کم یہ آدمی ہلاک ہو جائے تو پھر باقی ٹیم سے ہم آسانی سے نمٹ لیں گے"...... وزیراعظم نے کہا تو پنڈت آتما رام نے آنکھیں بند کر لیں۔ ان کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ کافی دیر تک وہ اسی انداز میں بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ ان کی آنکھیں خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہی تھیں۔

" تم ٹھیک کہتے ہو بالک۔ یہ آدمی واقعی کافرستان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ لیکن تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ اس کے پاس کوئی شکتیاں ہیں یا وہ مافوق الفطرت طاقتیں رکھتا ہے۔ لیکن یہ آدمی انتہا درجے کا ذہین، شاطر اور تیز ہے اور اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں ہیں لیکن ہمارے لئے اس کا خاتمہ کر دینا کوئی مشکل بات نہیں ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو وزیراعظم کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" پنڈت جی۔ آپ کا یہ احسان پورے کافرستان پر ہو گا"۔ وزیراعظم نے کہا۔

" ہم نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی

طاقتیں ہیں اور ویسے بھی یہ شخص انتہائی مضبوط کردار کا حامل ہے اور اس کی ماں کی دعائیں بھی اس کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ شخص انتہائی سخی ہے اس لئے اس پر آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے بھی اس کو ختم کرنے کے لئے کالی شکتیوں کو استعمال کیا گیا اور یہ کام تابات کے بہت بڑے مہان شری زپالا کے ذمے لگایا گیا تھا لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ شری زپالا خود تمام شکتیوں سے محروم ہو کر ہلاک کر دیا گیا اور اس عمران کا کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکا اس لئے اس پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہمیں پوری پلاننگ کرنا ہو گی تاکہ اس کا خاتمہ حتمی طور پر کیا جا سکے"۔ پنڈت آتما رام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" آپ مہان ہیں پنڈت جی۔ آپ چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے"...... وزیراعظم نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ پوری دنیا ہماری مٹھی میں ہے بالک۔ بہرحال تم فکر مت کرو۔ جلد ہی تم یہ خوشخبری سن لو گے۔ یہ اب ہمارے ذمے رہا"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو وزیراعظم ایک بار پھر اس کے قدموں پر جھک گیا۔

" اس سلسلے میں حکومت کے لئے کوئی حکم ہو تو ہم حاضر ہیں پنڈت جی"...... وزیراعظم نے کہا۔

" نہیں۔ یہ تمہارے کرنے کا کام نہیں ہے۔ البتہ ہمیں اس کام کے لئے شیلانگ کی پہاڑی غاروں میں خصوصی تپسیا کرنی پڑے گی

اور اسے اس کے کسی بھی کمزور لمحے میں اپنی شکتیوں کی مدد سے اٹھوا کر شیلانگ کی پہاڑی گھپاؤں میں منگوانا پڑے گا اور پھر اسے ہر طرف سے بہتا کر کے انتہائی عبرتناک موت مارنا پڑے گا۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ یہ شخص عام شکتیوں کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس کے خلاف ہمیں دنیا کا سب سے طاقتور جادو ڈومنائی حرکت میں لانا پڑے گا"...... پنڈت آتما رام نے ازخود مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ کون سا جادو ہے پنڈت جی۔ میں تو اس کا نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... وزیراعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈومنائی مہان جادو ہے بالک۔ لاکھوں سال پہلے کافرستان میں اس جادو کا راج تھا لیکن پھر یہ جادو ختم ہو گیا کیونکہ اسے سنبھالنا بے حد مشکل تھا۔ سالوں جان توڑ تپسیا کرنی پڑتی ہے پھر یہ جادو سدھ ہوتا تھا اور اب اس پوری دنیا میں صرف میں ہی ڈومنائی جادو کا مہان ہوں۔ یہ جادو کی دنیا کا ہیبت ترین جادو ہے۔ اس میں ان لاشوں سے کام لیا جاتا ہے جو انتہائی خبیث فطرت لوگوں کی لاشیں ہوں۔ ان لاشوں میں جب مخصوص شکتیاں داخل کی جاتی ہیں تو یہ لاشیں مصنوعی طور پر زندہ ہو جاتی ہیں اور پھر یہ لاشیں جو بظاہر عام انسان دکھائی دیتی ہیں دنیا کا ہر کام کر لیتی ہیں اور ان کے مقابل کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ حتیٰ کہ روشنی کی عام طاقتیں بھی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عمران کے خلاف ڈومنائی جادو استعمال کیا جائے"...... پنڈت نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کب معلوم ہو گا پنڈت جی کہ اس کے خلاف کام شروع ہو گیا ہے"...... وزیراعظم نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ساتھ ساتھ حالات سے باخبر رہنا چاہتے ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"اگر آپ مہربانی فرمائیں تو"...... وزیراعظم نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب ہم اسے اپنے پاس منگوا لیں گے تو اسے عبرتناک موت مارنے سے پہلے تمہیں وہاں بلوا لیں گے"۔ پنڈت آتما رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو وزیراعظم بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر آگے پیچھے چلتے ہوئے وہ باہر آ گئے۔ وزیراعظم نے ان سے اجازت لی اور پھر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ واپس پرائم منسٹر ہاؤس کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اب یہ عمران جو کافرستان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا تھا عبرتناک موت کا شکار ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ اپنی مخصوص پلاننگ کے ذریعے پاکیشیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ سلیمان حسب عادت شاپنگ کے لئے مارکیٹ چلا گیا تھا۔ ان دنوں سیکرٹ سروس کا کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران ان دنوں آوارہ گردی میں مصروف رہتا تھا۔ وہ اس وقت تک فلیٹ میں رہتا تھا جب تک سلیمان شاپنگ کر کے واپس نہ آ جاتا۔ پھر سلیمان کے آنے کے بعد وہ کار لے کر نکل جاتا اور پھر اس کی واپسی رات گئے ہی ہوتی تھی۔ اب بھی وہ سلیمان کی واپسی کا منتظر تھا کیونکہ آج اس کا ارادہ دارالحکومت سے تقریباً سو میل کے فاصلے پر واقع ایک اور شہر کرم پور جانے کا تھا جہاں کارمن سے ریٹائر ہو کر آنے والے ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر اسلم رہائش پذیر تھے۔ ڈاکٹر اسلم ریز کے مضمون میں بین الاقوامی شہرت کے مالک

تھے۔ ان کی تمام عمر کارمن میں ہی گزری تھی اور ریز پر پوری دنیا انہیں اتھارٹی تسلیم کرتی تھی۔ انہوں نے اشتیاق اور لگن سے اس سبجیکٹ پر انتہائی جدید ترین ریسرچ کی تھی اور ایسی ایسی ریز ایجاد کی تھیں جنہوں نے زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔ گزشتہ روز ایک ہوٹل کے فنکشن میں عمران کی اچانک ان سے ملاقات ہو گئی اور ڈاکٹر اسلم بھی عمران سے مل کر بے حد خوش ہوئے تھے اس لئے انہوں نے اسے اپنے پاس کرم پور آنے کی دعوت دے دی تھی جسے عمران نے بخوشی قبول کر لیا تھا اس لئے اب وہ بیٹھا اخبارات پڑھنے کے ساتھ ساتھ سلیمان کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"۔ عمران چونکہ کافی دیر سے خاموش بیٹھا اخبارات پڑھنے میں مصروف تھا اس لئے موقع ملتے ہی اس کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"یہ سب کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ حقیر کیا ہوتا ہے اور تم فقیر کیسے بن گئے ہو"...... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ شاید حقیر فقیر کے آگے کی بات ان کے ذہن میں نہ رہی تھی۔

"اماں بی آپ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اماں بی آپ بخیریت ہیں ناں"...... عمران نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا۔ اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اماں بی کا فون ہو گا اور اسے معلوم تھا کہ ایک بار پہلے بھی اس نے اماں بی کے سامنے اس طرح تعارف کراتے ہوئے پر تقصیر کا لفظ کہہ دیا تھا جس کے بعد اس کے سر پر اس قدر جوتیاں پڑی تھیں کہ کئی روز تک اس کا سر پکے ہوئے پھوڑے کی طرح دکھتا رہا تھا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے۔ ہر مصیبت سے محفوظ و مامون رکھے۔ تم فوراً کوٹھی پر آ جاؤ۔ میں نے رات کو تمہارے بارے میں بڑا بھیانک خواب دیکھا ہے اس لئے رد بلا کے طور پر میں نے صدقہ کے لئے دو کالے بکرے منگوائے ہیں۔ تم جلدی سے آؤ اور ان کو ہاتھ لگا دو تا کہ پھر انہیں ذبح کر کے غرباء میں بانٹ دیا جائے"...... اماں بی نے جواب دیا۔ شاید عمران کے پورے سلام کی وجہ سے ان کا ذہن تبدیل ہو گیا تھا۔

"اچھا اماں بی۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سعادت مندانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔

"دو کالے بکرے تو رانا ہاؤس میں پہلے سے موجود تھے۔ خواہ مخواہ اماں بی نے خرچ کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کوٹھی پہنچ کر اسے باقاعدہ بکروں کے سروں پر ہاتھ پھیرنے پڑے اور پھر خود

ساتھ کھڑے ہو کر انہیں ذبح کرانا پڑا۔ اس کے بعد اماں بی کے حکم پر دونوں بکروں کا گوشت بنا کر قریبی دینی درسگاہ، یتیم خانے اور بلائنڈ ہاؤس بھجوا دیا گیا۔ چونکہ عمران کے ڈیڈی دفتر جا چکے تھے اس لئے ان سارے کاموں سے فارغ ہو کر عمران نے اماں بی سے اجازت طلب کی اور پھر کوٹھی سے باہر آ کر اس نے اپنی کار کا رخ کرم پور جانے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ تقریباً پچھتر کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اس نے کار کا رخ سائیڈ پر جانے والی سڑک پر موڑ دیا کیونکہ کرم پور اس مین روڈ سے تقریباً پچیس کلو میٹر اندر تھا اور چونکہ کوئی بڑا شہر نہ تھا اس لئے یہاں کی فضا دیہاتی انداز کی تھی۔ سڑک پر بھی تقریباً ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی۔ اکا دکا کاریں اور ٹیکسیاں نظر آ رہی تھیں۔ عمران کار دوڑاتا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ اچانک کار نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فیول میٹر پر نظر دوڑائی لیکن فیول بھی موجود تھا اور چند جھٹکے کھانے کے بعد اس کی کار ایک جھٹکے سے رک گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے کار کا انجن سیلڈ ہو گیا ہو۔

"یہ کیا ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بونٹ کھولنے والا مخصوص بٹن پریس کیا اور پھر کار سے باہر آ کر اس نے بونٹ اٹھایا اور غور سے انجن کو دیکھنے لگا۔ کئی پوائنٹس اس نے چیک کئے لیکن انجن ہر لحاظ سے درست تھا۔ انجن آئل اور فیول کی موجودگی وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔

"عجیب مسئلہ ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا جناب"...... اچانک ایک انسانی آواز اسے اپنے قریب سے سنائی دی تو عمران چونک کر سیدھا ہوا تو اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا سا ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ اس نے شرٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی لیکن عمران اس کے چہرے کی رنگت کو دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ چہرے پر ایسی زردی تھی جیسے اس آدمی کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ ہو اور اس کی آنکھیں بھی دھندلی دھندلی سی تھیں اور سب سے زیادہ حیرت عمران کو اس بات پر ہوئی تھی کہ اس آدمی کے قریب آنے کی معمولی سی آہٹ بھی عمران کو محسوس نہ ہوئی تھی۔

"کار رک گئی ہے۔ نجانے کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کار میں بیٹھیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ ابھی ٹھیک ہو جائے گی"...... اس آدمی نے اپنی طرف سے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی مسکراہٹ بھی بے جان سی تھی۔

"کیا آپ کار مکینک ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسے ہی سمجھ لیں۔ آپ بیٹھیں"...... اس آدمی نے کہا تو عمران مڑا اور کار کا دروازہ کھول کر سٹیئرنگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ وہ آدمی کار کے انجن پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہو گیا۔

"کار سٹارٹ کریں"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اگنیشن میں چابی گھمائی تو دوسرے لمحے انجن سٹارٹ ہو گیا اور عمران کے چہرے پر حیرت ابھر آئی۔ اس آدمی نے بونٹ بند کر دیا۔

"لیجئے صاحب۔ اور حکم"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ تو جادوگر ہیں۔ صرف آپ کے ہاتھ لگانے سے کار ٹھیک ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام رام دیو ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا کیونکہ نام بتا رہا تھا کہ اس آدمی کا تعلق اقلیت سے ہے۔

"آپ نے کہاں جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرم پور"...... اس آدمی نے مختصر سا جواب دیا۔

"میں نے بھی وہیں جانا ہے۔ تشریف رکھیں میں لے چلتا ہوں"...... عمران نے از راہ اخلاق کہا۔

"شکریہ"...... اس آدمی نے کہا اور گھوم کر دوسری طرف سے آ کر کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی لیکن ابھی کار چند گز ہی آگے گئی تھی کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اچانک تاریک پڑنے لگ گیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ سنبھل نہ سکا اور پھر شدید جدوجہد کے بعد جب اس نے اپنے آپ کو سنبھالا تو اس کے ساتھ ہی نے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ وہ اپنی کار کی بجائے کے اس پہاڑی غار میں پڑا ہوا تھا جہاں انتہائی تیز بدبو ہر طرف پھیلی ہو چکا تھی۔ اس کے ذہن میں سابقہ منظر گھوم گیا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ میں کہاں آ گیا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن غار میں کسی طرف بھی کوئی راستہ نہ تھا۔ ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھی اور تھی بھی یہ قدرتی غار۔ کسی انسانی ہاتھوں کی تراشیدہ نہ تھی۔

"حیرت ہے۔ میری کار کہاں گئی اور میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ کوئی زخم وغیرہ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم غار میں ہو مورکھ۔ اور اب تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ اچانک ایک باریک سی آواز اسے غار کے ایک کونے سے سنائی دی۔ لہجہ قطعاً غیر انسانی تھا اور عمران نے یہ آواز سنتے ہی چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر حیرت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کیونکہ جس جگہ سے آواز آئی تھی وہاں ایک چھوٹی سی کپڑے کی بنی ہوئی گڑیا دیوار کے ساتھ کھڑی تھی لیکن وہ مکمل طور پر کپڑے کی گڑیا تھی جاندار نہ تھی۔

"کیا یہ تم بول رہی ہو یا کوئی اور ہے"۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ بعد ذمی

"میں تم سے بات کر رہی ہوں مورکھ۔ مجھے ہاتھ مت وہ۔ ہلاک ہو جاؤ گے"۔۔۔۔ اس گڑیا کی طرف سے پہلے جیسی کسی یشن دی لیکن گڑیا ویسی کی ویسی تھی۔ ہوئی کے

"تو پھر بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ تم کون کر بنہ

ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا نام تساگی ہے مورکھ۔ اور مہاراج کے حکم پر تمہیں یہاں لایا گیا ہے اور تم اب یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جب مر جاؤ گے تو پھر میں تمہارے جسم میں گھس جاؤں گی اور پھر تمہارا جسم تو مورکھ عمران کا ہو گا لیکن تمہارے اندر تساگی کی روح ہو گی"۔۔۔۔ وہی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"مہاراج۔ کون مہاراج"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی رام دیو کا نام آ گیا جس نے اس کی کار درست کی تھی۔

"مہاراج کا نام نہیں لیا جا سکتا اور اب میں بھی نہیں بولوں گی"۔۔۔۔ اسی آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران نے ہاتھ بڑھایا اور گڑیا کو اٹھا لیا لیکن جیسے ہی اس نے گڑیا کو ہاتھ لگایا اس کے جسم کو اس طرح زور دار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے جیسے لاکھوں وولٹیج الیکٹرک رو اس کے جسم سے گزرنے لگ گئی ہو۔ اس نے جھٹکے سے گڑیا کو پھینک دیا لیکن اس کے جسم میں لگنے والے جھٹکے بند نہیں ہوئے بلکہ وہ لمحہ بہ لمحہ شدت پکڑتے چلے گئے۔ عمران نے بے اختیار مقدس کلام پڑھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس کا ذہن سلیٹ کی طرح صاف ہو چکا تھا اور چند لمحوں بعد عمران غار کے فرش پر گر کر اس طرح پھڑکنے لگا جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری پھڑکتی ہے۔ اسے یوں محسوس ہو

رہا تھا جیسے اس کے جسم کی رگ رگ جھٹکوں سے توڑی جا رہی ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود اور پھر یکلخت اس کا ذہن انتہائی تاریک گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے تمام حواس یکلخت غائب ہو گئے۔

بلیک زیرو بے حد پریشان تھا۔ عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس یکلخت غائب ہو گئی تھی۔ سر سلطان نے اسے فون کیا تھا کہ وہ عمران سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں لیکن عمران فلیٹ پر موجود نہ تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو نے رانا ہاؤس فون کیا لیکن عمران وہاں بھی نہ تھا تو اس نے عمران کو ٹریس کرنے کے لئے ٹائیگر کو کال کر کے اس کی ڈیوٹی لگائی اور ٹائیگر نے اسے رپورٹ دی کہ عمران کی کار کرم پور کے آغاز میں ایک کھائی میں پڑی ہوئی پولیس کو ملی ہے اور چونکہ اس کا نمبر دارالحکومت کا تھا اس لئے کرم پور پولیس نے دارالحکومت پولیس سے رابطہ کیا تو اس کی اطلاع ٹائیگر کو بھی مل گئی اور ٹائیگر خود کرم پور پہنچ گیا۔ وہاں کار واقعی موجود تھی لیکن عمران غائب تھا اور نہ ہی وہاں سے کسی قسم کے کوئی شواہد ملے تھے جس سے معلوم ہوتا کہ عمران کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی بلیک زیرو نے

جو لیا کو کال کیا لیکن جولیا نے جب کال اٹنڈ نہ کی اور نہ ہی ٹیپ سے اسے کوئی پیغام ملا تو اس نے باری باری سب کو کال کیا لیکن کسی کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو وہ بے حد پریشان ہو گیا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہوا ہے۔ عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس کہاں غائب ہو گئی ہے۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"طاہر بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سلیمان"...... بلیک زیرو نے اصل لہجے میں کہا۔

"طاہر صاحب۔ آپ فلیٹ پر آجائیں۔ ایک صاحب ہیں پیر کفایت شاہ صاحب۔ وہ یہاں موجود ہیں اور صاحب اور دوسرے ممبران کے بارے میں آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کون ہیں وہ اور میرے بارے میں انہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں سب معلوم ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ طاہر کو فون کر کے یہاں بلاؤ۔ یہ سید چراغ شاہ صاحب کے مرید ہیں۔ ان کے

بقول سید چراغ شاہ صاحب تبلیغی دورے پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ ان کی جگہ ڈیوٹی دے رہے ہیں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا پھر کوئی مافوق الفطرت چکر چل پڑا ہے"۔ طاہر نے چونک کر کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے۔ آپ جلدی آجائیں کیونکہ پیر صاحب بے حد بے چین اور مضطرب ہو رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"اچھا۔ میں آرہا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس نے میک اپ کر رکھا تھا کیونکہ وہ اصل چہرے میں فلیٹ پر نہ جانا چاہتا تھا۔ دانش منزل کے سسٹم کو آٹو میٹک کر کے وہ خفیہ راستے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ سوچ کر بگولے سے ناچ رہے تھے کہ اس پیر کفایت شاہ کو سب کچھ معلوم ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار عمران کے فلیٹ کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"آجائیں طاہر صاحب۔ دروازہ کھلا ہے"...... اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے سلیمان

ڈرائینگ روم سے باہر آگیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ وہ بلیک زیرو کو
دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکا کیونکہ بلیک زیرو میک اپ میں تھا
لیکن پھر سلیمان نارمل ہو گیا۔

"کہاں ہیں وہ پیر صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈرائینگ روم میں"...... سلیمان نے جواب دیا اور خود وہ کچن
کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک زیرو ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔
جب وہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو وہاں ایک لمبے قد اور بھاری
جسم کا آدمی موجود تھا جس نے سبز رنگ کی بڑی سی پگڑی اور سبز
رنگ کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ ان کی داڑھی خاصی لمبی تھی اور اسے سرخ
مہندی سے رنگا گیا تھا۔ بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی وہ
صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام طاہر ہے"...... بلیک
زیرو نے ان کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ طاہر صاحب۔ آپ کی مہربانی
کہ آپ میرے کہنے پر یہاں تشریف لائے ہیں۔ میرا نام پیر کفایت
شاہ ہے اور میری رہائش کرم پور میں ہے"...... ان صاحب نے کہا
اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ بلیک زیرو نے اس سے مصافحہ کیا
اور پھر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جی فرمائیے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے طاہر صاحب کہ آپ کو یہاں آنے کے لئے

روپ بدلنے کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال یہ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔
میں یہ کہنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ علی عمران صاحب اور آپ کی ٹیم
کے تمام ممبران کو کافرستان کے ایک بہت بڑے سفلی عامل نے
پاکیشیا سے اپنے سفلی جادو کے زور سے اغوا کرایا اور انہیں کافرستان
کے ایک پہاڑی علاقے کی غاروں میں علیحدہ علیحدہ قید کر دیا ہے۔ وہ
چونکہ انہیں خود اپنے جادو سے ہلاک نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس نے
ان غاروں کو اپنے جادو کے زور سے بند کر دیا ہے تاکہ علی عمران اور
اس کے ساتھی خود ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو
جائیں۔ سید چراغ شاہ صاحب تبلیغی دورے پر ملک سے باہر گئے
ہوئے ہیں۔ وہ ہر سال جاتے رہتے ہیں۔ میں ان کا ایک ادنیٰ سا خادم
ہوں۔ انہوں نے یہاں میری ڈیوٹی لگائی تھی کہ میں ان کی جگہ
معاملات کو نظروں میں رکھوں لیکن علی عمران صاحب اور ان کے
ساتھیوں کے بارے میں مجھے کوئی علم نہ تھا لیکن پھر سید چراغ شاہ
صاحب کا روحانی پیغام مجھے مل گیا اور مجھے اس سلسلے کا علم ہوا۔ میں
نے علی عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ان غاروں سے باہر
نکلوایا اور ہمارے آدمیوں نے انہیں یہاں پاکیشیا پہنچا دیا لیکن چونکہ
ان پر ابھی تک سفلی جادو کے اثرات موجود ہیں اس لئے وہ سب اس
وقت پاکیشیا کی سمندری حدود کے اندر واقع جزیرے سافٹن پر پڑے
ہوئے ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو بلوایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا تھا
کہ میں آپ کو یہاں بلوا کر بات کروں۔ یہ میں اپنے ساتھ پانی کی

ایک بوتل لے آیا ہوں۔ اس میں آب زم زم ہے۔ آپ وہاں جا کر ان سب کو یہ پانی پلائیں گے تو وہ ہوش میں آجائیں گے اور پھر آپ انہیں واپس لے آئیں۔ لیکن آپ نے ان سب کو کہہ دینا ہے کہ آئندہ وہ ایک ہفتے تک دارالحکومت سے باہر نہیں جائیں گے۔ یہ سید چراغ شاہ صاحب کا حکم ہے۔ بعد میں جیسے وہ مزید حکم دیں گے"۔ پیر کفایت شاہ نے صوفے کے پاس فرش پر رکھی ہوئی بوتل اٹھا کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا میرا خود وہاں جانا ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس میں کافی کے برتن اور بسکٹوں کی پلیٹیں موجود تھیں۔

"اوہ ہاں۔ مجھے خیال نہیں رہا۔ میں شرمندہ ہوں طاہر صاحب۔ آپ چاہیں تو سلیمان کو وہاں بھجوا دیں، چاہیں تو اسی بدلے ہوئے روپ میں آپ خود وہاں چلے جائیں لیکن آپ کو جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے۔ رات پڑنے سے پہلے پہلے اور سلیمان میں معذرت خواہ ہوں کہ میں کچھ نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا۔ اب مجھے اجازت دیں"...... پیر کفایت شاہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چائے کا ایک کپ تو پی لیں"...... سلیمان نے بڑی عاجزی سے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس کا حکم نہیں ہے"...... پیر کفایت شاہ نے کہا۔

"آپ سے ملنا ہو تو آپ سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"۔ بلیک

زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں رہتا تو کرم پور میں ہوں لیکن اب دوبارہ ملاقات نہ ہو سکے گی۔ اللہ حافظ"...... پیر کفایت شاہ نے کہا اور تیزی سے ڈرائینگ روم سے نکل کر گیلری سے ہوتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ سب کیا چکر چل پڑا ہے سلیمان"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو ہمیں بہرحال اس جزیرے پر پہنچنا ہے۔ آپ کسی بڑے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرا دیں۔ میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا"۔ سلیمان نے کہا۔

"وہ تو میں کرا دیتا ہوں لیکن تم اکیلے مت جاؤ۔ میں ٹائیگر کو بھی ...ن کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہارے ساتھ چلا جائے گا"...... بلیک ...یرو نے کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے ...ائینگ روم میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس ...نے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان ...پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں بات کراتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ...ھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ ملٹری ایئرپورٹ پر فوری طور پر دو بڑے ہیلی کاپٹروں کا بندوبست کریں۔ سلیمان اور ٹائیگر وہاں پہنچ رہے ہیں۔ وہ ان ہیلی کاپٹروں کو پاکیشیائی سمندر میں واقع جزیرے سافٹن پر لے جائیں گے۔ وہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم موجود ہے۔ یہ دونوں انہیں ہیلی کاپٹروں پر لے آئیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی سافٹن پر ہیں۔ کیوں"...... سر سلطان نے بے اختیار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فوری انتظام کرائیں۔ تفصیلات عمران خود آپ کو بتا دے گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظامات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ سلیمان تاکہ میں ٹائیگر کو کال کر دوں"۔ بلیک زیرو نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر لے کر اس میں فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کار لے کر عمران کے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ یہاں سے سلیمان تمہارے ساتھ ملٹری ایئرپورٹ جائے گا اور وہاں سے دو ہیلی کاپٹر لے کر تم دونوں نے سافٹن جزیرے پر جانا ہے۔ تفصیل تمہیں سلیمان بتا دے گا۔ اوور اینڈ آل"...... بلیک زیرو نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سلیمان کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹائیگر کو جو مناسب سمجھو بتا دینا۔ میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ عمران صاحب آ جائیں تو انہیں کہنا کہ مجھے فون کر لیں۔ میں بے چینی سے ان کے فون کا انتظار کروں گا"...... بلیک زیرو نے سلیمان کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... سلیمان نے کہا تو بلیک زیرو تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کافرستان کا دور دراز علاقہ شیلانگ تمام تر پہاڑی علاقہ تھا۔ البتہ
اس علاقے کے جنوب مغرب میں ایک وسیع علاقہ ایسا تھا جہاں
پہاڑیاں اس قدر دشوار گزار تھیں کہ وہاں جانا موت کے منہ میں
جانے کے مترادف سمجھا جاتا تھا۔ وہاں انتہائی گھنا اور انتہائی دشوار
گزار جنگل تھا جہاں ہر قسم کے درندے پائے جاتے تھے۔ اس علاقے
کو باشوکا کہا جاتا تھا۔ یہ علاقہ بڑی بڑی اور خوفناک غاروں کی وجہ
سے بے حد مشہور تھا اور چونکہ یہاں عام آدمی تو کیا بڑے بڑے
شکاری آتے ہوئے گھبراتے تھے اس لئے یہ سارا علاقہ غیر آباد رہتا
تھا۔ البتہ کسی غار کے اندر کوئی یوگی یا سادھو سنت وغیرہ دھونی
رچائے بیٹھا نظر آتا تھا لیکن یہ بات پورے شیلانگ میں مشہور تھی۔
کوئی یوگی یا سادھو سنت چار پانچ روز سے زیادہ اس علاقے میں زندہ
نہیں رہ سکتا تھا۔ اس کے بعد اس کی ہڈیاں ہی غار میں پڑی م

تھیں۔ باشوکا سے تقریباً چار میل پہلے ایک پہاڑی گاؤں تھا جو خاصا بڑ
تھا اور یہاں تک ایک پہاڑی سڑک بھی حکومت کی طرف سے بنائی
گئی تھی۔ ویسے تو شیلانگ علاقے میں بے شمار چھوٹے بڑے پہاڑی
گاؤں موجود تھے لیکن سب سے بڑا شہر شیلانگ ہی تھا۔ شیلانگ کا
پہاڑی علاقہ سیاحوں کے لئے بے حد کشش رکھتا تھا کیونکہ یہاں
فطری حسن کی فراوانی تھی اور اس علاقے کو دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے
انسان تہذیب سے قبل کے دور میں پہنچ گیا ہو۔ گاؤں میں ایک چھوٹا
سا مندر تھا جس پر سیاہ رنگ کا جھنڈا ہر وقت لہراتا رہتا تھا اور اس
جھنڈے پر سفید رنگ میں بندر کا چہرہ بنا ہوا تھا اور مندر کے اندر
بھی ہر طرف بندر کے چہرے کے نقوش نظر آتے تھے لیکن مندر کے
مرکزی بڑے کمرے میں سیاہ رنگ کی دھات کا بنا ہوا ایک بڑا سا
بت زمین میں نصب تھا۔ یہ بت ایک عورت کا تھا جس کا چہرہ بندر
کا تھا۔ اس عورت کے کالی دیوی کی طرح چھ بازو تھے لیکن ہر بازو
کے ہاتھ پر ایک بندر بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس علاقے میں
اسے بالموئی مندر کہا جاتا تھا کیونکہ اس مندر کو بالموئی کے نام سے
پکارا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ قدیم دور میں اس پورے علاقے میں
بالموئی آبادی تھی جس میں بالموئی مرد بھی تھے اور بالموئی عورتیں
بھی۔ ان کے جسم تو عام پہاڑی آدمیوں جیسے تھے لیکن ان کے چہرے
بندروں جیسے تھے اور یہ بت بالموئی دیوی کا تھا جس کی پوجا یہ بالموئی
لوگ کیا کرتے تھے لیکن پھر یہ نسل معدوم ہو گئی۔ البتہ یہ مندر

قدیم زمانہ کی یادگار کے طور پر بچا رہا تھا لیکن اس مندر کے بارے میں بھی بے شمار کہانیاں علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں اس لئے عام لوگ تو اس مندر کے قریب سے گزرنے سے بچا کرتے تھے۔ البتہ اس مندر میں کبھی کبھار شیلانگ کے معروف پنڈت آتما رام اپنے کئی چیلوں سمیت آکر کئی کئی روز رہتے تھے اور پھر واپس چلے جاتے تھے اور شاید اسی لئے پورے شیلانگ کے ساتھ ساتھ باشوکا میں بھی پنڈت آتما رام کو انتہائی مہان سمجھا جاتا تھا اور جب بھی پنڈت آتما رام یہاں آتے تھے ارد گرد سے بے شمار لوگ مندر کے باہر کھڑے ہو جاتے تھے اور دن میں ایک بار پنڈت آتما رام باہر آکر انہیں آشیرواد دیتا اور ان کے کام کر دیتا تھا۔ زیادہ تر معاملات مالی مشکلات کے ہوتے تھے اور پنڈت آتما رام کے چیلے ایسے لوگوں کو کافرستانی روپے دے دیتے تھے جس کی وجہ سے یہ لوگ پنڈت آتما رام کے گن گایا کرتے تھے۔ اس وقت بھی پنڈت آتما رام مندر کے بڑے کمرے میں فرش پر بچھے ہوئے انتہائی نرم گدے پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چار چیلے اس کمرے سے باہر بڑے مؤدب انداز میں کھڑے تھے کہ اچانک کمرے میں کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ یہ چیخ ایسی تھی جیسے کوئی انتہائی بلندی سے گہرائی میں گر رہا ہو۔ یہ آواز سن کر پنڈت آتما رام نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"حاضر ہو جاؤ روگو"...... پنڈت آتما رام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا تو کمرے کے ایک کونے سے ایک دبلا پتلا آدمی لڑکھڑاتے

ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور پھر پنڈت آتما رام کے سامنے آکر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں آدھی سے زیادہ بند تھیں اور چہرہ سکڑا ہوا تھا۔ رنگ اس قدر زرد تھا کہ جیسے اس آدمی کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ ہو۔

"کیا ہوا روگو"...... پنڈت آتما رام نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مہاراج کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ پاکیشیا کے دارالحکومت سے پہلے عمران نامی آدمی کو جس کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا، اٹھایا گیا اور پھر اس کے ذہن سے معلومات حاصل کر کے دو عورتوں اور سات مردوں کو اٹھایا گیا اور ان سب کو عمران سمیت علیحدہ علیحدہ باشوکا کی کالی غاروں میں بند کر دیا گیا ہے اور پھر اس عمران کی غار میں تساگی کو بھی پہنچا دیا گیا ہے جو اسے ساتھ ساتھ بتاتی رہے گی کہ وہ بچ نہیں سکتا اور پھر جیسے ہی وہ تساگی کو ہاتھ ئے گا ڈومنائی جادو ان پر جھپٹ پڑے گا اور وہ سب موت کا شکار ہو ئیں گے اور پھر یہ سب ماشورے بن جائیں گے اور ہمیشہ آپ کے م کی تعمیل کرتے رہیں گے"...... آنے والے نے انتہائی منمناتے ئے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جا سکتے ہو۔ جب یہ سب ماشورے بن جائیں گے تو مجھے آکر نا۔ پھر میں مزید حکم دوں گا"...... پنڈت نے کہا تو اس آدمی راگو سر جھکایا اور پھر الٹے قدموں پیچھے ہٹتے ہوئے دیوار کے ساتھ جا کر

غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ویسی ہی چیخ ایک بار پھر سنائی دی
اور پھر خاموشی چھا گئی۔ پنڈت آتما رام نے آنکھیں بند کیں اور کافی
دیر تک اسی طرح بیٹھا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے
چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ جو کچھ راگو نے بتایا
تھا وہ سب اس نے خود دیکھ لیا تھا۔ واقعی عمران سمیت آٹھ مرد اور دو
عورتیں کالی غاروں میں بند تھے اور اسے معلوم تھا کہ اب یہ لوگ
یہاں سے زندہ کسی صورت بھی نہیں نکل سکتے اور جیسے ہی یہ مریں
گے وہاں موجود تساگی ماشوروں کو بلا لے گی اور وہ ان کے جسم میں
گھس جائیں گے اور پھر وہ زندہ تو ہو جائیں گے لیکن ماشورے بن کر
اور ماشورے ڈومنائی جادو کے اصل کارندے ہوتے ہیں اور ان کے
پاس ڈومنائی جادو کی طاقتیں موجود ہوتی ہیں۔ ان سب کو پاکیشیا
کے دارالحکومت سے یہاں لانے والے بھی ماشورے ہی تھے او
انہوں نے اپنی ڈومنائی جادو کی طاقتوں کی بنا پر انہیں پلک جھپکنے
میں یہاں پہنچا دیا تھا۔ پنڈت آتما رام یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ
ایک تو اس طرح ماشوروں کی تعداد بڑھ جائے گی دوسرا اسے انتہائی
شاطر دماغ اور تربیت یافتہ ماشورے مل جائیں گے اور اس طر
ڈومنائی جادو مزید وسعت اختیار کر جائے گا اور ایک روز وہ
ماشوروں کی مدد سے کافرستان میں موجود تمام مساجد کو شہید کر دے
گا۔ پھر یہ کام پاکیشیا اور دوسرے ممالک میں ہو گا۔ اس کے
مسلمانوں کے خاتمے کی مہم شروع ہو گی اور جیسے جیسے یہ مہم

بڑھتی جائے گی ماشورے بڑھتے جائیں گے اور ایک وقت آئے گا کہ وہ
پوری دنیا کا حاکم بن جائے گا۔ اصل اور حقیقی حاکم۔ لیکن پھر تقریباً
دو گھنٹے بعد ایک بار پھر وہی مخصوص چیخ سنائی دی تو پنڈت آتما رام
بے اختیار چونک پڑا۔

"حاضر ہو جاؤ راگو"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو وہی پہلے والا
آدمی ایک بار پھر لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور آ کر پہلے کی
طرح پنڈت آتما رام کے سامنے بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیوں آئے ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"مہاراج۔ غضب ہو گیا ہے۔ دس ماشورے فنا ہو گئے ہیں اور
عمران اور اس کے سارے ساتھی کالی غاروں سے غائب ہو چکے
ہیں"...... راگو نے کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔ اس
کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے راگو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کالی غاروں
سے کیسے کوئی غائب ہو سکتا ہے اور ماشورے کیسے فنا ہو سکتے
ہیں"...... پنڈت آتما رام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"آپ مہاراج ہیں۔ آپ جانتے ہوں گے۔ میں تو آپ کا چاکر
ہوں مہاراج"...... راگو نے اسی طرح منمناتے ہوئے لہجے میں کہا تو
پنڈت آتما رام کچھ دیر تو اسی طرح سامنے سر جھکائے بیٹھے ہوئے راگو
کو دیکھتا رہا جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے فنا کر دے گا اور پھر
اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے کے

تاثرات ساتھ ساتھ بدلتے جا رہے تھے۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا چہرہ یکلخت سیاہ پڑ گیا تھا اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے ایسا کیا ہے"...... پنڈت آتما رام نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مہاراج۔ میں نے جو معلوم کیا ہے اس کے مطابق یہ مسلمانوں کے مہا مہانوں کا کام ہے"...... راگو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو عام لوگ تھے۔ ان کا کسی مہا مہان سے کیا تعلق اور پھر ڈومنائی کے خلاف تو مسلمانوں کے مہا مہان کام ہی نہیں کر سکتے۔ ڈومنائی تو دنیا کا سب سے طاقتور جادو ہے"۔ پنڈت آتما رام نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس بار راگو نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ویسے ہی سر جھکائے بیٹھا رہا۔

"جاؤ۔ تم جاؤ"...... یکلخت پنڈت آتما رام نے چیختے ہوئے کہا تو راگو اٹھا اور لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں الٹے قدموں چلتا ہوا دیوار کے ساتھ جا کر غائب ہو گیا۔ پنڈت آتما رام نے اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھا اور کسی عجیب سی زبان میں کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں اس طرح تاریکی پھیلنے لگ گئی جیسے سورج کے سامنے گہرا بادل آنے سے فضا میں تاریکی چھا جاتی ہے اور پھر یہ تاریکی اس حد تک گہری ہو گئی کہ اب وہاں گہرا اندھیرا تھا۔

چانک اس اندھیرے میں شرارہ سا چمکا اور پھر یہ شرارہ فضا میں چند محوں تک بگولے کی طرح ناچتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ چنگاریوں کی مورت میں بکھر کر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کسی کی کربہہ چیخ سنائی دی اور چند لمحوں بعد تاریکی اس طرح غائب ہو گئی جیسے کبھی ہاں موجود ہی نہ تھی اور اب پنڈت آتما رام کے سامنے ایک بوڑھا دمی جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا کسی قدیم دور کا لباس تھا بیٹھا ہوا ماف نظر آنے لگ گیا۔

"فاگو"...... پنڈت آتما رام نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا چاکر مہاراج"...... اس بوڑھے نے سر جھکاتے ہوئے ہے۔

"تمہیں معلوم ہو گا کہ کالی غاروں میں کیا ہوا۔ ہم نے کیا کیا اور ہمارے ساتھ کیا ہوا"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"ہاں مہاراج۔ مجھے علم ہے"...... فاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں بتاؤ کہ یہ سب کس نے کیا ہے اور کیوں کیا ہے۔ اس کا کیا توڑ ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"مہاراج۔ جن آدمیوں پر آپ نے ہاتھ ڈالا تھا اس میں سے ایک کا نام عمران تھا۔ اس آدمی کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی طاقتیں جو ہیں۔ ان میں سے ایک نے یہ کارروائی کی ہے۔ اس نے ان سب کو کالی غاروں سے نکال کر واپس پاکیشیا کے ایک جزیرے پر

پہنچا دیا اور انہیں ٹھیک کر دیا اور جو ماشورے آپ نے ان کی جگہ لینے کے لئے منتخب کئے تھے انہیں بھی اس طاقت نے فنا کر دیا ہے"...... فاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن کس طرح ۔ کس علم سے کیونکہ ڈومنائی جادو پر تو ان روشنی کے لوگوں کے علم کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ جادو تو لاکھوں سال پہلے کا ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" مہاراج ۔ مسلمانوں کی اس روشنی کی طاقت نے اس کام کے لئے رشیوں کا ایک خاص علم جسے وہ لوگ تصرف کہتے ہیں استعمال کیا ہے"...... فاگو نے جواب دیا۔

" وہ کیا علم ہے"...... پنڈت آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہ یہ بتایا جا سکتا ہے او نہ ہی آپ اسے سمجھ سکتے ہیں ۔ اسے مسلمانوں کے بڑے رشی ہی سمجھتے ہیں اور وہی اسے استعمال بھی کر سکتے ہیں"...... فاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو ہمیں اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے ۔ میں نے کم از کم اس عمران کا ہر صورت میں خاتمہ کرنا ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" اس کی ایک ہی صورت ہے مہاراج کہ آپ اس معبد کے ڈومنائی جادو کو دوبارہ زندہ کریں اور انہیں حکم دیں کہ وہ پورے ملک میں موجود مسلمانوں کی تمام بڑی بڑی مساجد کو ویران کر کے شہید

کر دیں۔ جیسے ہی آپ ڈومنائی جادو کو زندہ کریں گے اور مساجد کو شہید کرنے کا حکم دیں گے تو مسلمانوں کے بڑے بڑے رشی ڈومنائی جادو کے خاتمے کے لئے کام شروع کر دیں گے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے لئے وہ اس عمران کو ہی یہاں بھیجیں گے۔ یہاں چونکہ ڈومنائی جادو زندہ ہو چکا ہو گا اس لئے اس معبد کے گرد ڈومنائی طاقتیں محاصرہ کر لیں گی اور پھر وہ لوگ چاہے کچھ بھی کر لیں یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکیں گے"...... فاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن ڈومنائی جادو کو زندہ کرنے کے لئے ہمیں ایک ہزار انسانوں کا بلیدان کرنا ہو گا۔ اس طرح تو یہاں قیامت برپا ہو جائے گی اور حکومت کافرستان ہمارے خلاف ہو جائے گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" تو پھر مہاراج آپ باشوکا کے علاقے میں ڈومنائی معبد بنا لیں اور وہاں ایک ہزار انسانوں کو بھینٹ دے کر اسے زندہ کر دیں۔ اس طرح حکومت کو بھی علم نہ ہو گا کیونکہ بھینٹ چڑھنے والوں کی لاشیں وہاں کے درندے کھا جائیں گے اور آپ پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور ڈومنائی جادو کی طاقتیں بھی پورے باشوکا کے گرد محاصرہ کر لیں گے۔ اس کے بعد آپ انتہائی آسانی سے ان لوگوں کو ہلاک کر سکیں گے"...... فاگو نے جواب دیا۔

" لیکن ایسی صورت میں مجھے مستقل وہاں رہنا پڑے گا"۔ پنڈت

آتمارام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ اس وقت تک وہاں رہیں گے مہاراج جب تک یہ لوگ یہاں آ کر ہلاک نہیں ہو جاتے۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد آپ واپس دارالحکومت جا سکتے ہیں اور چونکہ ڈومنائی جادو لاکھوں سالوں بعد دوبارہ زندہ ہو جائے گا اس لئے یہ انتہائی طاقتور ہو جائے گا اور اس کا مقابلہ مسلمانوں کے بڑے بڑے رشی بھی آسانی سے نہ کر سکیں گے اور اس طرح آپ آسانی سے کافرستان، پاکیشیا اور دوسرے ممالک میں ڈومنائی جادو کو پھیلا کر تمام مسلمانوں کا خاتمہ کر سکیں گے"...... فاگو نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ لوگ یہاں کیوں آئیں گے۔ کیا کرنے آئیں گے۔ ان کا یہاں آنے سے کیا تعلق"...... پنڈت آتمارام نے کہا۔

"ڈومنائی جادو کا مرکز توڑنے اور آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تاکہ مسلمانوں کی مساجد شہید نہ ہو سکیں۔ اس وقت آپ ڈومنائی جادو کے عامل ہیں۔ آپ کی ہلاکت کے ساتھ ہی ڈومنائی جادو ختم ہو جائے گا"...... فاگو نے کہا تو پنڈت آتمارام بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔ میرے مرنے کے بعد دوسرا عامل سامنے آ جائے گا۔ لاکھوں سالوں سے ایسا ہوتا آیا ہے"...... پنڈت آتمارام نے کہا۔

"ایسا صرف اس صورت میں ہوتا ہے مہاراج جب آپ طبعی موت مریں اسی لئے تو ڈومنائی عامل کی حفاظت کی جاتی ہے۔ آپ کی بھی حفاظت کی جاتی ہے لیکن اگر آپ کو طبعی موت سے پہلے ہلاک کر

دیا جائے تو پھر یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا"...... فاگو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی مجھے ڈومنائی جادو کو زندہ کر دینا چاہئے کیونکہ اس کے بعد نہ صرف میری حفاظت کا انتظام مکمل ہو جائے گا بلکہ میں مزید طویل عرصے تک زندہ رہوں گے اور اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور میں نے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا تو پھر میں پورے کافرستان کا سب سے بڑا پنڈت بن جاؤں گا اور پھر دنیا میرے قدموں میں جھک جائے گی"...... پنڈت آتمارام نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وچن دیتا ہوں مہاراج کہ ڈومنائی جادو زندہ کرنے کے بعد آپ اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک ڈومنائی جادو کو دوبارہ فنا نہیں کر دیا جاتا اور اگر ایسا لاکھوں سالوں تک نہ ہو سکے تو آپ لاکھوں سالوں تک نہ صرف زندہ رہیں گے بلکہ اسی طرح صحت مند اور جوان رہیں گے"...... فاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پنڈت آتمارام کا چہرہ مسرت کی شدت سے بے اختیار تمتمانے لگا۔

"اوہ۔ میں تمہاری طاقت کو جانتا ہوں اس لئے اب میں بھی وچن دیتا ہوں کہ ڈومنائی جادو کو باشوکا میں زندہ کروں گا اور ان لوگوں کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ کافرستان اور پاکیشیا کی تمام مساجد بھی شہید کر دی جائیں گی"...... پنڈت آتمارام نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آگیا ہو مہاراج "...... فاگو نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب تم جا سکتے ہو "...... پنڈت آتما رام نے کہا تو کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔اس میں شرارے ابھرے اور پھر اکٹھے ہو کر بگولے کی طرح ان کا ناچ شروع ہوا اور پھر ایک شرارہ چمکا اور اس کے ساتھ ہی تاریکی غائب ہو گئی اور پنڈت آتما رام بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

دو بڑے فوجی ہیلی کاپٹرز فضا میں اڑتے ہوئے تیزی سے سافٹن جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ایک ہیلی کاپٹر میں سلیمان اور ٹائیگر موجود تھے۔ سلیمان کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی بوتل تھی ۔وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کا چہرہ پریشان سا تھا۔ بلیک زیرو فلیٹ سے کال کرنے کے بعد واپس چلا گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہی ٹائیگر کار لے کر وہاں پہنچ گیا اور سلیمان آب زم زم کی بوتل اٹھائے فلیٹ سے باہر آیا۔اس نے فلیٹ کا دروازہ بند کیا اور ٹائیگر کے ساتھ کار میں بیٹھ گیا۔ پھر ٹائیگر نے کار ملٹری ایئر پورٹ کی طرف موڑ دی۔ راستے میں ٹائیگر نے سلیمان سے معاملات کریدنے کی کوشش کی لیکن سلیمان نے اسے یہی بتایا کہ اسے بھی چیف کا فون آیا تھا اور

اسے بھی کچھ معلوم نہیں۔ اس نے پیر کفایت شاہ والی ساری بات گول کر دی تھی۔

" یہ پانی کی بوتل کس قسم کی ہے "...... ٹائیگر نے پوچھا تو سلیمان نے اسے بتایا کہ اس میں آب زم زم ہے اور وہ اپنے طور پر اسے ساتھ لے جا رہا ہے کہ شاید اس کی وہاں ضرورت پڑ جائے۔

" سلیمان ۔ اس کا مطلب ہے کہ باس کے خلاف ایک بار پھر طاغوتی طاقتیں حرکت میں آگئی ہیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں ۔ لگتا تو ایسے ہی ہے لیکن اس بار چیف نے بتایا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس اس چکر میں ملوث ہو چکی ہے "...... سلیمان نے جواب دیا۔

" کیا چیف نے کسی عامل کی خدمات حاصل کی ہوں گی "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" وہ اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے ٹائیگر۔ اس نے اپنے مخصوص ذرائع سے یہ معلوم کیا ہے کہ عمران اور پوری ٹیم بے ہوشی کی حالت میں سافٹن جزیرے پر موجود ہے۔ اب کیا ہوا اور کیسے ہوا یہ تو عمران صاحب ہی بتا سکیں گے "...... سلیمان نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دونوں ہیلی کاپٹر چھوٹے سے جزیرے کی ایک کھلی جگہ پر لینڈ کر گئے تو سلیمان اور ٹائیگر دونوں نیچے اتر آئے۔ دونوں ہیلی کاپٹرز کے پائلٹس کو وہ پہلے ہی بتا چکے تھے کہ انہوں نے وہاں رکنا ہے کیونکہ اس

جزیرے سے دس افراد کو واپس لے جانا ہے اس لئے پائلٹس سیٹوں پر ہی بیٹھے رہے تھے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے جزیرے پر درختوں کے جھنڈ بھی تھے اور اونچی اونچی جھاڑیاں بھی۔ ویسے یہ ویران جزیرہ تھا۔ البتہ ماہی گیر کبھی کبھار آرام کرنے کے لئے یہاں آجایا کرتے تھے اور پھر جزیرے کے تقریباً درمیان میں جھاڑیوں کے اندر انہیں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے نظر آگئے۔ ان میں جولیا اور صالحہ بھی موجود تھیں اور عمران سمیت وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

" اوہ ۔ یہ تو شاید کسی گیس سے بے ہوش ہیں۔ اب انہیں اٹھا کر لے جانا ہوگا "...... ٹائیگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ میں پہلے انہیں آب زم زم پلاتا ہوں پھر نتیجہ دیکھ کر فیصلہ کریں گے "...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے جبڑے بھینچے اور آب زم زم کے دو گھونٹ اس کے حلق میں اتار دیئے۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ باس کو ہوش آ رہا ہے "...... ٹائیگر نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سلیمان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" حیرت ہے ۔ تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ آب زم زم سے باس ہوش میں آئے گا "...... ٹائیگر نے کہا۔

" جب یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ باس اور اس کے ساتھیوں کے خلاف طاغوتی طاقتیں کام کر رہی ہیں تو پھر میں نے اس پر سوچتا

ہی تھا"...... سلیمان نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ
سلیمان نے جولیا اور صالحہ سمیت سب پر یہی کارروائی دوہرائی اور آخر
میں اس نے بوتل کا ڈھکن بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے
آنکھیں کھول دیں۔

"باس۔ باس۔ میں ٹائیگر ہوں باس"...... ٹائیگر نے کہا تو
عمران بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"صاحب۔ کیا آپ اٹھ کر کھڑے ہو سکتے ہیں"...... سلیمان نے
کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جھاڑیاں۔ کیا مطلب۔ وہ غار۔ وہ میرے جسم کو
لگنے والے جھٹکے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش
کرتے ہوئے کہا لیکن وہ لڑکھڑا گیا تو ٹائیگر نے اسے سنبھال کر کھڑا
کر دیا۔

"یہ آب زم زم پی لیں۔ آپ کی توانائی بحال ہو جائے گی"۔
سلیمان نے ڈھکن کھول کر بوتل کا دہانہ عمران کے منہ سے لگاتے
ہوئے کہا اور جب عمران نے دو تین گھونٹ پی لئے تو سلیمان نے
بوتل ہٹا کر اس کا ڈھکن بند کر دیا۔

"کیا اس کے لئے عمران صاحب کو کھڑا کرنا ضروری تھا"۔ ٹائیگر
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آب زم زم کھڑے ہو کر پینے کا حکم ہے۔ پہلے تو چونکہ بے
ہوش تھے اس لئے ان کے منہ میں ڈالا گیا تھ ...... سلیمان نے

جواب دیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ اوہ۔ یہ پوری ٹیم۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ تم
کہاں سے آئے ہو"...... عمران نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں
کہا۔ آب زم زم کے دو تین گھونٹ پینے کے بعد اس کے چہرے کا
رنگ بدل گیا تھا اور اب وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کی کار کرم پور کے قریب ایک کھائی میں گری ہوئی ملی تھی
لیکن آپ کا پتہ نہ چل رہا تھا کہ چیف نے مجھے کال کر کے کہا کہ میں
سلیمان کے ساتھ ملٹری ائیرپورٹ پہنچ جاؤں۔ وہاں دو ہیلی کاپٹرز تیار
ہوں گے۔ آپ اور سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم سافٹن جزیرے پر
موجود ہے۔ وہاں سے آپ کو لے آئیں۔ اس کے علاوہ تو مجھے کچھ علم
نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔ اس دوران باقی ساتھی بھی ہوش میں
آنے لگ گئے۔

"تم سلیمان۔ تم یہاں کیسے پہنچے ہو"...... عمران نے سلیمان
سے کہا۔

"چیف نے حکم دیا اور میں ٹائیگر کے ساتھ آ گیا"...... سلیمان
نے مختصر سا جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ایک ایک کر کے
سب ساتھیوں کو ٹائیگر کی مدد سے کھڑا کر کے انہیں آب زم زم پلا
دیا۔ سب ساتھی عمران کی طرح اپنے آپ کو یہاں دیکھ کر پاگل ہو
رہے تھے اور پھر پوچھنے پر سب نے تقریباً ایک ہی بات کی تھی کہ وہ
اپنے اپنے فلیٹ میں تھے اور کال بیل کی آواز سن کر انہوں نے دروازہ

کھولا تو ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد تھا اور آنکھوں میں دھندلاہٹ تھی اور پھر ان کے ذہن ماؤف ہو گئے اور پھر اب ان کے ذہنوں نے کام شروع کیا ہے۔

"چیف کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم یہاں ہیں"...... عمران سمیت تقریباً سب نے ہی کہا۔

"چیف کے اپنے مخصوص ذرائع ہی ہوں گے"...... سلیمان نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹروں میں سوار ہو کر واپس ملٹری ایئر پورٹ پہنچے۔ اس کے بعد ٹائیگر نے پہلے صالحہ، جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ان کے فلیٹس پر ڈراپ کیا اور پھر واپس آکر اس نے نعمانی، چوہان، صدیقی اور خاور کو ساتھ لیا اور انہیں بھی ان کے فلیٹس پر ڈراپ کر کے وہ واپس آ گیا اور اس بار عمران اور سلیمان کو لے کر وہ عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔

"میری کار کہاں ہے"...... عمران نے راستے میں ٹائیگر سے پوچھا تو ٹائیگر نے بتایا کہ آپ کی کار کرم پور کی ایک ورکشاپ میں موجود ہے تو عمران نے اسے کہہ دیا کہ وہ کار وہاں سے لا کر یہاں چھوڑ جائے اور پھر ٹائیگر کو بھیج کر عمران سلیمان سمیت خود فلیٹ میں آ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا چکر چلا ہے"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا تو سلیمان نے اسے پیر کفایت شاہ کے آنے سے لے کر بلیک زیرو کے فلیٹ پر آنے اور ان کے درمیان ہونے والی تمام

بات چیت بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ پھر یہ شیطانی چکر چل پڑا ہے۔ یہ پیر صاحب کہاں رہتے ہیں تاکہ ان سے مزید تفصیل معلوم کی جا سکے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے شدید ذہنی کوفت ہو رہی ہو۔

"انہوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ وہ کرم پور میں رہتے ہیں اور مزید کچھ بتانے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ان کا حلیہ اور لباس کیسا تھا"...... عمران نے پوچھا تو سلیمان نے حلیہ اور لباس کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ جا کر چائے بنا لاؤ"...... عمران نے کہا تو سلیمان خاموشی سے اٹھا اور باہر چلا گیا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ پیر کفایت شاہ کون تھے اور ان کا پتہ کیا تھا"...... عمران نے کہا تو جواب میں بلیک زیرو نے سر سلطان کی کال آنے سے لے کر عمران کی تلاش اور پھر پوری سیکرٹ سروس کے غائب ہونے، پھر ٹائیگر کی طرف سے کار کی اطلاع ملنے سے لے کر سلیمان کی کال اور اس کے فلیٹ پر جا کر پیر کفایت شاہ سے ملاقات تک کی پوری تفصیل بتا دی اور اس کے

ساتھ ہی اس نے پیر کفایت شاہ سے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی جو پہلے سلیمان اسے بتا چکا تھا۔

"تم نے پیر صاحب سے ان کا پتہ یا فون نمبر تو معلوم کرنا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ انہیں بتانے کا حکم نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"باقی ٹیم نے بھی تمہیں کال کیا ہو گا۔ کیا کہا ہے تم نے انہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جولیا کا فون آیا تھا۔ میں نے اسے صرف اتنا کہا ہے کہ میرے خصوصی ذرائع سے مجھے اطلاع ملی تھی جس پر میں نے کارروائی کر دی۔ اب مزید تفصیلات بعد میں حاصل کی جائیں گی۔ البتہ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ سب ممبران کو کہہ دے کہ انہوں نے تا حکم ثانی دارالحکومت سے باہر نہیں جانا اور آپ کے بارے میں بھی ان پیر صاحب نے یہی کہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"بقول پیر کفایت شاہ، سید چراغ شاہ صاحب ملک میں موجود نہیں ہیں اور پیر صاحب کا پتہ نہیں ہے تو پھر کہاں سے اس نئے چکر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں کرم پور چلا جاتا ہوں۔ میرے بارے میں تو کوئی ممانعت نہیں ہے دارالحکومت سے باہر جانے کی"...... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ اگر پیر صاحب نے ملنا ہوتا تو وہ اپنا پتہ ضرور بتا دیتے۔ اب ان کے پیچھے بھاگنا فضول ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور گھونٹ گھونٹ چائے پینا شروع کر دی۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ ابھی اس نے چائے کی پیالی ختم ہی کی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ شدید ذہنی الجھن کی وجہ سے وہ سنجیدہ ہو رہا تھا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ میں نے طاہر سے تفصیل معلوم کی ہے۔ یہ سب کیا چکر چل گیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ابھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا اور سید چراغ شاہ صاحب تبلیغی دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ وہ آئیں گے تو پتہ چلے گا۔ بلیک زیرو نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے کال کیا تھا۔ کیا کوئی خاص بات تھی"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک سلسلے میں الجھن تھی لیکن پھر میں نے خود کوشش کر کے معاملہ سلجھا لیا تھا لیکن اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"بہرحال میں اس معاملے میں کچھ کر سکتا ہوں تو بتاؤ"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کا شکریہ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

"ڈاکٹر قاسم صاحب سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر قاسم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں۔ ماورائی سلسلے کا ایک اہم مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماورائی سلسلے کا۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"فون پر نہیں بتا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے آ جائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈریسنگ روم میں جا کر اس نے نہ صرف باقاعدہ غسل کیا بلکہ لباس تبدیل کر کے اس نے ایک شیشی نکالی جو خالص عطر سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے عطر لگایا تو ڈریسنگ روم نفیس خوشبو سے مہک اٹھا۔ عمران نے خالص عطر کی ایسی شیشیاں باقاعدہ منگوا کر رکھی ہوئی تھیں جن میں الکوحل یا کسی دوسرے کیمیکل کی ذرہ برابر بھی ملاوٹ نہیں تھی اور ان شیشیوں کو وہ اس وقت استعمال کرتا تھا جب اس قسم کا کوئی جادوئی معاملہ درپیش ہو ورنہ عام طور پر وہ کلون استعمال کرتا تھا۔ فلیٹ سے نیچے آ کر اس نے ٹیکسی انگیج کی اور پھر اس کالونی کی طرف بڑھ گیا جس میں ڈاکٹر قاسم کی رہائش تھی۔ ڈاکٹر قاسم بے حد بوڑھے آدمی تھے۔ انہوں نے ایک غیر ملکی یونیورسٹی سے فزکس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی تھی اور پھر ایک غیر ملکی یونیورسٹی میں وہ تمام عمر فزکس پڑھاتے رہے لیکن اس دوران ان کی ملاقات ایک ایسے بزرگ سے ہو گئی جن کا ماورائی سلسلے سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ ڈاکٹر قاسم نے اس سلسلے میں جب گہری دلچسپی لی تو پھر وہ بھی اس بزرگ کی وجہ سے اس ماورائی سلسلے میں کافی آگے بڑھ گئے اور پھر ان بزرگ کا انتقال ہو گیا لیکن ڈاکٹر قاسم نے اپنا کام جاری رکھا۔ یہ ان کا ذاتی شوق تھا اور اس شوق میں انہوں نے پوری دنیا گھوم ڈالی تھی اور نجانے کہاں کہاں سے اور کس کس سے انہوں

نے کیا کچھ حاصل کیا تھا لیکن ڈاکٹر قاسم نے اس سلسلے کو کبھی اوپن نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی کو اس سے کوئی نقصان پہنچایا تھا۔ ان کے سب ملنے والے انہیں بس ایک عام سا پروفیسر سمجھتے تھے اور وہ بھی اپنے آپ کو ایسا ہی ظاہر کرتے تھے۔ جب وہ یونیورسٹی سے ریٹائر ہو گئے تو انہوں نے پاکیشیا واپس آنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر وہ اپنی فیملی سمیت پاکیشیا آ گئے۔ ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹیوں کی شادیاں انہوں نے یہاں آ کر کر دی تھیں اور دونوں بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش و خرم رہ رہی تھیں جبکہ ان کے دونوں بیٹوں کو مختلف یونیورسٹیوں میں ایڈمنسٹریشن برانچ میں اچھی نوکریاں مل گئی تھیں۔ ان کی شادیاں بھی ڈاکٹر صاحب نے کر دی تھیں اور وہ دونوں اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ علیحدہ علیحدہ رہتے تھے جبکہ ڈاکٹر صاحب اس متوسط درجے کی کوٹھی میں اپنی بیگم اور ملازم کے ساتھ رہتے تھے۔ یونیورسٹی سے انہیں پنشن مل رہی تھی۔ چونکہ انہوں نے اپنے اخراجات بے حد محدود رکھے ہوئے تھے اس لئے ان کا گزارہ ٹھیک انداز میں ہو جاتا تھا۔ ایک بار عمران اپنی والدہ کے ساتھ سید چراغ شاہ صاحب کے پاس گیا تو وہاں ان کی ملاقات ڈاکٹر صاحب سے ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ پہلے تو عمران نے انہیں کوئی عام سا غرض مند سمجھا کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب کے سامنے ان کا رویہ اسی انداز کا تھا لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے جب عمران سے ان کا خصوصی تعارف کرایا اور روحانی

دنیا میں ان کے مقام کے بارے میں بتایا تو عمران چونک پڑا۔ سید چراغ شاہ صاحب نے بھی عمران کا تعارف ڈاکٹر قاسم سے جن الفاظ میں کرایا اس سے ڈاکٹر صاحب کو بھی بے حد حیرت ہوئی۔ ان کے درمیان بعد میں بھی ایک دو سرسری ملاقاتیں مختلف تقریبات میں ہوئیں لیکن کوئی تفصیلی گفتگو نہ ہو سکی لیکن اسے ان کا فون نمبر یاد تھا اس لئے جب اسے بتایا گیا کہ سید چراغ شاہ صاحب ملک سے باہر ہیں جبکہ پیر کفایت شاہ نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا تو اس کے ذہن میں ڈاکٹر قاسم کا نام ابھر آیا اور اب وہ ان سے ملنے کے لئے یہاں پہنچ گیا تھا۔ اس نے ٹیکسی کوٹھی کے سامنے رکوائی۔ نیچے اتر کر اس نے کرایہ ادا کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ملازم باہر آ گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ آیئے"...... ملازم نے سلام کرتے ہوئے کہا اور پھر جب عمران اس کے پیچھے اندر آیا تو اس نے چھوٹا پھاٹک اندر سے بند کر دیا اور عمران کو ساتھ لے کر برآمدے کے کونے میں واقع ایک کمرے میں آیا۔ یہ کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن صوفے اور میزیں سب متوسط درجے کی تھیں اور ڈرائینگ روم قطعی سادہ تھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے جناب" ...... ملازم نے پوچھا۔

"فی الحال کچھ نہیں" ...... عمران نے کہا تو ملازم خاموشی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو چھوٹے قد اور منحنی جسم کے مالک ڈاکٹر قاسم ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی سے سہارا لیتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کی چھوٹی سی سفید داڑھی تھی۔ داڑھی اور سر کے بال تو ایک طرف ان کی بھنوؤں کے بال بھی مکمل طور پر سفید ہو چکے تھے۔ البتہ چہرے پر سرخی تھی اور آنکھوں میں تیز روشنی سی نکلتی محسوس ہو رہی تھی لیکن ان کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی طاری تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" ...... عمران نے کھڑے ہو کر کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تمہیں ہر آفت سے محفوظ رکھے۔ بیٹھو" ...... ڈاکٹر قاسم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید مکمل سلام نے ان کے ذہن پر انتہائی خوشگوار اثر ڈالا تھا۔ اب ان کے چہرے پر نرمی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں نے آپ کو ایک خاص مقصد کے لئے تکلیف دی ہے۔ سید چراغ شاہ صاحب تبلیغی دورے پر ملک سے باہر ہیں" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ چھ ماہ کے لئے افریقہ کے کسی دور دراز علاقے میں گئے ہوئے ہیں لیکن مسئلہ کیا ہے" ...... ڈاکٹر قاسم نے بھی دوبارہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے کار پر کرم پور

جانے، کار کے بند ہونے اور اس آدمی کے کار ٹھیک کرنے پر ساتھ بیٹھنے کے بعد اپنے بے ہوش ہونے اور پھر ایک غار میں ہوش آنے اور وہاں انسانی آواز میں گڑیا کے بولنے اور پھر گڑیا کو پکڑنے سے جھٹکے لگنا اور پھر ایک بار پھر بے ہوش ہونے سے لے کر جزیرے پر ہوش میں آنے کے ساتھ ساتھ پیر کفایت شاہ صاحب کے فلیٹ پر آنے اور ان کی جزیرے پر نشاندہی کرنے کی پوری تفصیل بتا دی تو ڈاکٹر قاسم کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سید چراغ شاہ صاحب کے باہر ہونے اور پیر کفایت شاہ صاحب کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کر سکیں" ...... عمران نے کہا۔

"جب تم سب کچھ بتا رہے تھے تو میں نے اپنے طور پر بھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میرے سامنے سیاہ دیوار ہی رہی ہے۔ میں کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ معاملہ میری پہنچ سے باہر ہے۔ بہرحال تم اگر اجازت دو تو میں روحانی طور پر سید چراغ شاہ صاحب سے رابطہ کروں۔ پھر ہی کچھ معلوم ہو سکے گا" ...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"ہاں۔ ضرور جناب" ...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاسم اٹھے اور چھڑی کا سہارا لے کر کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اسے یہ سن کر واقعی حیرت ہوئی تھی کہ ڈاکٹر قاسم اس بارے

میں کچھ معلوم نہ کر سکے تھے جبکہ سید چراغ شاہ صاحب نے ڈاکٹر قاسم کے روحانی مدارج کی تصدیق کی تھی۔ اس سے واقعی یہ ظاہر ہوتا تھا کہ معاملات عام نہیں ہیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر قاسم واپس آئے تو ان کے چہرے پر شدید تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ وہ آکر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئے۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔ آپ کچھ زیادہ ہی پریشان دکھائی دے رہے ہیں"...... جب کافی دیر ہو گئی اور ڈاکٹر قاسم خاموش بیٹھے رہے تو عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"سید صاحب سے بات ہوئی ہے۔ وہ بے حد مصروف تھے اس لئے انہوں نے صرف میری آنکھوں کے سامنے موجود سیاہ دیوار ہٹا دی ہے اور کہا ہے کہ میں خود سب کچھ دیکھ کر تمہیں بتا دوں اور جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ ناقابل بیان ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے جو آپ اس قدر پریشان ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا کے خلاف سفلی نظام میں انتہائی بھیانک سازش ہو رہی ہے۔ ایسی سازش کہ اگر یہ کامیاب ہو گئی تو پاکیشیا نعوذ باللہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس میں بسنے والے کروڑوں مسلمان کافرستانیوں کے غلام بن جائیں گے"...... ڈاکٹر قاسم نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر قاسم کے

سامنے پہلی بار کوئی سازش آئی ہے اس لئے وہ اس حد تک پریشان ہیں اور عمران کی تو پوری زندگی ایسی سازشوں کے خلاف کام کرتے گزر چکی تھی۔

"اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے گا۔ آپ تفصیل تو بتائیں"۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کے مطابق کافرستان کا وزیراعظم پنڈت رام دیال ان سازشوں کا مرکزی کردار ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ کافرستان کے نو منتخب وزیراعظم کا تعلق کافرستان کی ایسی سیاسی پارٹی سے ہے جو مسلمانوں کی دشمنی کی حد تک مخالف ہے لیکن یہ بات اس کے تصور میں بھی نہ تھی کہ وزیراعظم کی سطح کا آدمی اس انداز کی سازش کر سکتا ہے۔

"آپ تفصیل تو بتائیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کے علاقے شیلانگ میں ایک پنڈت آتما رام رہتا ہے۔ وہ سفلی دنیا کا بہت بڑا عامل بھی ہے اور خاص طور پر وہ لاکھوں سال پہلے کے ایک انتہائی خوفناک جادو کا اس دنیا میں واحد عامل ہے۔ اس جادو کو ڈومنائی جادو کہا جاتا ہے۔ اس جادو کی خاص بات خبیث روحوں کو لاشوں میں منتقل کر کے ان لاشوں کو جادو کے زور پر مصنوعی طور پر زندہ کیا جاتا ہے۔ اس جادو میں اس کو ماشورا کہا

جاتا ہے۔ ماشورا مصنوعی انسان ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ اصل میں اس انسان کی روح عالم بالا کو پرواز کر چکی ہوتی ہے لیکن اس کے جسم میں ڈومنائی جادو کی مدد سے کوئی خبیث روح جسے تم بد روح کہہ سکتے ہو ڈال کر اسے مصنوعی طور پر زندہ کیا جاتا ہے۔ اس ماشورے کے پاس انتہائی خوفناک جادو کی طاقتیں ہوتی ہیں جن کی مدد سے یہ کام کرتا ہے لیکن ان ماشوروں کی تعداد تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ یہ انتہائی سخت ترین کام ہے۔ بہرحال اس وقت کافرستان کے اس پنڈت آتما رام کے پاس اکیس ماشورے تھے جن میں سے اب دس ماشورے فنا ہو چکے ہیں اور باقی گیارہ رہ گئے ہیں۔ یہ دس بھی تمہاری وجہ سے فنا ہوئے ہیں"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"فنا ہونے سے آپ کا کیا مطلب ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مطلب ہے کہ اس خبیث روح کو جسم چھوڑنا پڑتا ہے اور جسم فوری طور پر گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مزید آپ کیا فرما رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"کافرستان کے وزیراعظم کو کافرستان کے صدر نے بتایا کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر تم موجود ہو پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی جس پر وزیراعظم نے کافرستان کے ساتھ پیش آنے والے تمہارے تمام مشنوں کی فائلیں

منگوا کر پڑھیں اور ان کے پڑھنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ تمہارے اندر مافوق الفطرت صلاحیتیں ہیں۔ چونکہ وہ خود پنڈت ہے اور پنڈت آتما رام کے سفلی عمل کی وجہ سے اس کی پارٹی نے الیکشن جیتا اور اسے وزیراعظم بنانے میں بھی پنڈت آتما رام کا ہاتھ تھا اس لئے وہ پنڈت آتما رام کے پاس پہنچا اور اس نے اس سے درخواست کی کہ وہ تمہارا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ اپنی طاقتوں سے کر دے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے مسلمانوں کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار اس طرح کیا کہ اس نے پنڈت آتما رام سے کہا کہ وہ ڈومنائی جادو کی مدد سے پاکیشیا کی تمام بڑی بڑی مساجد کو شہید کرا دے اور مسلمانوں کا خاتمہ کرا دے کیونکہ ماشوروں میں یہ طاقت موجود ہوتی ہے کہ وہ انسان کے ساتھ ساتھ کسی بھی عمارت کو اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے پہلے ویران اور پھر تباہ کر سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"لیکن مسجد تو اللہ تعالیٰ کا گھر اور مقدس مقام ہوتا ہے جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی رہتی ہے۔ ایسی جگہ کو کیسے سفلی طاقتیں ویران یا شہید کر سکتی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تمہیں بتا رہا ہوں۔ مجھے ان سفلی طاقتوں کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔ بہرحال چونکہ یہ ان کا مشن تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ایسا کسی بھی انداز میں کر سکتے

ہوں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مسجد میں جانے والے افراد کو کسی
طرح روک لیتے ہوں اور اس طرح مسجدیں ویران ہو جاتی ہوں اور
پھر امتداد زمانہ سے خود بخود شہید ہو جاتی ہوں۔ مجھے بہر حال تفصیل کا
علم نہیں ہے۔ یہ بات بھی میں اپنے اندازے سے کہہ رہا ہوں"۔
ڈاکٹر قاسم نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر مزید کیا معلوم ہوا ہے آپ کو"...... عمران
نے کہا۔

" پنڈت آتما رام نے شیلانگ کے ایک قدیم مندر میں جا کر
ڈومنائی جادو کی مدد سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اغوا کرایا اور
تم سب کو شیلانگ میں موجود ایسی غاروں میں بند کر دیا جنہیں وہ
کالی غاریں کہتے ہیں۔ ان غاروں پر سفلی طاقتوں کا قبضہ ہے۔ وہ
چونکہ تمہیں براہ راست ہلاک نہیں کرنا چاہتے تھے تاکہ روحانی
طاقتیں تمہاری مدد کے لئے نہ آجائیں اس لئے ان کا منصوبہ تھا کہ تم
اور تمہارے ساتھی خود بخود بھوک اور پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ
رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن سید چراغ شاہ صاحب کو اطلاع مل
گئی۔ وہ چونکہ تم سے بے حد محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے
تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ان کالی غاروں سے رہا کرا کر واپس
پاکیشیا بھجوا دیا اور یہ کام انہوں نے کرم پور میں رہنے والے کسی
آدمی کے ذریعے کرایا ہے۔ اس آدمی کا نام پیر کفایت شاہ ہے وہ یہ
کام کر سکتا تھا۔ اس طرح تم اور تمہارے ساتھی واپس آگئے"۔ ڈاکٹر

قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ پیر کفایت شاہ اس ڈومنائی جادو کے
خلاف کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ پھر تو ان سے ملنا ہو گا"۔
عمران نے کہا۔

" جو تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ انہیں سید چراغ شاہ
صاحب کے باہر جانے پر عارضی طور پر خصوصی نشست دی گئی تھی
اور انہوں نے رکاوٹ بننے والے دس ماشورے فنا کر دیئے لیکن یہ
سب کچھ صرف عارضی تھا"...... ڈاکٹر قاسم نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ معاملہ ختم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ ختم نہیں ہوا بلکہ بڑھ گیا ہے۔ اسی لئے تو میں پریشان
ہو گیا تھا"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

" کیا ہوا ہے "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" تمہاری واپسی میں دس ماشورے فنا ہونے پر پنڈت آتما رام
انتہائی مشتعل ہو گیا اور اس نے ڈومنائی جادو کو جو محدود تھا وسیع
کرنے کے لئے اسے زندہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ اس کے لئے
ضروری تھا کہ وہ ایک ہزار انسانوں کو ہلاک کرے گا اور وہ ایک
ہزار انسان ایسے تلاش کرتا جو ماشورے بننے کی طاقت رکھتے ہوں۔
چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ شیلانگ کے مخصوص علاقے باشوکا جو
انتہائی دشوار گزار ہے، میں اس نے ڈومنائی معبد تیار کرایا اور پھر
شیلانگ کے ایک ہزار افراد کو اس کی طاقتیں گھیر کر وہاں لے گئیں

اور انہیں اس طرح ذبح کر دیا گیا جیسے وہ بھیڑ بکریاں ہوں اور اس عمل سے ڈومنائی جادو کو دوبارہ زندہ کیا گیا۔ اس سے نہ صرف ڈومنائی جادو زندہ ہو گیا بلکہ اس پنڈت آتما رام کو بھی بے شمار نئی سفلی طاقتیں مل گئیں اور ایک ہزار میں سے دو سو ماشورے بھی نئے بن گئے۔ اب باشو کا ڈومنائی جادو کا گڑھ بن چکا ہے اور پنڈت آتما رام ڈومنائی مہاراج بن کر وہاں موجود ہے اور اس نے اپنے تمام ماشوروں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کریں اور پاکیشیا کی بڑی بڑی اور اہم مساجد کو نعوذ باللہ شہید کرنے کی کارروائی کا آغاز کر دیں۔ چونکہ ڈومنائی جادو میں چاند کی آخری راتیں اہم ہوتی ہیں اور ابھی ان راتوں میں دس روز باقی ہیں اس لئے وہ دس روز تک انتظار کے بعد قیامت بن کر تم پر، تمہارے ساتھیوں پر اور مساجد پر ٹوٹ پڑیں گے اور انہیں روکنے والا کوئی نہ ہو گا"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"کیا سید چراغ شاہ صاحب انہیں نہیں روک سکتے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ روک سکتے ہیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ یہ کام تم اور تمہارے ساتھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں کیونکہ پہلے تم لاعلمی میں ان کا شکار ہوئے تھے لیکن اب تمہیں تمام تفصیل کا علم ہے اس لئے انہوں نے حکم دیا ہے کہ اب تم اپنے ساتھیوں کی حفاظت خود کرنے کے اہل ہو"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"مطلب یہ ہوا کہ سید چراغ شاہ صاحب کا حکم ہے کہ میں اور میرے ساتھی اس ڈومنائی جادو کے خلاف کام کریں اور ان کا خاتمہ کریں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ سید چراغ شاہ صاحب نے ایسا حکم کیوں دیا ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی عام دنیا دار لوگ ہیں۔ تم اس قدر قدیم اور انتہائی خوفناک سفلی جادو کا توڑ کیسے کر سکتے ہو"...... ڈاکٹر قاسم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہ بات سید صاحب سے کہی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری تو جرأت نہیں عمران صاحب کہ میں سید صاحب کے سامنے زبان کھول سکوں"...... ڈاکٹر قاسم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ آئیں گے تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب کی پہلے ایک ہفتے بعد واپسی تھی لیکن کام کی مصروفیت کی وجہ سے اب ان کی واپسی دو ماہ تک نہیں ہو گی اور دس روز بعد تو تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر یہ جادو ٹوٹ پڑے گا۔ پھر"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"تو پھر آپ ہی بتائیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

" میں دوبارہ سید صاحب سے بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتا اس لئے اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... ڈاکٹر قاسم نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" آپ پریشان نہ ہوں ڈاکٹر صاحب۔ ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ میں سید صاحب کے حکم کی وجہ سمجھ گیا ہوں۔ انہوں نے یہ بات اس لئے کی ہے تاکہ میں خود اس پنڈت آتما رام کے خلاف کام شروع کر دوں"...... عمران نے کہا۔

" تم کیا کر سکتے ہو۔ یہ کوئی سیکرٹ سروس کا مشن تو نہیں ہے۔ یہ تو جادو کا سلسلہ ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

" ہم نے اس سے پہلے بھی بڑے بڑے سفلی عاملوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اصل مسئلہ صرف یہ ہے کہ ڈومنائی جادو کے بارے میں تفصیلات کا ہمیں علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" تفصیلات کا علم تو ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہاں ایک ریسرچ سکالر رہتے ہیں۔ ان کا نام قاضی رحمت علی ہے۔ انہوں نے پاکیشیا اور کافرستان کے قدیم ترین جادوؤں پر ریسرچ کی ہوئی ہے۔ اس ریسرچ کی بنا پر انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی غیر ملکی یونیورسٹی سے مل چکی ہے۔ اس لئے ان سے پوچھا جا سکتا

ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

" ان کا فون نمبر معلوم ہے آپ کو"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میری ان سے اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ وہ یہیں اسی کالونی میں رہتے ہیں"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے آخر میں انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" قاضی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر قاسم بول رہا ہوں قاضی صاحب"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

" اوہ آپ۔ فرمائیے کیسے یاد کیا ہے آپ نے"...... دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" قاضی صاحب۔ کیا آپ قدیم ترین جادو ڈومنائی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

" ڈومنائی جادو کے بارے میں۔ ہاں۔ کافی حد تک جانتا ہوں۔ میں نے اس پر ریسرچ کی ہوئی ہے لیکن زیادہ تفصیلات نہیں مل سکیں کیونکہ یہ لاکھوں سال قبل کا جادو تھا۔ موجودہ دور میں تو یہ صرف تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ صرف اتنا معلوم ہو سکا تھا کہ کافرستان کا کوئی پنڈت ہے جو موجودہ دور میں اس جادو کا عامل ہے دربس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک صاحب علی عمران کے ساتھ آپ کے پاس آجاؤں کیونکہ ڈومنائی جادو کے بارے میں تفصیلی بات کرنی ہے۔ایک اہم معاملہ درپیش ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"ضرور تشریف لائیں۔اس میں اجازت کی کیا بات ہے۔آپ سے ملاقات تو میرے لئے اعزاز ہے۔میری ٹانگیں کام نہیں کرتیں ورنہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہم خود آرہے ہیں۔آپ کا شکریہ"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں"...... ڈاکٹر قاسم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس کار نہیں ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں قریب ہی ان کی رہائش گاہ ہے۔ہم پیدل بھی جا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا۔

"آپ کو تکلیف ہو گی۔آپ مجھے ان کا پتہ بتا دیں میں خود ہی مل لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔اب اس میں مجھے تم سے زیادہ دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر قاسم نے کہا تو عمران مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ سے باہر آئے اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک اور رہائش گاہ میں موجود تھے۔یہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے ادھیڑ عمر آدمی نے ان کا استقبال کیا تھا۔یہ صاحب اپنے حلیئے سے واقعی کوئی ریسرچ سکالر دکھائی دیتے تھے۔

"یہ ڈومنائی جادو آپ کو کیسے یاد آگیا۔کیا کوئی خاص بات ہے"...... قاضی رحمت علی نے رسمی سلام دعا کے بعد کہا تو ڈاکٹر قاسم نے انہیں مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔یہ تو انتہائی پریشان کن سلسلہ ہے کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ جادو بے حد طاقتور ہے اور سفلی دنیا میں اسے بے حد اہمیت حاصل ہے لیکن لاکھوں سال پہلے اس کا خاتمہ کسی بہت بڑے روحانی بزرگ نے اس لئے کر دیا تھا کہ اس جادو سے مخلوق خدا بے حد پریشان تھی۔اگر اسے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تو پھر تو یہ پوری دنیا کے لئے انتہائی خوفناک ثابت ہو گا"...... قاضی رحمت علی نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس جادو کی مدد سے مساجد کو شہید کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔نہ صرف مساجد کو بلکہ کسی بھی بڑی سے بڑی عمارت کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔یہ اس جادو کا خاص عمل ہے"...... قاضی رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈومنائی جادو کے تحت بے شمار مافوق الفطرت طاقتیں ہوتی ہیں جو تمام کی تمام خبیث بدروحوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔ان کا کام انسانوں کی ہلاکت اور عمارتوں کی تباہی ہوتا ہے۔کیسے ہوتا ہے یہ مجھے علم نہیں ہے"...... قاضی رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ انتہائی طاقتور سطح کا جادو ہے عمران صاحب۔ عام کالے جادو سے بھی لاکھوں گنا زیادہ طاقتور۔ لیکن پاکیزگی، صفائی، وضو، مقدس کلام اور خوشبو کی مدد سے اسے بہرحال شکست دی جا سکتی ہے۔ یہ عام باتیں ہیں جو مجھ ریسرچ سکالر کو معلوم ہیں۔ تفصیل تو آپ کو کوئی روحانی شخصیت ہی بتا سکتی ہے"...... قاضی رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی اور خاص بات جو آپ جانتے ہوں"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"عمران صاحب۔ اس جادو کی طاقتیں سب سے پہلے انسانی ذہن پر قابو پا لیتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے ذہن میں موجود تمام مقدس کلام محو ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ طاقتیں مقدس کلام سے اپنا تحفظ کر لیتی ہیں"...... قاضی رحمت علی نے کہا۔

"بہرحال اگر پیر کفایت شاہ نے دس ماشورے فنا کر دیئے ہیں اور ہمیں بھی غاروں سے نجات دلوائی ہے تو ان کے خلاف تحفظ تو ہوتا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"پیر صاحب حقیقتاً کوئی بڑی روحانی شخصیت ہوں گے کیونکہ اس جادو پر قابو پانا عام شخصیت کا کام نہیں ہے۔ البتہ ریسرچ کے دوران تحفظ کے جو طریقے مجھے معلوم ہوئے ہیں وہ میں نے بتا دیئے ہیں"۔ قاضی رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی۔ اب ہمیں اجازت دیں"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ قاضی راحت علی اور ڈاکٹر قاسم سے اجازت لے کران کی رہائش گاہ سے نکلا اور پھر پیدل چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ پوری طرح مطمئن نہ ہو سکا تھا۔

باشوکا علاقے کے تقریباً درمیان میں پہاڑی میں واقع ایک کافی
بڑے اور وسیع غار کے اندر ایک سیاہ رنگ کے جانور کی کھال پر
پنڈت آتما رام آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اور غار کی تمام دیواروں پر
سیاہ رنگ کا باقاعدہ پینٹ کیا گیا تھا اور اس پینٹ کے اوپر سفید
رنگ سے انتہائی خوفناک قسم کے ڈیزائن بنائے گئے تھے۔ ایسے
ڈیزائن جیسے یہ بدروحوں کے بھیانک چہرے ہوں۔ ایسے چہرے
جنہیں دیکھ کر آدمی کو بے اختیار کراہت ہوتی ہو۔ پنڈت آتما رام
آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے اپنا ہاتھ اٹھا
کر فضا میں جھٹکا تو ایک کریہہ چیخ سنائی دی اور پھر ایک انسانی
ہڈیوں کا ڈھانچہ اس کے سامنے نمودار ہوا۔ یہ بالکل ایسا ڈھانچہ تھا
جیسے قدیم میوزیم میں اکثر موجود ہوتے ہیں۔ ڈھانچہ دوزانو ہو کر
پنڈت آتما رام کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس کی کھوپڑی میں موجود آنکھیں

البتہ زندہ انسانوں کی طرح روشن تھیں لیکن یہ آنکھیں گہرائی میں
تھیں جیسے حلقوں کے اندر مصنوعی طور پر فٹ کی گئی ہوں۔

" جار با حاضر ہے آقا" ...... ڈھانچے کے منہ سے کھڑکھڑاتی ہوئی
آواز سنائی دی۔

" پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھی جنہیں باشوکا سے نکال لیا گیا
تھا وہ اب تک ہلاک کیوں نہیں ہوئے" ...... پنڈت آتما رام نے
انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" آقا۔ پاکیشیائی دارالحکومت کے گرد سرخ دھوئیں کی ایسی دیوار
ڈال دی گئی ہے جسے کوئی ماشورا کراس نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی
اور ڈومنائی طاقت" ...... ڈھانچے نے جواب دیا۔

" یہ کیسی دیوار ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ڈومنائی جادو کی
طاقت کو روک دیا جائے جبکہ اب ڈومنائی جادو زندہ بھی ہو چکا
ہے" ...... پنڈت آتما رام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ کام روشنی کی کسی بہت بڑی طاقت نے کیا ہے آقا۔ لیکن یہ
دیوار سات روز تک قائم رہے گی اس کے بعد نہیں۔ اس کے بعد کام
یقینی طور پر ہو جائے گا" ...... ڈھانچے نے جواب دیا۔

" نہیں۔ ہم مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ ہم فوری طور پر ان کی
موت چاہتے ہیں" ...... پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو پھر آقا آپ کاروسائی کو طلب کر لیں۔ وہی آپ کے اس سوال
کا جواب دے سکتی ہے۔ مجھے جو معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا"۔

ڈھانچے نے کہا۔

"جاؤ۔ تم میرے لئے بے کار ثابت ہوئے ہو"...... پنڈت آتما رام نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر ہوا میں جھٹکتے ہوئے کہا تو ڈھانچہ یکلخت غائب ہو گیا۔ پنڈت آتما رام نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور پھر دونوں ہاتھوں کے پنجے ایک دوسرے میں ڈال کر اس نے انہیں اپنے سر پر رکھا اور چند لمحوں بعد اس کے دونوں بازوؤں نے اس طرح حرکت کرنا شروع کر دی جیسے اس کے بازوؤں میں انتہائی طاقتور بجلی کی رو گزر رہی ہو۔ اس کے ساتھ ہی غار میں جلنے والا چراغ یکلخت بجھ گیا اور غار میں گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی اندھیرے میں کسی عورت کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کوئی عورت کسی سے انتہائی خوفزدہ ہو کر چیخ رہی ہو۔ کچھ دیر تک یہ چیخیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت بجھا ہوا چراغ خود بخود روشن ہو گیا اور اب پنڈت آتما رام کے سامنے ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے اور اس کا پورا جسم ان بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ صرف اس کا بھیانک چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ پنڈت آتما رام نے دونوں ہاتھ علیحدہ کر کے نیچے کئے تو اس بوڑھی عورت نے آنکھیں کھول دیں۔

"کاروسائی حاضر ہے آقا"...... اس بوڑھی عورت نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہم پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری موت چاہتے ہیں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیائی دارالحکومت کے گرد سرخ دھوئیں کی ایسی دیوار ہے جسے کوئی ماشورا اور کوئی ڈومنائی طاقت پار نہیں کر سکتی اور یہ دیوار سات روز تک رہے گی۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ ڈومنائی جادو جیسا طاقتور جادو کیوں کام نہیں کر رہا۔ ہم فوراً کیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... پنڈت آتما رام نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ یہ بات آپ کو صرف کاروسائی ہی بتا سکتی ہے۔ روشنی کی ایک بہت بڑی طاقت نے یہ دیوار قائم کی ہے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اس دوران ڈومنائی جادو کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہو سکیں۔ روشنی کی یہ طاقت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈومنائی جادو کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار کرنا چاہتی ہے اور یہ کام سات روز کے اندر مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے یہاں باشو کا پہنچ جائیں گے۔ ان کا مقصد آپ کو اور ڈومنائی جادو کو ختم کرنا ہے"...... کاروسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا انہیں کسی بڑی روحانی شخصیت کی مدد حاصل ہو گی"۔ پنڈت آتما رام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں آقا۔ ایک بڑی روحانی شخصیت نے انہیں آپ کی قید سے

نکال ضرور لیا ہے اور سرخ دھوئیں کی دیوار بھی اس روحانی شخصیت کے حکم پر ہی وجود میں آئی ہے لیکن وہ روحانی شخصیت خود کالے جادو کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گی کیونکہ اس شخصیت کے خیال کے مطابق یہ آدمی عمران خود ہی تمام کام کر سکتا ہے اور پہلے بھی اس عمران نے سفلی دنیا کی کئی شخصیتوں کے خلاف کام کیا ہے اور ہمیشہ کامیاب رہا ہے۔ البتہ چھوٹی چھوٹی شخصیات اس کی مدد کرتی رہتی ہیں"...... کاروسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران خود کوئی بڑی روحانی شخصیت ہے"...... پنڈت اتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں آقا۔ یہ دنیا کا مانا ہوا سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس کی ذہانت انتہائی درجے پر پہنچی ہوئی ہے اور وہ بروقت فیصلے بھی کر لیتا ہے۔ انتہائی پھرتیلا، تیز اور جسمانی طور پر فعال آدمی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ انتہائی فیاض طبیعت کا مالک اور سخی ہے۔ اس کا کردار بے حد ٹھوس ہے اور اس میں معمولی سا بھی جھول نہیں ہے اور اس کی ماں کی دعائیں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ وہ ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرتا ہے اور جب بھی یہ ایسے معاملات میں پڑتا ہے تو خوشبو کا استعمال بھی باقاعدگی سے کرتا ہے اس لئے اس پر آسانی سے ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا"...... کاروسائی نے کہا۔

"لیکن ہمارے ایک ماشورے نے تو انتہائی آسانی سے اس پر قابو پا لیا تھا"...... پنڈت اتما رام نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس وقت یہ شخص ہوشیار نہ تھا۔ اب یہ ہوشیار ہو چکا ہے اور اس بڑی روحانی شخصیت نے اسے کالی غار سے نکلوا دیا ہے کیونکہ یہ پہلے غفلت میں قابو آ گیا تھا"...... کاروسائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے وزیراعظم سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں ہر صورت میں اس آدمی کا خاتمہ کر دوں گا اور میں نے ایک ہزار آدمیوں کی بھینٹ دے کر ڈومنائی جادو کو دوبارہ زندہ بھی اسی لئے کیا ہے کہ میں اپنا وعدہ پورا کر سکوں۔ تم بتاؤ کہ مجھے اب کیا کرنا چاہئے"...... پنڈت اتما رام نے کہا۔

"آقا۔ آپ انہیں یہاں آنے دیں۔ یہاں ہر طرف آپ کی خوفناک طاقتیں موجود ہیں اس لئے یہاں پہنچتے ہی وہ آپ کے رحم و کرم پر ہوں گے اور آپ انہیں آسانی سے ہلاک کر سکیں گے"۔ کاروسائی نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ یہاں آنے سے پہلے وہ ہلاک کر دیئے جائیں۔ کم از کم عمران تو ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے"...... پنڈت اتما رام نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ ان کے خلاف کافرستانی سرحدوں پر اپنی طاقت روشاگی کو تعینات کر دیں۔ روشاگی انہیں آسانی سے شناخت کر کے ختم کر دے گی"...... کاروسائی نے کہا تو پنڈت اتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے درست کہا ہے لیکن روشاگی بہت بڑی بھینٹ طلب کرے گی"۔۔۔۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"تو کیا ہوا آقا۔ یہاں رہنے والے کیڑوں مکوڑوں کی بھینٹ دے کر اگر آپ کافرستان کے سب سے بڑے دشمن کو ہلاک کر دیں گے تو نہ صرف آپ کافرستان کے لیڈروں کے مہاتما بن جائیں گے بلکہ پوری دنیا کے یہودی بھی آپ کو اپنا مہاتما تسلیم کر لیں گے کیونکہ اس عمران نے جتنا نقصان یہودیوں کو پہنچایا ہے اتنا شاید پوری دنیا نے مل کر بھی ان کو نہ پہنچایا ہو گا"۔۔۔ کاروسائی نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو کاروسائی۔ روشاگی واقعی ایسی طاقت ہے جس کے سامنے کسی کا چراغ نہیں جل سکتا۔ میں اسے سرحد پر بھیج دیتا ہوں۔ جیسے ہی سرخ دیوار ختم ہو گی اور یہ لوگ کافرستان میں داخل ہوں گے روشاگی ان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گی۔ اب تم جاؤ"۔۔۔ پنڈت آتما رام نے ہاتھ اٹھا کر جھٹکتے ہوئے کہا تو کاروسائی یکلخت ایک کریہہ چیخ مار کر غائب ہو گئی تو پنڈت آتما رام نے اپنے دونوں ہاتھ سیاہ کھال پر زور سے مارے اور پھر ان دونوں ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے کسی نامعلوم زبان میں فقرے بولنے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ بولتا جا رہا تھا غار میں سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں مجسم ہو گیا اور ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی جس نے سرخ رنگ کی دلہنوں جیسی ساڑھی پہنی ہوئی تھی نظر آنے لگ گئی اور اس لڑکی

نے پوری طرح مجسم ہوتے ہی دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر رکھ کر پنڈت کو پرنام کیا۔

"آقا کی کنیز روشاگی حاضر ہے"۔۔۔۔ اس لڑکی نے انتہائی مترنم آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہم تمہیں اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دیتے ہیں روشاگی"۔ پنڈت نے کہا۔

"میں آقا کی کنیز ہوں اور ہمیشہ کنیز رہوں گی"۔۔۔۔ روشاگی نے پہلے سے زیادہ مترنم اور میٹھے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوزانو ہو کر پنڈت آتما رام کے سامنے بیٹھ گئی۔

"اگر ہمیں تمہاری حقیقت معلوم نہ ہوتی روشاگی تو جس روپ میں تم ہمارے سامنے آئی ہو ہم تمہارے دیوانے ہو چکے ہوتے"۔ پنڈت آتما رام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو آقا کی ہر حیثیت سے کنیز ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے"۔ روشاگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روشاگی۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہیں کیوں بلایا ہے"۔ پنڈت آتما رام نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"روشاگی سب کچھ جانتی ہے آقا۔ آپ نے ڈومنائی جادو کو زندہ کر کے لاکھوں سالوں سے زمین کی تہوں میں قید روشاگی کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے آقا اور روشاگی کو وہ کچھ بھی معلوم ہے آقا جو اور کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے یہ سب کچھ پاکیشیائی

آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمہ کے لئے کیا ہے۔ آپ نے ماشوروں کی مدد سے انہیں یہاں بلوا کر قید کر لیا تھا لیکن روشنی کی ایک بڑی طاقت نے ماشوروں کو فنا کر دیا اور ان کو یہاں سے نکال کر لے گئی اور اب پاکیشیا کے گرد سرخ دھوئیں کی دیوار موجود ہے جسے کوئی کالی شکتی پار نہیں کر سکتی اور کاروسائی نے آپ کو مشورہ دیا ہے کہ آپ مجھے بلوا کر سرحد پر بھیج دیں پھر جیسے ہی یہ لوگ یہاں آنے کے لئے سرحد میں داخل ہوں میں انہیں ہلاک کر دوں"۔ روشاگی نے انتہائی مترنم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ کام کر لو گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"روشاگی کیا نہیں کر سکتی آقا۔ روشاگی ڈومنائی جادو کی بہت بڑی طاقتوں میں سے ایک ہے آقا۔ لاکھوں سال پہلے روشاگی کا نام دیوی کے طور پر لیا جاتا تھا اور دنیا کا ہر شخص روشاگی کا نام سنتے ہی سر جھکا دیا کرتا تھا اور اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ یہ آدمی عمران تو میرے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا"...... روشاگی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کی پشت پر روشنی کی بڑی طاقتیں ہو سکتی ہیں"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"کوئی بھی ہو۔ روشاگی کو کوئی نہیں روک سکتا آقا۔ روشاگی تریا چلتر کی ماہر ہے۔ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور روشاگی اپنا کام کر جائے گی"...... روشاگی نے جواب دیا۔

"تریا چلتر۔ تو کیا تم اس عمران پر اپنے حسن کا جادو پھونکنا چاہتی ہو۔ لیکن کاروسائی نے بتایا ہے کہ وہ انتہائی ٹھوس کردار کا مالک ہے"...... پنڈت نے کہا۔

"آپ تریا چلتر کو نہیں جانتے۔ میں اس سے بھی زیادہ ٹھوس کردار کی مالک بن کر اس سے ملوں گی اور جب بھی میرا داؤ لگا میں اسے کوئی ایسی چیز کھلا یا پلا دوں گی کہ اس کی تمام پاکیزگی اور تمام روحانی طاقتیں ایک لمحے میں غائب ہو جائیں گی اور پھر اسے ہلاک کرنا کوئی کچھ مشکل نہ ہوگا"...... روشاگی نے کہا۔

"لیکن وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ انتہائی تیز، ہوشیار اور ذہین"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"وہ جو کچھ بھی ہے بہرحال ایک مرد ہے"...... روشاگی نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح اگر وہ قابو میں آ سکتا تو اب تک مارا جا چکا ہوتا۔ کاروسائی نے مجھے بتایا ہے کہ یہودی بھی اسے دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں اور اس ایک آدمی نے یہودیوں کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ پوری دنیا مل کر بھی نہیں پہنچا سکتی اور یہودی عورتیں انتہائی حسین ترین ہوتی ہیں۔ اسی طرح کافرستانی عورتیں بھی حسن میں کسی سے کم نہیں ہیں لیکن آج تک کوئی عورت اسے قابو میں نہیں کر سکی۔ تم کوئی اور چلتر سوچو جس سے یہ کام یقینی طور پر ہو سکے"۔ پنڈت نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے آقا۔ میں جو بہتر سمجھوں گی کر لوں گی۔ میں اس

کی دوست لڑکی جولیا کا روپ بھی دھار سکتی ہوں۔ میں سب کچھ کر سکتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ کنیز بہرحال کامیاب رہے گی"۔ روشاگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ڈومنائی جادو کی بڑی طاقتوں میں سے ایک ہو اس لئے تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔ مجھے بہرحال اس عمران کی لاش چاہئے"...... پنڈت آتما رام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مل جائے گی لاش۔ یہ کنیز کا وچن ہے"...... روشاگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جاؤ اور یہ کام کرو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"قانون کے مطابق آپ کو اس کے لئے مجھے بھینٹ دینا ہو گی"...... روشاگی نے کہا۔

"ہاں۔ بولو کیا بھینٹ چاہتی ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا۔ مجھے لاکھوں سال زمین کی تہہ میں رہنا پڑا ہے اس لئے میں بھوکی ہوں۔ مجھے کم از کم دس ماشوروں کی بھینٹ دے دو"۔ روشاگی نے کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماشوروں کی بھینٹ۔ بڑی مشکل سے تو میں نے ان کی تعداد بڑھائی ہے اور تم اکٹھے دس ماشوروں کی بات کر رہی ہو"۔ پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دس ماشورے اس عمران کے کام میں فنا ہو گئے ہیں۔ اب اگر

دس ماشوروں کی بھینٹ سے یہ عمران ختم ہو جاتا ہے تو کیا یہ سودا مہنگا ہے۔ آپ نے ڈومنائی جادو کو زندہ کر دیا ہے۔ اب بہرحال ماشوروں کی تعداد بڑھتی ہی رہے گی"...... روشاگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور دس ماشوروں کی بھینٹ لے لو۔ لیکن پھر ناکامی کی بات میرے کانوں تک نہ پہنچے"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو روشاگی نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری سی ماری اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ دیالو ہیں آقا۔ آپ دیالو ہیں آقا"...... روشاگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد دھواں بھی غائب ہو گیا اور پھر پنڈت آتما رام ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ روشاگی بہت بڑی اور انتہائی عیار شکتی ہے جو لازماً اس عمران کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑے گی۔

جولیا کے فلیٹ میں اس وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی کسی عزیز ترین شخصیت کو دفنا کر آئے ہوں۔ ان کے سامنے چائے کی پیالیاں پڑی ہوئی تھیں لیکن وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"میرا خیال ہے کہ اصل بات کا علم عمران کو ہو گا۔ اگر ہم عمران کو زبان کھولنے پر مجبور کر دیں تو اصل حقیقت سامنے آ سکتی ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

"وہ بھی ہمارے ساتھ ہی اس جزیرے پر تھا اور جو اس کی حالت تھی اس سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے سید چراغ شاہ صاحب کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ وہ ملک سے باہر ہیں اور دو چار ایسے آدمیوں سے بات ہوئی لیکن وہ کچھ بھی معلوم نہ کر سکے جبکہ چیف بھی اس معاملے میں خاموش ہے اور

پھر اس نے یہ حکم دے دیا ہے کہ تاحکم ثانی ہم میں سے کوئی بھی دارالحکومت سے باہر نہ جائے"...... صفدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"عمران ہماری طرح خاموش ہو کر نہیں بیٹھا ہو گا۔ وہ لازماً کہیں نہ کہیں سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے سرد آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... جولیا نے لہجے کو مزید مؤدبانہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کے ذہنوں میں جو سوالات ابھر رہے ہیں مجھے ان کے بارے میں معلوم ہے۔ اس وقت بھی پوری ٹیم اس موضوع پر بات کرنے کے لئے تمہارے فلیٹ پر اکٹھی ہوئی ہے۔ عمران نے میرے حکم پر اس سبجیکٹ پر کچھ کام کیا ہے اس لئے میں نے عمران کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر جو کچھ اس نے معلوم کیا ہے وہ بتا دے تاکہ تم ذہنی طور پر مطمئن ہو جاؤ اور تمہاری صلاحیتیں دوبارہ کام کرنا شروع کر دیں"...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چونکہ جولیا نے ایکسٹو کا نام

سنتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ایکسٹو کی آواز سن رہے تھے ۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ عمران نے بہرحال اس بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ سارا چکر عمران کے خلاف چلایا گیا ہے جس کی لپیٹ میں ہم لوگ بھی آ گئے ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

"آخر یہ شیطانی طاقتیں ہمیشہ اس عمران کو ہی ٹارگٹ کیوں بنا لیتی ہیں۔ کیا خاص بات ہے عمران میں" ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کی ذات پاکیشیا کے دشمنوں کے لئے ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے اس لئے وہ ہر سطح پر کوشش کر کے اس رکاوٹ کو ہٹانے کے لئے کام کرتے رہتے ہیں" ...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح باتیں کر رہے تھے کہ کال بیل بج اٹھی تو نعمانی اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے تم بھی یہاں ہو۔ کیا مطلب ۔ کیا تمہارے فلیٹ کا کرایہ زیادہ ہے جو بچت کے لئے یہاں آ گئے ہو" ...... عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"صرف میں ہی نہیں عمران صاحب بلکہ پوری سیکرٹ سروس کرایہ بچانے کے لئے یہاں موجود ہے" ...... نعمانی نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا۔

"ارے واہ ۔ پھر تو جولیا کو کرایہ بچانے کے لئے میرے فلیٹ پر آ جانا چاہئے تھا" ...... عمران نے بڑے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ہم بے حد سنجیدہ ہیں" ...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔ واقعی تم سب کے چہرے دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہاں کوئی قل خوانی ہو رہی ہو۔ کون اللہ کو پیارا ہو گیا ہے" ...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ ہمارے ساتھ جو واقعہ ہوا ہے ہم سب اس سلسلے میں بے حد پریشان ہیں۔ ہم نے اپنے طور پر بزرگ لوگوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی کچھ نہیں بتا سکے ۔ ابھی چیف کا فون آیا تھا کہ آپ نے اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اس لئے آپ کو یہاں بھیجا جا رہا ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ ابھی میں اپنے فلیٹ پر پہنچ کر سلیمان پاشا سے سبزی دال کے تازہ ترین بھاؤ پر لیکچر سن رہا تھا۔ ایسی ایسی معلومات مل رہی تھیں جو یقیناً کسی بڑے انسائیکلو پیڈیا میں بھی نہیں ہو سکتیں کہ تمہارے نقاب پوش چیف کی کال آ گئی کہ جاؤ جولیا کے فلیٹ پر وہاں ساری سیکرٹ سروس بجھے بجھے چہرے لئے پریشان حال بیٹھی ہوئی

ہے۔ انہیں حوصلہ دو ورنہ ان کی جو حالت ہے ہو سکتا ہے کہ ان سب کی آئندہ رات قبر میں آ جائے اس لئے میں بھاگا بھاگا یہاں آ گیا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پہلے تو یہ ماورائی طاقتیں صرف آپ پر حملہ آور ہوتی تھیں۔ ایک بار مس جولیا پر بھی حملہ کیا گیا لیکن اس بار تو پوری سیکرٹ سروس ان کے ہتھے چڑھ گئی اور یہی سب سے زیادہ پریشان کن بات ہے۔ اگر اس کا کوئی مداوا نہ ہوا تو واقعی پوری سیکرٹ سروس کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے گی"۔۔۔ اس بار خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب چونک کر خاور کی طرف دیکھنے لگے۔

"خاور درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تم سب کو اس بات کی سزا دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ تم سب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور مجھے اس لئے سزا دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ میرا نام خواہ مخواہ بدنام ہو گیا ہے۔ کام تو کرے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور نام ہو بدنام بے چارے علی عمران کا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ہوا کیا ہے۔ آپ تفصیل تو بتائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"تم سب کی حالت دیکھ کر مجبوراً اب تمہیں بتانا پڑے گا ورنہ

تمہارے چیف کا خیال درست ہے۔ تم سب کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا۔ تو سنو۔ ارکان پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ داستان تو طویل ہے۔ عمر گزر جائے گی اس کو سنتے سناتے لیکن مختصر کہانی یہ ہے کہ کسی زمانے میں ایک ہوتا تھا بادشاہ۔ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ"۔ عمران نے قدیم دور کے داستان گو کی طرح بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ ہم بے حد سنجیدہ ہیں"۔۔۔ جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم واقعی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہے ہیں کہ آخر ہم اپنے فلیٹس سے اس جزیرے پر کیسے پہنچ گئے۔ کس نے ہمیں وہاں پہنچایا اور کیوں اور پھر چیف کو کیسے ہماری وہاں موجودگی کا علم ہوا کہ اس نے سلیمان اور ٹائیگر کو ملٹری ہیلی کاپٹرز دے کر وہاں بھجوایا۔ آپ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ اس کے بعد ہمیں اب تک اس معاملے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ صرف اتنا حکم دیا گیا ہے کہ ہم تا حکم ثانی دارالحکومت سے باہر نہ جائیں۔ اب چیف نے بتایا ہے کہ آپ نے اس سلسلے میں معلومات حاصل کی ہیں اس لئے آپ کو یہاں بھیجا جا رہا ہے۔ آپ برائے مہربانی ہمارے ذہنوں سے یہ بوجھ ہٹا دیں ورنہ ہمارے ذہن واقعی پھٹنے کے قریب ہو چکے ہیں"۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہرے مزید سنجیدہ ہو گئے۔

"آئی ایم سوری۔ میری وجہ سے تمہیں پریشان ہونا پڑا۔ بہرحال

جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر کار پر کرم پور جانے سے لے کر جزیرے پر ہوش آنے، اس کے بعد ڈاکٹر قاسم اور قاضی رحمت علی سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ سلسلہ کافرستانی ہے لیکن اگر سید چراغ شاہ صاحب نے ہمیں اور آپ کو وہاں سے نکلوایا ہے تو اب انہوں نے کیوں ہمیں اس سلسلے میں مزید ہدایات نہیں دیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہم پر بھروسہ کیا ہے کہ ہم خود ان سے نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن چیف نے ہمیں کیوں یہ کہا ہے کہ ہم تاحکم ثانی دارالحکومت سے باہر نہ جائیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ حکم بھی سید چراغ شاہ صاحب کی طرف سے ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سات روز تک انہوں نے دارالحکومت کے گرد ایسا حصار قائم کر دیا ہے کہ ڈومنائی جادو کی کوئی شیطانی طاقت اس حصار میں داخل نہیں ہو سکتی۔ یہ سات روز انہوں نے اس لئے مقرر کئے ہیں تاکہ ہم سب ذاتی طور پر سنبھل جائیں اور اس سلسلے میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کر لیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا ارادہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ہر بار ان شیطانی طاقتوں کے خلاف لڑتے رہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے اس لئے اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں سید چراغ شاہ صاحب سے دو ٹوک انداز میں معذرت کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ان شیطانی طاقتوں نے حملہ کر دیا تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ چیف خود ہی ان شیطانی طاقتوں سے تحفظ کے لئے کچھ نہ کچھ کر لے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ چیف اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکے گا۔ ہمیں اس سلسلے میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کرنا ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"ان سے میرا کوئی رابطہ ہی نہیں ہے۔ وہ پیر کفایت شاہ بھی نجانے کہاں ہیں۔ میں نے کرم پور میں کوشش کی ہے کہ ان سے رابطہ ہو جائے لیکن وہاں انہیں کوئی جانتا تک نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ سلسلہ کافرستانی ہے تو کیوں ناں نائٹران کو اس سلسلے میں فون کر کے کہا جائے کہ وہ وہاں کوئی ایسی روحانی

شخصیت کے بارے میں معلومات حاصل کرے ۔آخر پوری دنیا میں صرف سید چراغ شاہ صاحب ہی تو نہیں ہوں گے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ناٹران اس لائن کا آدمی نہیں ہے اس لئے وہ اس بارے میں کچھ نہ کر سکے گا۔البتہ تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے کہ ڈومنائی جادو شیلانگ علاقے میں بتایا جاتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں شیطانی طاقتیں ہوتی ہیں وہاں خود بخود روحانی طاقتیں بھی پہنچ جاتی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ شیلانگ میں کوئی ایسی روحانی طاقت پہنچ گئی ہو جو ہماری رہنمائی کر سکے" ...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا پتہ کیسے چلے گا" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔یہ بات تو واقعی سوچنے کی ہے" ...... عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا۔سب سے پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیلانگ کا رابطہ نمبر دیں" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز

سنائی دی۔

"شیلانگ میں کوئی مسلمانوں کا بڑا مرکز ہے تو اس کا نمبر دے دیں" ...... عمران نے کہا۔

"اسلامک سٹڈی سنٹر ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامک سٹڈی سنٹر" ...... ایک بلغم زدہ سی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" ...... عمران نے بڑے خشوع خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ۔ماشاء اللہ کون صاحب بات کر رہے ہیں" ...... اس بار دوسری طرف سے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ شیلانگ میں کوئی بہت بڑی روحانی شخصیت اسلامک سٹڈی سنٹر میں پہنچی ہوئی ہے اور میں ان کو سلام کرنا چاہتا ہوں" ...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے ۔ان دنوں علامہ تاج الدین صاحب یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں ان سے آپ کی بات

کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس طرح منہ بنالیا جیسے اسے مایوسی ہوئی ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... چند لمحوں بعد ایک نرم سی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ علامہ صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران عرض کر رہا ہوں۔یہاں پاکیشیا میں ایک بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں۔ ان کا نام سید چراغ شاہ صاحب ہے۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں۔ ویسے مسئلہ کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کچھ شیطانی طاقتیں ہمارے عزیزوں کو تنگ کر رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کافرستان کے علاقے شیلانگ میں ان کا مرکز ہے۔ سید چراغ شاہ صاحب تبلیغی دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے بات کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی شیطانی طاقتوں سے محفوظ رکھے گا۔ یہ سب لوگوں کا پروپیگنڈہ ہے۔ شیطان انسان کو بدراہ تو کر سکتا ہے اس پر قابو نہیں پا سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کا بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ان کا نام سن کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ قیل و قال کے علامہ ہوں گے۔ روحانی شخصیتیں مختلف ہوتی ہیں لیکن اب واقعی مسئلہ ہے کہ کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا کیونکہ یہ فلیٹ اس کا تھا اس لئے وہی فون اٹنڈ کر رہی تھی۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بیٹی۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں۔یہاں علی عمران موجود ہو گا اس سے بات کرا دو تو مہربانی ہو گی"...... دوسری طرف سے انتہائی نرم لہجے میں کہا گیا۔چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب ساتھی سن رہے تھے اور عمران کے ساتھ ساتھ سب ساتھی سید چراغ شاہ صاحب کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں علی عمران عرض کر رہا ہوں"...... عمران نے رسیور لے کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ عمران بیٹے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہیں مبارک باد دے سکوں۔ تم نے چونکہ یہاں بیٹھ کر واضح الفاظ میں شیطانی طاقتوں کے خلاف کام کرنے سے انکار کر دیا ہے اور تمہارے اس انکار کی وجہ سے نجانے کیا ہو جاتا لیکن کچھ اللہ کے بندوں کی آہ وزاری اور استغفار کی وجہ سے تمہیں سزا نہ دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ البتہ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ

اب آئندہ تمہیں شیطانی طاقتوں کے مقابل نہیں لایا جائے گا اور تمہارا نام اس فہرست سے کاٹ دیا گیا ہے۔ جو حق کی حمایت میں ڈٹ جانے والے ہوتے ہیں اور جس کی وجہ سے وہ بے پناہ تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے باوجود منہ سے اف تک نہیں نکالتے ایک بات اور سن لو کہ اب آئندہ کوئی شیطانی طاقت تم پر حملہ نہیں کرے گی اور نہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے گی کیونکہ ان کی نظروں میں تمہاری جو اہمیت تھی وہ اس فہرست سے کٹ جانے کے بعد ختم ہو گئی ہے اس لئے اب تم آزاد ہو۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی والدہ کو میری طرف سے سلام دے دینا اور یہ پیغام بھی دے دینا کہ ان کی دعاؤں کے صدقے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ بدل دیا گیا ہے۔ اللہ حافظ "...... سید چراغ شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دے سکتا دوسری طرف سے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

" یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ نے ابھی یہاں بات کی اور افریقہ میں موجود سید چراغ شاہ صاحب کو نہ صرف علم ہو گیا بلکہ آپ کے بارے میں فیصلہ بھی کر لیا گیا جسے آپ کی اماں بی کی دعاؤں سے بدلا بھی گیا "...... خاور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس میں حیران ہونے والی کوئی بات نہیں خاور۔ یہ لوگ ایسے

ہی ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی مٹھی میں ہوتی ہے۔ اب تم خود سوچو کہ انہیں نہ صرف جولیا کا فون نمبر معلوم تھا بلکہ یہ بھی معلوم تھا کہ عمران یہاں موجود ہے "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ تو اچھا ہوا کہ عمران کے خلاف شیطانی طاقتوں کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ یہ تو واقعی قابل مبارک باد بات ہے "۔ جولیا نے کہا۔

" سید چراغ شاہ صاحب کا لہجہ تو بے حد نرم تھا لیکن اس لہجے میں ان کی ناراضگی واضح طور پر جھلک رہی تھی اور سید چراغ شاہ صاحب کے ناراض ہونے کا مطلب عمران صاحب کے لئے انتہائی پریشان کن ثابت ہو سکتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

" تم کیوں خاموش ہو عمران "...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھ سے ہر بار یہی غلطی ہو جاتی ہے۔ نجانے کیا مسئلہ ہے کہ میرا ذہن اس خیر و شر کے کسی بھی معرکے کے آغاز میں ہمیشہ باغی ہو جاتا ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ سید چراغ شاہ صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ میرا نام اس فہرست سے کاٹ دیا گیا ہے جو لوگ حق کی حمایت میں ڈٹ جاتے ہیں اور یہ اتنی بڑی محرومی ہے کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے اندر کوئی بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہو۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے میں اندر سے مکمل طور پر

کھوکھلا ہو گیا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اپنا سب کچھ لٹوا دیا ہے لیکن اب میں کیا کروں۔ پہلے بھی میں نے بڑی مشکل سے سید چراغ شاہ صاحب سے معافی مانگ کر ان کا غصہ دور کیا تھا اور اب تو وہ نجانے کہاں ہوں گے ۔ اب کیا ہو گا"...... عمران نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔ میرے نزدیک یہ خوشی کی بات ہے کہ اب شیطانی طاقتیں تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"تم اس بات کو نہیں سمجھ سکتی جولیا۔ یوں سمجھو کہ سید چراغ شاہ صاحب کے اس فون کے بعد میں اپنے ہمدردوں اور دوستوں کی صف سے نکل کر لق ودق صحرا میں پہنچ گیا ہوں جہاں دور دور تک میرا کوئی ہمدرد، کوئی دوست نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے اسے عمران کے ذہن پر شک گزرنے لگ گیا ہو۔

"عمران صاحب ۔ سید چراغ شاہ صاحب نے خصوصی طور پر آپ کو آپ کی والدہ کا حوالہ دیا ہے۔ آپ اپنی اماں بی سے بات کریں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ کی اماں بی انہیں فون کر کے کہہ دیں تو شاید سید چراغ شاہ صاحب کی ناراضگی دور ہو جائے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ اماں بی کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ

میں نے سید چراغ شاہ صاحب کو ناراض کر دیا ہے تو وہ میرا ہی سر جوتیوں سے توڑ دیں گی۔ ان کی نظر میں یہ ناقابل معافی جرم ہے کہ کسی اللہ والے بزرگ کو ناراض کیا جائے ۔ دوسری بات یہ کہ سید چراغ شاہ صاحب کا فون نمبر کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے فون کی یہ گھنٹی اس کے لئے کوئی بہت بڑی پریشانی کا موجب ہو۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ایکسٹو۔ عمران یہاں موجود ہو گا"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں ۔ موجود ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رسیور اسے دو"...... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس ۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"عمران اپنے فلیٹ پر پہنچو ۔ تمہاری اماں بی وہاں موجود ہیں۔ سلیمان تمہیں تلاش کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہاں سے فون کر کے پوچھ لو" ...... جولیا نے کہا۔

"اوہ ہاں" ...... عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے اپنے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ اماں بی فلیٹ پر ہیں۔ کیا مسئلہ ہے" ...... عمران نے کہا۔

"وہ اچانک تشریف لائی تھیں اور یہ کہہ کر واپس چلی گئی ہیں کہ آپ کو ہر صورت میں کوٹھی بھیجا جائے۔ میں نے بہت پوچھا لیکن انہوں نے الٹا مجھے ڈانٹ دیا۔ وہ بے حد پریشان دکھائی دے رہی تھیں اس لئے میں نے چیف کو کال کیا تھا کہ تا کہ آپ کو ٹریس کیا جا سکے" ...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"کس وقت گئی ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

"دس منٹ ہو گئے ہیں" ...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب" ...... دوسری طرف سے کوٹھی کے خاص ملازم رحمت بابا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں رحمت بابا۔ اماں بی کہاں ہیں" ۔

عمران نے کہا۔

"اوہ۔ چھوٹے صاحب آپ۔ بڑی بیگم صاحبہ ابھی آپ کے فلیٹ سے واپس آئی ہیں۔ ان سے بات کراؤں" ...... رحمت بابا نے کہا۔

"ہاں" ...... عمران نے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو عمران" ...... چند لمحوں بعد ہی اماں بی کی جلالی آواز سنائی دی۔

"اماں بی ایک دوست بے حد مشکل میں تھا اس کی مدد کے لئے میں اس کے پاس آیا ہوا تھا اور ابھی واپس جانے والا ہی تھا کہ آپ کا پیغام مل گیا۔ میرے لئے کیا حکم ہے" ...... عمران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں سید چراغ شاہ صاحب نے کوئی فون کیا تھا۔ کوئی پیغام دیا تھا" ...... دوسری طرف سے اماں بی کی آواز کچھ زیادہ ہی غصیلی ہو گئی تھی۔

"جی ہاں۔ ان کا فون اچانک اسی دوست کے ہاں آیا تھا۔ انہوں نے آپ کو سلام بھی دیا تھا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"انہوں نے مجھے فون کر کے بتایا ہے کہ تم نے شیطانی طاقتوں کے خلاف کام کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے جس پر اللہ والے بہت ناراض تھے اور تمہیں عبرتناک سزا دینے کا فیصلہ کر چکے تھے لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے مہربانی کی۔ انہوں نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے بتایا ہے کہ اللہ والے جو

اہمیت تمہیں دیتے تھے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ ان کے لہجے سے شدید ناراضگی ظاہر ہو رہی تھی۔ میں نے ان سے معافی مانگی ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ عمران ابھی بچہ ہے، نادان ہے، اسے معاف کر دیا جائے لیکن سید چراغ شاہ صاحب کا غصہ دور نہیں ہوا۔ انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ تم نے کیا کہا ہے اور کیوں ایسا کہا ہے۔ آخر تم نے یہ بات منہ سے کیسے نکالی کہ تم شیطانی طاقتوں کے خلاف کام نہیں کرو گے۔ ایک مسلمان کی تو پوری زندگی ہی شیطان کے خلاف جنگ کرتے گزرتی ہے آخر تم نے یہ الفاظ کیسے منہ سے نکال دیئے"...... اماں بی کی برہمی اب اپنے پورے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

"اماں بی۔ میں نے اس لئے انکار کیا تھا کہ میرے اندر سید چراغ شاہ صاحب کی طرح طاقتیں نہیں تھیں اور یہ کام سید چراغ شاہ صاحب اور ان جیسے لوگوں کا ہے کہ وہ ان شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کریں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مسلمان ہی نہیں رہے۔ اوہ خدا یہ کیا ہو گیا۔ ایک مسلمان کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... اماں بی نے یکلخت انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اماں بی۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ میں تو"...... عمران نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"پھر مسلمان ہو کر تم نے کیسے انکار کر دیا۔ تمہیں تو شیطان کے

مقابلے میں ڈٹ جانا چاہئے تھا۔ دنیا میں دو ہی تو لوگ ہوتے ہیں ایک شیطان کے ساتھی اور دوسرے اللہ تعالیٰ کے دوست۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ تم ہلاک ہو جاتے لیکن میں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاتی کہ میرے بیٹے نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے عمران میں نے تمہیں باوضو ہو کر دودھ پلایا ہے اور ساتھ ساتھ میں قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی رہتی تھی۔ میں نے تمہارے بچپن سے لے کر جوانی تک روزانہ رات کو قرآن مجید پڑھ کر تمہیں پھونکا ہے تاکہ تم شیطان کے ساتھی نہ بن جاؤ اور آج میں یہ سن رہی ہوں کہ تم نے شیطان کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہے تو تم آج سے میرے بیٹے نہیں ہے۔ میں تم پر صبر کر لوں گی اور سمجھوں گی کہ تم پیدا ہی نہیں ہوئے۔ کاش مجھے اس وقت سے پہلے موت آ جاتی جب مجھے یہ سننا پڑا۔ میرے بیٹے نے شیطان کے مقابلے میں کھڑے ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ یا اللہ۔ میں اب کہاں فریاد کروں۔ کس کے سامنے فریاد کروں۔ اس عمر میں مجھے یہ صدمہ بھی جھیلنا تھا۔ کاش مجھے موت آ جاتی"...... اماں بی نے یکلخت رونا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا۔ عمران کے سب ساتھی بھی بت بنے بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"یا اللہ مجھ پر رحم کر۔ یا اللہ مجھ پر رحم کر۔ یا اللہ مجھ پر رحم کر۔ مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ میں واقعی ظالموں میں سے ہوں۔ یا اللہ

"مجھ پر رحم کر"...... یکلخت عمران نے کرسی سے اٹھ کر فرش پر بچھے قالین پر سجدے میں گرتے ہوئے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ اس کی آواز میں اس قدر گڑگڑاہٹ تھی کہ باقی ساتھیوں کی آنکھوں سے یکلخت آنسو نکلنے لگ گئے۔ عمران سجدے میں پڑا مسلسل چیخ رہا تھا۔ مسلسل رو رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی لیکن عمران کے ساتھ ساتھ جولیا بھی اسی طرح رو رہی تھی کہ فون کی گھنٹی کی آواز سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بیٹی۔ میں چراغ شاہ بول رہا ہوں۔ عمران بیٹے سے کہو کہ مجھ سے بات کرے"...... دوسری طرف سے سید چراغ شاہ صاحب کی انتہائی نرم آواز سنائی دی تو عمران نے یکلخت اٹھ کر جولیا کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ اس کا چہرہ اشکوں سے بھرا ہوا تھا۔

"شاہ صاحب۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے مجھے معاف کر دیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دیں۔ میں واقعی نادان اور ناسمجھ ہوں۔ مجھ سے انتہائی بھیانک غلطی ہو گئی ہے۔ آپ معاف کر دیں شاہ صاحب"...... عمران نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے حوصلہ کرو۔ معافی اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے اور وہ ہے جو کسی کو معاف کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور تمہاری اماں نے

کی آہ وزاری تمہارے کام آ گئی ہے اور تمہاری توبہ قبول ہو گئی ہے۔ تمہاری اماں بی صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی ہیں اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچو اور اس عظیم خاتون کے پاؤں پکڑ کر ان کو مناؤ۔ جاؤ جلدی کرو۔ پھر بات ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور دھماکے سے بند ہونے کی آواز سب کے کانوں میں پڑی تو تقریباً سب ساتھیوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عجیب لوگ ہیں یہ"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"عجیب نہیں مس جولیا بلکہ عظیم کہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقتاً عظیم لوگ ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران کی والدہ عمران کے ماتھے پر آ جانے والی ایک شکن بھی برداشت نہیں کر سکتیں لیکن وہی والدہ عمران سے کہہ رہی تھیں کہ اگر عمران شیطان سے لڑتے ہوئے ہلاک ہو جاتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جاتیں۔ اب آپ سوچیں کہ یہ بات عمران کی اماں بی کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے بھیگے ہوئے لہجے میں کہا تو سب نے اس طرح سر ہلائے جیسے صفدر کی بات سے وہ پوری طرح متفق ہوں۔

ٹائیگر اپنے ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ وہ چونکہ رات گئے تک مختلف ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا پھرتا رہتا تھا اس لئے کافی رات گئے اس کی واپسی ہوٹل میں ہوتی تھی اس لئے اس نے عادت بنا لی تھی کہ صبح کی نماز پڑھ کر پھر کچھ دیر تک قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد وہ سو جاتا تھا اور پھر کافی دن چڑھے وہ اٹھتا تھا اور پھر اخبارات پڑھ کر اور ناشتہ کر کے وہ ہوٹل سے نکل جاتا تھا اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہوتی تھی۔ اس وقت بھی وہ ناشتے کے انتظار میں بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ویٹر ناشتہ لے کر آیا ہو گا لیکن دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ دروازے سے ایک نوجوان لڑکی اند

داخل ہوئی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور پھول دار شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ شرٹ کے اوپر اس نے براؤن چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ لڑکی کا چہرہ ہر قسم کے نسوانی میک اپ سے صاف تھا حتیٰ کہ اس نے ہونٹوں پر لپ سٹک بھی نہیں لگائی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا چہرہ اجلا اجلا اور نکھرا نکھرا سا دکھائی دے رہا تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور اس کے سر کے بال مردانہ انداز میں کٹے ہوئے تھے۔

"شکریہ مسٹر ٹائیگر۔ آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی"۔ لڑکی نے انتہائی مترنم لہجے میں کہا تو ٹائیگر جو ابھی تک حیرت سے بت بنا اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ ویٹر ناشتہ لے کر آیا ہے"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ مجھے بیٹھنے کے لئے نہیں کہیں گے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں کسی خاتون کو اپنے کمرے میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ آئیے باہر لابی میں بیٹھتے ہیں"...... ٹائیگر نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ اطمینان سے ناشتہ کر لیں۔ اس کے بعد لباس بھی تبدیل کر لیں۔ میں اس وقت تک لابی میں بیٹھ جاتی ہوں۔ ویسے میرا نام ناہید ہے۔ ناہید سوڈانی"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور

پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی اور ٹائیگر اسے اس طرح حیرت بھرے انداز میں جاتے ہوئے دیکھتا رہا جیسے وہ اسے اندر آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے جانے کے بعد جب دروازہ بند ہو گیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ کون ہو سکتی ہے اور یہاں کیوں آئی ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر بے اختیار خود کلامی کے سے انداز میں کہا لیکن اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کم ان"...... اس نے ایک بار پھر میکانکی انداز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میز پر رکھی اور واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے جلدی جلدی ناشتہ کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ناہید سوڈانی لابی میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو گی۔ ناشتہ کر کے وہ اٹھا اور ہاتھ دھو کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے باہر آیا اور پھر نیچے لابی میں پہنچ گیا۔ وہاں ناہید سوڈانی موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

"میں معذرت خواہ ہوں مس ناہید کہ آپ کو یہاں میرا انتظار کرنا پڑا"...... ٹائیگر نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہارا انتظار تو میں قیامت تک کر سکتی

ہوں"...... ناہید سوڈانی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"مس ناہید۔ میں ایسی باتوں کو اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ آپ فرمائیے کیا کام ہے آپ کو مجھ سے۔ اپنا تفصیلی تعارف بھی کرائیے"۔ ٹائیگر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تو ناہید سوڈانی غصہ کھانے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑی۔

"گڈ۔ یہ بات کر کے تم نے مجھے اپنا مزید گرویدہ بنا لیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک خوبصورت لڑکی روزی راسکل بھی تم سے بے حد محبت کرتی ہے لیکن تم نے اسے کبھی گھاس نہیں ڈالی۔ بہرحال نام تو میں اپنا پہلے بتا چکی ہوں۔ دوبارہ بتا دیتی ہوں۔ میرا نام ناہید سوڈانی ہے۔ میرے آباؤ اجداد سوڈان سے یہاں مستقل سیٹل ہو گئے تھے اس لئے ہمارے نام کے ساتھ سوڈانی کا لفظ بطور لقب استعمال ہوتا چلا آیا ہے۔ میرے والد کا نام کرامت سوڈانی ہے اور وہ جواہرات کے بہت بڑے تاجر ہیں لیکن گزشتہ دنوں انہیں ایک بھری سڑک پر لوٹ لیا گیا۔ ان کے پاس دنیا کے انتہائی قیمتی ترین جواہرات کی تھیلی تھی۔ اس ڈکیتی کی وجہ سے انہیں اس قدر صدمہ ہوا کہ وہ انتقال کر گئے۔ چونکہ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں اور میرا کوئی بھائی بہن نہیں ہے اور والدہ بھی فوت ہو چکی ہیں اس لئے میں نے والد کا کاروبار سنبھال لیا۔ اس کاروبار کے بارے میں بھی بتا دوں کہ انہوں نے نہ کوئی فرم بنائی ہوئی ہے اور نہ کوئی دکان یا شوروم۔ وہ پرائیویٹ کاروبار کرتے تھے اور ان کے خریدار

ان کے پاس آتے اور جواہرات خرید کر لے جاتے تھے جبکہ وہ خود بھی یہاں پاکیشیا میں گھوم پھر کر جواہرات خریدتے رہتے تھے۔ جواہرات کے بارے میں ان کے اندر کوئی خاص حس تھی کہ وہ نہ صرف جواہرات کو دیکھ کر پرکھ لیتے تھے بلکہ اس کی صحیح قیمت بھی لگا لیتے تھے۔ ان کے پاس کافی جواہرات تھے جو اب میری تحویل میں ہیں لیکن میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنے والد کے قاتلوں کو ہر صورت میں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کروں گی لیکن میں نے ہر ممکن کوشش کر ڈالی ہے لیکن باوجود انتہائی خطیر رقم خرچ کرنے کے آج تک مجھے قاتلوں کا معمولی سا سراغ بھی نہیں مل سکا۔ پولیس بھی اس بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکی۔ مجھے ہوٹل ذیشان کے مینجر آرتھر نے آپ کے بارے میں بتایا تھا۔ چنانچہ میں آپ سے ملنے آ گئی اور آپ چاہے ناراض ہوں یا خوش مجھے یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں ہے کہ آپ کو ایک نظر دیکھتے ہی میں آپ کو پسند کرنے لگی ہوں"...... ناہید سوڈانی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اب کیا چاہتی ہیں"...... ٹائیگر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے والد کے قاتلوں کو تلاش کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے لئے آپ جو فیس کہیں وہ میں ابھی اور اسی وقت پیشگی دینے کے لئے تیار ہوں"...... ناہید سوڈانی نے کہا۔

"آپ کہاں رہتی ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو ناہید سوڈانی نے میز

پر رکھا ہوا ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹی سی سرخ رنگ کی تھیلی نکالی اور اس کا منہ کھول کر اس نے اسے الٹا کر میز پر ہی پلٹ دیا۔ میز پر چھوٹے بڑے تقریباً بیس انتہائی قیمتی ہیرے بکھر گئے جنہیں ناہید سوڈانی نے ہاتھ کی مدد سے اکٹھا کر دیا۔

"ان میں سے ہر ایک ہیرے کی قیمت دس لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور یہ آپ کی پیشگی فیس ہے"...... ناہید سوڈانی نے کہا اور پھر ہیرے اٹھا اٹھا کر اس نے دوبارہ تھیلی میں ڈالے اور تھیلی کا منہ بند کر کے اس نے اسے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔

"سوری۔ فی الحال کسی فیس کی ضرورت نہیں ہے۔ بعد میں دیکھا جائے گا۔ آپ مجھے اپنے والد کے بارے میں تفصیل بتائیں اور ڈکیتی کے بارے میں بھی تفصیل بتا دیں"...... ٹائیگر نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ناہید سوڈانی نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ یہ تھیلی اٹھا کر واپس اپنے پرس میں رکھیں اور چلی جائیں۔ میں سراغ لگا کر آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ فیس آپ کو رکھنا پڑے گی۔ میں آپ کے فون کا انتظار کروں گی"...... ناہید سوڈانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ

ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی لابی سے باہر چلی گئی۔ ٹائیگر اسے آوازیں دیتا رہا لیکن اس نے ایک نہ سنی تو مجبوراً ٹائیگر کو وہ تھیلی اٹھا کر جیب میں رکھنا پڑی۔ پھر وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے چونکہ ناہید سوڈانی کا ایڈریس معلوم تھا اس لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ تھیلی اس کے گھر جا کر اسے واپس کر دے گا اور پھر دو گھنٹوں کی محنت کے بعد اس نے نہ صرف کرامت سوڈانی کے قاتلوں کو ٹریس کر لیا تھا بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ کرامت سوڈانی سے چھینے گئے ہیرے کہاں فروخت کئے گئے ہیں۔ ٹائیگر نے یہ سب کچھ معلوم کر کے اپنی کار اس کالونی کی طرف موڑ دی جس کا پتہ ناہید سوڈانی کے کارڈ پر درج تھا۔

"اوہ۔ تم اتنی جلدی آ گئے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست ثابت ہوا کہ تم بھی مجھے پسند کرنے لگے ہو"۔ کوٹھی میں ناہید سوڈانی نے ٹائیگر کا استقبال کرتے ہوئے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایسے طوطے نہیں پالا کرتا مس ناہید۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ میں نے تمہارے باپ کے قاتلوں کو نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ میں نے اس آدمی کے متعلق بھی معلوم کر لیا ہے جس کے پاس وہ جواہرات فروخت کئے گئے ہیں"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اتنی جلدی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پولیس تو آج تک ٹکریں

مارتی پھر رہی ہے اور میں نے بھی دن رات ایک کر دیا تھا ان کی تلاش میں لیکن ان کا معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکا تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ دو گھنٹوں میں تم نے انہیں ٹریس بھی کر لیا ہے اور پھر مال خریدنے والے کو بھی"...... ناہید سوڈانی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"میں ایسے ہی کام کرتا ہوں۔ بہرحال یہ تمہاری تھیلی جو تم ہوٹل کی لابی میں چھوڑ آئی تھی اور یہ تمہارا کارڈ۔ چونکہ کام بے حد معمولی ثابت ہوا ہے اس لئے میں تم سے کوئی فیس بھی نہیں لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے تھیلی نکال کر ناہید سوڈانی کے سامنے رکھ دی اور ساتھ ہی اس کا دیا ہوا کارڈ بھی۔

"لیکن تم نے تفصیل تو نہیں بتائی"...... ناہید سوڈانی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اسے تمام تفصیل بتا دی۔

"لیکن پولیس تو ثبوت مانگے گی۔ وہ کہاں سے ملیں گے"۔ ناہید سوڈانی نے کہا۔

"تم پولیس کو اطلاع دے دو۔ وہ خود ہی ان سے سچ اگلوا لے گی۔ اب اجازت"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے بیٹھو تو سہی۔ ابھی تو میں نے تمہاری کوئی خدمت ہی نہیں کی"...... ناہید سوڈانی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں سوری ۔ اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے "۔ ٹائیگر نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے گولڈن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ اس کو اطلاع ملی تھی کہ گولڈن کلب کے مینجر براؤن نے کسی غیر ملکی سے کسی بڑے کام کا سودا کیا ہے اور ٹائیگر اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گولڈن کلب پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین ہال کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔

" مسٹر ٹائیگر ۔ کیا آپ مجھے کچھ وقت دیں گے "...... اچانک ایک طرف سے اسے آواز سنائی دی تو ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ ایک اچھے خاصے خوشحال طبقے سے تعلق رکھنے والے آدمی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

" کیا آپ نے مجھے پکارا ہے "...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس آدمی کو وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

" ہاں ۔ میرا نام اسفند علی ہے ۔ میں آپ کا تھوڑا سا وقت چاہتا ہوں "...... اس آدمی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے کیسے جانتے ہیں "...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ بھی بتا دوں گا ۔ آیئے اندر چل کر بیٹھتے ہیں "...... اسفند علی نے کہا تو ٹائیگر اسے لے کر ہال میں پہنچا ۔ ہال تقریباً خالی تھا ۔ وہ

دونوں ایک میز کے گرد بیٹھ گئے ۔ ٹائیگر نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔

" ہاں ۔ اب بتائیں کہ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور کیا مسئلہ ہے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ میرا نام اسفند علی ہے اور میرا تعلق جواہرات کے کاروبار سے ہے "...... اسفند علی نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پہلے وہ ناہید سوڈانی بھی اس سے ملی تھی جو جواہرات کا کاروبار کرتی تھی اور اب یہ اسفند علی آیا ہے۔

" جی ۔ تو پھر "...... ٹائیگر نے کہا۔

" ایک صاحب تھے کرامت سوڈانی ۔ وہ بھی جواہرات کا کاروبار کرتے تھے ۔ میں نے انہیں جواہرات کی ایک تھیلی دی تھی جس کی قیمت بھی طے ہو گئی تھی اور انہوں نے دوسرے روز ادائیگی کا وعدہ کیا تھا لیکن پھر میری رہائش گاہ سے اپنی رہائش گاہ واپس جاتے ہوئے راستے میں ڈکیتی ہو گئی اور جواہرات کی تھیلی ان سے ڈاکوؤں نے چھین لی اور انہیں اس قدر صدمہ ہوا کہ وہ انتقال کر گئے ۔ اب ان کی اکلوتی بیٹی ناہید سوڈانی کاروبار کر رہی ہے ۔ گو ناہید سوڈانی نے مجھے آفر کی ہے کہ میں اپنی رقم جو واجب الادا ہے اس سے لے لوں لیکن یہ رقم کروڑوں میں بنتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں اتنی رقم بطور تاوان اس سے حاصل کروں اس لئے میری خواہش ہے کہ میں ان ڈاکوؤں کو ٹریس کر کے ان سے جواہرات واپس لے لوں لیکن

آج تک باوجود کوشش کے میں انہیں ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ کراؤن کلب کے سپروائزر رچمنڈ نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا۔ اس نے ہی مجھے یہاں کا پتہ بتایا کیونکہ بقول اس کے آپ کی آمدورفت ان دنوں اس کلب میں ہے۔ آپ کا حلیہ بھی اس نے بتایا تھا اس لئے میں نے آپ کو پہچان لیا۔ آپ برائے مہربانی ان ڈاکوؤں کو ٹریس کر کے ان سے وہ جواہرات واپس ناہید سوڈانی کو دلوا دیں۔ میں ان سے لے لوں گا اور اس طرح مجھے اطمینان ہو گا کہ میں اپنا اصل مال حاصل کر رہا ہوں۔ تاوان نہیں لے رہا۔ اس کے لئے جو مناسب فیس آپ کہیں گے وہ میں آپ کو نقد پیشگی دینے کے لئے تیار ہوں"...... اسفند علی نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ناہید سوڈانی سے کہیں کہ وہ ان جواہرات کو تلاش کرائے یہ اس کی ڈیوٹی ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری روزانہ اس سے بات ہوتی رہتی ہے۔ وہ کوشش تو کر رہی ہے لیکن اس کی کوشش بس پولیس اور چند پرائیویٹ جاسوسوں تک ہی محدود ہے اور اب تک ناکامی کی ہی خبریں ملتی رہی ہیں جبکہ سپروائزر رچمنڈ نے مجھے بتایا ہے کہ اگر آپ رضامند ہو جائیں تو چند گھنٹوں میں یہ کام ہو سکتا ہے"...... اسفند علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ناہید سوڈانی صاحبہ کو فون کریں۔ میں ابھی ان کی رہائش

گاہ سے ہی آرہا ہوں۔ وہ صبح میرے ہوٹل آئی تھیں۔ انہیں بھی کسی نے بتایا تھا کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ انہوں نے مجھے کہا اور چونکہ وہ خاتون ہے اور خود چل کر میرے پاس آئی تھی اس لئے اخلاقاً میں نے بغیر کسی فیس کے ان کا کام کر دیا۔ میں نے دو گھنٹوں کے اندر اندر نہ صرف ڈاکوؤں کو تلاش کر لیا بلکہ اس جوہری کا بھی پتہ چلا لیا ہے جس نے ان سے وہ جواہرات خریدے تھے۔ آپ ناہید سوڈانی سے معلوم کر کے اس جوہری رانا افضل سے ملیں اور اس سے اپنے جواہرات واپس لے لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ نے اس جوہری کا نام رانا افضل بتایا ہے ناں"۔ اسفند علی نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ افضل جیولرز کے نام سے اس کی مین مارکیٹ میں دکان ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ کبھی تسلیم نہیں کرے گا کہ اس نے ڈکیتی کا مال خریدا ہے جبکہ آپ چاہیں تو اس سے سودا کر سکتے ہیں۔ آپ خریدار بن کر جائیں اور چونکہ آپ غیر متعلق آدمی ہیں اس لئے آپ کے سامنے وہ کھل جائے گا اور جتنی رقم بھی وہ مانگے آپ سودا کر لیں۔ وہ رقم میں دوں گا"...... اسفند علی نے کہا۔

"لیکن وہ تو جوہری ہے۔ اس کو تو ان جواہرات کی قیمت کا علم ہو گا اور وہ لازماً پوری قیمت وصول کرنے کی کوشش کرے گا جبکہ ڈاکوؤں سے تو اس نے مٹی کے مول جواہرات خریدے ہوں گے۔

آپ پولیس کو اطلاع دے دیں وہ خود ہی اس سے وصول کر لے گی"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ رانا افضل بے حد شاطر آدمی ہے۔ پولیس کو تو یہ انتہائی آسانی سے خرید لے گا۔ آپ مہربانی کر کے فیس لیں اور اپنے انداز سے یہ کام کریں۔ آپ کی فیس میں آپ کو دے دوں گا"۔ اسفند علی نے کہا۔

"کیا آپ کو وہ جانتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ بہت اچھی طرح"...... اسفند علی نے جواب دیا۔

"اور ناہید سوڈانی کو بھی وہ جانتا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں۔ کرامت سوڈانی سے اس کے بڑے گہرے تعلقات تھے اور اب مجھے یقین آگیا ہے کہ ڈکیتی بھی اسی رانا افضل نے کرائی ہو گی"...... اسفند علی نے کہا۔

"لیکن مجھے نہ ہی جواہرات کی پہچان ہے اور نہ ہی مجھے ان کے رنگ و روپ، سائز اور تعداد کا علم ہے اس لئے میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں۔ کاش میں آپ کے ساتھ جا سکتا تو یہ واقعی کوئی مسئلہ نہ ہوتا"...... اسفند علی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ناہید سوڈانی کو یہاں بلوا لو۔ پھر ہم اکٹھے اس کے پاس چلیں گے۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں نے بہرحال تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو

اسفند علی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوشی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ میں تمہاری منہ مانگی فیس ادا کرنے کے لئے تیار ہوں"...... اسفند علی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہ کام فیس کی وجہ سے نہیں کر رہا۔ صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ تم نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے کہ اپنا اصل مال حاصل کرنا چاہتے ہو اور خود رقم ادا کر کے ورنہ تم آسانی سے ناہید سوڈانی سے اپنی رقم وصول کر سکتے تھے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فون پیس لے آؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ ٹائیگر چونکہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا اور اس کے مالک اور جنرل مینجر سے بھی اس کے گہرے تعلقات تھے اس لئے یہاں کا سارا عملہ اس سے بخوبی واقف تھا۔ ٹائیگر نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے فون پیس اسفند علی کی طرف بڑھا دیا۔

"لو اب کرو ناہید سوڈانی کو فون اور اسے یہاں بلا لو"۔ ٹائیگر نے کہا تو اسفند علی نے فون پیس لے کر اسے آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن ٹائیگر نے

پہلے ہی پریس کر دیا تھا اس لئے نمبر پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھالیا گیا۔

"ناہید سوڈانی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ناہید سوڈانی کی مترنم آواز سنائی دی۔

"اسفند علی بول رہا ہوں گولڈن کلب سے"...... اسفند علی نے کہا۔

"اوہ تم ۔ بولو کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو اسفند علی نے ٹائیگر سے ہونے والی ملاقات اور اس سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"وہ واقعی حیرت انگیز انداز میں کام کرنے والا آدمی ہے جو کام ہم اتنے طویل عرصے تک نہیں کر سکے وہ اس نے گھنٹوں میں کر دیا اور کوئی فیس بھی نہیں لی لیکن کیا وہ اس رانا افضل سے جواہرات واپس لینے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ کیا واقعی"...... دوسری طرف سے ناہید سوڈانی نے کہا۔

"ہاں۔ تم گولڈن کلب آجاؤ۔ پھر ہم تینوں اکٹھے رانا افضل کے پاس جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر صاحب اس سے جواہرات واپس حاصل کر لیں گے"...... اسفند علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے واقعی اطمینان ہو جائے گا کہ حق حقدار کے پاس پہنچ گیا ہے۔ میں آرہی ہوں"...... دوسری طرف سے

کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو اسفند علی نے فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔ ٹائیگر نے ویٹر کو بلا کر فون پیس واپس لے جانے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد ناہید سوڈانی بھی وہاں پہنچ گئی۔

"آؤ چلیں"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس کار ہے"...... اسفند علی نے کہا۔

"میں بھی کار میں آئی ہوں"...... ناہید سوڈانی نے کہا۔

"آپ دونوں اپنی اپنی کار میں مین مارکیٹ کی پہلی پارکنگ میں پہنچ جائیں۔ میں بھی آپ سے وہیں ملوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اپنی اپنی کاروں میں سوار ہو کر وہ تینوں مین مارکیٹ کی طرف روانہ ہو گئے ۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ رانا افضل آسانی سے تسلیم نہیں کرے گا لیکن چونکہ رانا افضل نے ڈکیتی کا مال خریدا تھا اور ٹائیگر کو یقین تھا کہ رانا افضل کا ہاتھ لازماً اس ڈکیتی میں ہو گا جس کے نتیجے میں ناہید سوڈانی کے والد کرامت سوڈانی کی جان چلی گئی تھی اس لئے اس نے سوچ لیا تھا کہ رانا افضل سے ہر صورت میں وہ جواہرات واپس لے گا۔ مین مارکیٹ کی پہلی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا تو چند لمحوں بعد اسفند علی اور ناہید سوڈانی کی کاریں بھی وہاں پہنچ گئیں اور وہ تینوں اکٹھے ہی مین مارکیٹ میں داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ افضل جیولرز کے انتہائی شاندار اور وسیع

جیولری ہاؤس ، میں داخل ہو رہے تھے۔

" رانا صاحب کہاں ہیں "...... ٹائیگر نے اندر داخل ہوتے ہی ایک ملازم سے کہا۔

" وہ اپنے آفس میں ہیں "...... ملازم نے جواب دیا۔

" اسے کہو کہ اسفند علی اور ناہید سوڈانی اپنے دوست کے ساتھ ملنے آئے ہیں "...... اسفند علی نے اس بار آگے بڑھ کر ملازم سے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آئیے ۔ میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں جناب "۔ ملازم نے کہا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گیا۔ ایک دروازے کے باہر آفس کی پلیٹ موجود تھی۔

" جائیے "...... ملازم نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود واپس مڑ گیا۔ اسفند علی نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر وہ تینوں اندر داخل ہو گئے ۔ یہ شاندار انداز میں سجایا گیا آفس تھا جس میں موجود ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر ایک دبلا پتلا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کی بڑی بڑی مونچھیں سائیڈوں پر اکڑی ہوئی کھڑی نظر آ رہی تھیں ۔ چہرے مہرے سے وہ کسی بھی طرح جوہری نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر عیاری اور مکاری کا تاثر صاف دکھائی دیتا تھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ جناب اسفند علی صاحب اور ناہید سوڈانی صاحب اکٹھے تشریف لائے ہیں۔ خوش آمدید ۔ خوش آمدید "...... اس نے

اٹھتے ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر کو اس نے اس طرح نظرانداز کر دیا تھا جیسے اس کا وجود ہی عدم وجود کے برابر ہو۔

" میرا نام ٹائیگر ہے "...... ٹائیگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر ۔ یہ کیسا نام ہے۔ بہرحال تشریف رکھیں "...... رانا افضل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو وہ تینوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔

" آپ کیا پینا پسند کریں گے "...... رانا افضل نے کہا۔ وہ بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

" اس وقت ہم پینے پلانے کے لئے نہیں آئے رانا صاحب بلکہ آپ سے وہ جواہرات واپس لینے آئے ہیں جو ناہید سوڈانی کے والد کرامت سوڈانی سے ڈکیتی میں چھینے گئے تھے "...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو رانا افضل بے اختیار اچھل پڑا۔

" یہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ کون ہیں آپ ۔ اور آپ کو معلوم نہیں کہ رانا افضل سے ایسی بات کہنے والا دوسرا سانس نہیں لیا کرتا۔ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں اور وہ بھی میرے منہ پر اور میرے ہی آفس میں۔ اگر آپ ان کے ساتھ نہ آئے ہوئے ہوتے تو اب تک میں آپ کو عبرت کا نمونہ بنا چکا ہوتا "...... رانا افضل نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کرامت سوڈانی سے ڈکیتی کرنے والے اور انہیں ہلاک کرنے والے راجر اور ڈینی دونوں نہ صرف گرفتار ہو چکے ہیں بلکہ انہوں نے

تمہارا نام بھی لیا ہے کہ ڈکیتی تم نے کرائی ہے اور ایک بات یہ سن لو کہ میرا نام ٹائیگر ہے ۔ تم جیسے چوہے جب بھی اپنی دم پر ناچنے لگتے ہیں تو میں ایڑی سے انہیں کچل دیا کرتا ہوں"...... جواب میں ٹائیگر نے بھی غراتے ہوئے کہا تو رانا افضل کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا اور اس نے جلدی سے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

" ہاتھ پیچھے کر لو ورنہ "...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگا۔

" تم ۔ تم یہاں ڈکیتی کرنے آئے ہو۔ کیا مطلب۔ اسفند علی یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... رانا افضل نے نہ صرف ہاتھ پیچھے کر لیا تھا بلکہ اس کے چہرے پر پہلی بار قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں تمہیں ان جواہرات کے بدلے کچھ رقم دے سکتا ہوں رانا افضل ۔ صرف اس لئے کہ یہ میری ملکیت تھے اور میں کاروباری آدمی ہوں لیکن یہ ٹائیگر صاحب ذرا مختلف قسم کے آدمی ہیں اس لئے تم مجھ سے سودا کر لو"...... اسفند علی نے بڑے نرم لہجے میں کہا جبکہ ناہید سوڈانی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" لیکن میرے پاس تو وہ جواہرات ہے ہی نہیں۔ میرا ان سے کیا تعلق"...... رانا افضل نے کہا۔

" سوچ لو رانا افضل ۔ اگر بعد میں ثابت ہو گیا کہ جواہرات تمہارے پاس ہیں تو پھر تمہیں اپنی گردن بچانا مشکل ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں نے سوچ لیا ہے ۔ مجھے دھمکیاں مت دو۔ میں ان لوگوں کی وجہ سے خاموش ہو گیا ہوں"...... رانا افضل نے ایک بار پھر گرجتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ ٹائیگر نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا تھا۔

" اوکے ۔ معلوم ہو جائے گا۔ آپ لوگ بیٹھیں گے یا چلیں گے ۔ میں تو جا رہا ہوں"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں"...... ناہید سوڈانی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" پھر میں یہاں بیٹھ کر کیا کروں گا"...... اسفند علی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں ہی آفس سے نکل کر شوروم سے ہوتے ہوئے باہر آ گئے ۔

" یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ۔ اب جواہرات کیسے حاصل کئے جائیں گے "...... اسفند علی نے کہا۔

" تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب بغیر کچھ دیئے تمہیں جواہرات مل جائیں گے ۔ تمہاری رہائش کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تم یہ جواہرات ناہید سوڈانی تک پہنچا دینا میں اس سے خود لے لوں گا"...... اسفند علی نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں اپنی اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے ۔ ٹائیگر نے کار کا رخ مین مارکیٹ سے قریب ہی واقع ایک کلب کی طرف موڑ

دیا۔ کلب کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال میں سے گزر کر سائیڈ راہداری میں سے ہوتا ہوا ایک آفس نما کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے میں ایک بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔ یہ رابرٹ تھا اس کلب کا مالک اور مینجر۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے جرائم کی دنیا کا پرنس بھی کہا جاتا تھا کیونکہ اس نے ایک ایسا گروپ بنا رکھا تھا جو ہر قسم کے چھوٹے بڑے جرائم میں ملوث رہتا تھا لیکن چونکہ ان جرائم کا دائرہ پاکیشیا تک ہی محدود تھا اور ان جرائم میں زیادہ تر عام لڑائی بھڑائی، پیشہ ورانہ قتل اور بلیک میلنگ وغیرہ شامل تھی اس لئے ٹائیگر نے اس معاملے میں کبھی دلچسپی نہ لی تھی۔ البتہ رابرٹ سے اس کے بڑے گہرے تعلقات تھے اور رابرٹ ٹائیگر کے بارے میں صرف یہ جانتا تھا کہ وہ فری لانسر ہے اور بڑے بڑے کاموں میں ہاتھ ڈالتا ہے اس لئے وہ ذہنی طور پر بہرحال ٹائیگر سے مرعوب رہتا تھا۔ ٹائیگر جب آفس میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے تم اور اس طرح اچانک "...... رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" شکاری اچانک ہی آئے تو شکار ملتا بھی ہے اور ہوتا بھی ہے ورنہ تو شکار صاحب جنگل چھوڑ کر ہی بھاگ جائے "...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

" شکاری اور شکار۔ کیا مطلب۔ تم کب سے شکاری ہو گئے اور میں کیسے شکار بن گیا "...... رابرٹ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام ٹائیگر ہے اور ٹائیگر جنگل میں شکار کرتا ہے اس لئے شکاری میں ہوا اور رابرٹ دراصل ریبٹ بھی ہو سکتا ہے جس کا مطلب خرگوش ہوتا ہے "...... ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" جب تم ہنسنے سے فارغ ہو جاؤ تو میرا ایک کام کر دینا "۔ ٹائیگر نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی تھی۔

" کام۔ کیسا کام "...... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

" یہاں سے قریب مین مارکیٹ میں افضل جیولرز کی دکان ہے۔ اس کا مالک ہے رانا افضل۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے آدمی اس رانا افضل کو اغوا کر کے کسی ایسے پوائنٹ پر پہنچا دیں جہاں میں اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کر سکوں۔ بولو کتنا معاوضہ لو گے "۔ ٹائیگر نے کہا۔

" جتنا چاہے دے دینا۔ لیکن مسئلہ کیا ہے "...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک خوبصورت خاتون کی مدد کرنا چاہتا ہوں "...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر رابرٹ کو سب کچھ بتا

دیا۔

"اوہ ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں بھی تم سے کوئی معاوضہ نہیں لوں گا اور یہ میرے لئے انتہائی معمولی کام ہے ۔یہاں نیچے ایک بڑا تہہ خانہ موجود ہے جہاں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور ٹارچنگ کا تمام سامان بھی۔ وہاں تم اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کر سکو گے ۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ کوئی مداخلت نہیں ہو گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن یہ سوچ لو کہ مین مارکیٹ اس وقت لوگوں سے بھری ہوئی ہو گی اور افضل جیولرز میں بھی کافی لوگ ہوں گے ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے آدمیوں کے پیچھے پولیس یہاں پہنچ جائے "...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو ۔ پولیس اسے جب خود لے کر آئے گی تو پھر تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"پولیس ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"بے فکر رہو ۔ میرے آدمی پولیس کی یونیفارمز میں ہوں گے اور ان کے پاس درست شناختی کاغذات بھی۔ ایسے ڈرامے ہم اکثر کھیلتے رہتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میں ابھی انتظامات کراتا ہوں"...... رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور سائیڈ دروازے سے دوسری طرف چلا گیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"میں نے خصوصی فون اندر رکھا ہوا ہے تاکہ کال کیچ نہ ہو سکے"...... رابرٹ نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر کسی کو دو لائم جوس لانے کا کہہ دیا۔ لائم جوس پینے کے ساتھ ساتھ وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ کوئی پرابلم "...... رابرٹ نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اوکے ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا آدمی تہہ خانے میں موجود ہے ۔ پولیس نے اپنے مخصوص اختیارات کے تحت اسے وہاں سے اٹھایا اور ہیڈ کوارٹر لے جانے کی بجائے یہاں چھوڑ دیا"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے ۔ شکریہ ۔ کہاں ہے یہ تہہ خانہ "...... ٹائیگر نے کہا۔

"چلو میں تمہیں خود چھوڑ آتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کو ساتھ لے کر ایک راہداری سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ یہاں واقعی رانا افضل راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔

"اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اسے راستے میں بے ہوش کیا گیا ہو گا تاکہ یہاں کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو سکے۔ میں اینٹی نکالتا ہوں اس کا"...... رابرٹ نے کہا اور پھر الماری کھول کر اس نے اس میں سے ایک بوتل اٹھائی اور رانا افضل کے قریب آکر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ رانا افضل کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی، اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے واپس لے جا کر الماری میں رکھ کر الماری بند کر دی۔

"اب میں جا رہا ہوں۔ تم اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ کر لو"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا تو ٹائیگر سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد رانا افضل ہوش میں آ گیا اور اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ وہ پولیس۔ اوہ۔ تم ٹائیگر۔ کیا مطلب"۔ رانا افضل نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھ سے الجھنے کی کوشش کی تھی رانا افضل اس لئے اب تم یہاں ہو اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ مجھے تو پولیس ہیڈ کوارٹر لے جا رہی تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے کسی بڑے آدمی کے ساتھ فراڈ کر

کے نقلی زیورات اسے دیئے ہیں۔ وہ بڑی شخصیت مجھ سے ملنا چاہتی تھی"...... رانا افضل نے کہا۔

"وہ بڑا آدمی میں ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ مگر۔ کیا مطلب"...... رانا افضل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم ذہنی طور پر سنبھل گئے ہو اس لئے اب بتاؤ کہ وہ جواہرات کہاں ہیں جو تم نے ڈکیتی کرا کر کرامت سوڈانی سے حاصل کئے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جواہرات۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں نے تو صرف ڈکیتی کے بارے میں سنا تھا"...... رانا افضل نے کہا۔

"اوکے۔ اب باتیں ختم"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور دیوار سے لٹکا ہوا ایک خاردار کوڑا اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور اس نے کوڑے کو ہوا میں چٹخانا شروع کر دیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جواہرات کے بارے میں بتا دو ورنہ میرا ہاتھ نہیں رکے گا"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بے حد سفاک آدمی ہو۔ یہ جواہرات میری کوٹھی میں میرے آفس کے خفیہ سیف میں موجود ہیں"...... رانا افضل نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں سے کون اٹھا کر یہاں لا سکتا ہے۔ بولو"...... ٹائیگر نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کو ایک بار پھر ہوا میں چٹخانا شروع کر دیا۔

"ہاؤس کیپر رانا اجمل"...... رانا افضل نے کہا۔

"کیا وہ ان جواہرات کے بارے میں جانتا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں ۔ وہ میرا عزیز ہے اور انتہائی بااعتماد آدمی ہے"...... رانا افضل نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے تمہاری رہائش کا"...... ٹائیگر نے کہا تو رانا افضل نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ یہ علیحدہ ڈائریکٹ نمبر تھا۔

"برائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں تہہ خانے سے ۔ میں رانا افضل سے اس کی رہائش گاہ پر فون کرا رہا ہوں تاکہ مطلوبہ جواہرات وہاں سے یہاں تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ تم کاؤنٹر پر اپنے

آدمی سے کہہ دو کہ جیسے ہی کوئی آدمی جس کا نام رانا اجمل ہے، کاؤنٹر پر اپنا نام لے تو وہ اسے تمہارے پاس پہنچا دیں ۔ تم نے اس سے وہ جواہرات کی تھیلی لے کر اسے واپس بھیج دینا ہے اور تم تھیلی سمیت یہاں تہہ خانے میں آ جانا تاکہ پہلے تصدیق کی جا سکے کہ یہ وہی جواہرات ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں کاؤنٹر پر کہہ دیتا ہوں"...... رابرٹ نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"سنو رانا افضل ۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو رانا اجمل کو فون کرو اور اسے کہو کہ وہ کرامت سوڈانی کے جواہرات کی تھیلی لے کر برائٹ کلب کے کاؤنٹر پر پہنچ جائے اور وہاں اپنا نام بتائے ۔ اسے مینجر رابرٹ تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہ تھیلی انہیں دیکر واپس چلا جائے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے اسے کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ تمہاری لاش گٹر میں بہتی نظر آئے گی"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہو گا۔ میں لعنت بھیجتا ہوں ان جواہرات پر جن کی وجہ سے مجھے یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے"...... رانا افضل نے کہا تو ٹائیگر نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کیے ۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور رانا افضل کے کان سے لگا دیا۔ رانا افضل نے ٹائیگر کی ہدایت کے مطابق رانا اجمل کو ہدایات دے دیں تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اسے اس تھیلی کا انتظار تھا۔

" کیا تم علی عمران کے خاص آدمی ہو"...... اچانک رانا افضل نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ناہید سوڈانی نے "...... رانا افضل نے جواب دیا تو ٹائیگر کے چہرے پر مزید حیرت ابھر آئی ۔

" ناہید سوڈانی نے بتایا تھا۔ کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک شرط پر سب کچھ بتا دیتا ہوں کہ تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے "...... رانا افضل نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ وعدہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو پھر سنو ۔ ناہید سوڈانی اچھے کردار کی لڑکی نہیں ہے۔ وہ انتہائی دل پھینک لڑکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی شاطر اور عیار ذہن کی مالکہ بھی ہے۔ انتہائی انا پسند اور مغرور لڑکی ہے۔ اس کی ملاقات کسی ہوٹل میں کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہنے والے علی عمران سے ہوئی تو وہ اسے بے حد پسند آیا۔ چنانچہ ناہید سوڈانی اس پر ریجھ گئی لیکن اس علی عمران نے اسے لفٹ نہ کرائی تو وہ اس کے پیچھے اس کے فلیٹ پر پہنچ گئی لیکن عمران کے باورچی نے اسے فلیٹ میں ہی نہ گھسنے دیا جس سے اس ناہید سوڈانی کی انا کو بے حد ٹھیس پہنچی۔ اس نے عمران سے انتقام لینے کا سوچا۔ اس نے

فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس عمران کو اپنے پیچھے لگا کر خوب جی بھر کر ذلیل کرے گی۔ چنانچہ وہ کسی ایسے آدمی سے ملی جو کالے جادو کا بہت بڑا عامل ہے۔ اس نے اسے بتایا کہ وہ ایک قیمتی ہیرے پر اسے پڑھ کر دے گا اور یہ قیمتی ہیرا اگر عمران اپنے پاس رکھ لے تو وہ لازماً ناہید سوڈانی کے پیچھے پاگل ہو جائے گا لیکن اس عامل نے اسے یہ بھی بتایا کہ ویسے اگر وہ اسے لے کر وہاں جائے گی تو عمران ہیرے کو ہاتھ بھی نہ لگائے گا۔ اس کے باپ کو واقعی ڈکیتی میں ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس سے جواہرات بھی چھین لئے گئے تھے ۔ یہ درست ہے کہ جواہرات میرے پاس پہنچ گئے تھے ۔ ناہید سوڈانی کو اس عامل نے بتایا کہ یہ سب کچھ ہوا ہے۔ چنانچہ ناہید سوڈانی مجھ سے ملی اور اس نے مجھے کہا کہ وہ اپنے باپ کی ہلاکت اور ان ہیروں کو بھول سکتی ہے اگر میں ایک ہیرے کو عمران کے فلیٹ پر پہنچانے میں اس کی مدد کروں۔ اس کے لئے جو ڈرامہ تیار کیا گیا اس کے مطابق ناہید سوڈانی تم سے ملی اور پھر اسفند علی جو اس کا خاص ساتھی ہے وہ تم سے ملا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ سب کچھ اس عامل کی وجہ سے ہوا۔ مجھے کہا گیا کہ جب ناہید سوڈانی، اسفند علی اور تم مجھ سے مل کر چلے جاؤ گے تو میں یہ تھیلی لے کر خود عمران کے فلیٹ پر پہنچ جاؤں اور انہیں ساری بات بتا کر کہوں کہ یہ تھیلی وہ آپ کے حوالے کر رہے ہیں اور یہ وعدہ کریں کہ آئندہ ٹائیگر ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ اس طرح یہ ہیرا عمران کے فلیٹ پر رہ جائے گا تو اس عامل

کو علم ہو جائے گا اور وہ جب اس پر کوئی منتر پڑھے گا تو عمران کی نیت اس ہیرے پر بدل جائے گی اور وہ اسے اپنے پاس رکھ لے گا اور باقی جواہرات تمہارے حوالے کر دے گا اور تم اسے ناہید سوڈانی تک پہنچا دو گے جبکہ عمران اس ہیرے کی وجہ سے ناہید کے پیچھے پاگل اور دیوانہ ہو جائے گا اور پھر ناہید سوڈانی اسے دھتکار کر اپنی انا کی تسکین کرے گی لیکن تمہارے جانے کے بعد میرے ایسے گاہک آ گئے جن کی وجہ سے میں مصروف ہو گیا۔ پھر پولیس آ گئی اور میں یہاں آ گیا۔ چونکہ اس عامل نے خود ہی تمہارا نام تجویز کیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ تم عمران کے خاص آدمی ہو اس لئے میں نے پوچھا تھا"...... رانا افضل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیرا کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس تھیلی کے اندر ہے۔ اس میں سے قرمزی رنگ جھلکتا ہے۔ یہ اس کی خاص نشانی ہے"...... رانا افضل نے کہا۔

"کیا تم احمق ہو یا بننے کی کوشش کر رہے ہو۔ یہ ساری بے سروپا کہانی مجھے سنانے کا کیا مقصد ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین نہ آئے تو بے شک یہ تھیلی لے جا کر اپنے آقا عمران کو دے آنا۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... رانا افضل نے کہا۔

"یہ عامل کون ہے جس نے یہ درمیانی کردار تم سے کرایا ہے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام بابا ظلماتی ہے۔ وہ کاٹھیا بازار کے آخر میں ایک بڑے سے مکان میں رہتا ہے"...... رانا افضل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سے بھی مل لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسی لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور رابرٹ اندر داخل ہوا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لو تھیلی"...... رابرٹ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک سیاہ رنگ کی تھیلی ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم نے چیک کیا ہے اسے"...... ٹائیگر نے تھیلی کو کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس میں پچیس ہیرے ہیں مختلف سائز کے"...... رابرٹ نے جواب دیا تو ٹائیگر نے تھیلی کو میز پر الٹ دیا۔ میز پر واقعی چھوٹے بڑے کافی تعداد میں ہیرے بکھر گئے اور پھر ان میں سے اسے ایک ہیرا ایسا بھی نظر آ گیا جس میں سے قرمزی رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اس نے وہ ہیرا اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھا اور پھر اسے تھیلی میں ڈال کر اس نے باقی ہیرے بھی اٹھا کر تھیلی میں ڈال دیئے۔

"میں نے اسے زندہ رکھنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے اسے بے ہوش کر کے باہر بھجوا دو اور پھر چاہے اسے فائنل آف کر دینا۔ میرا وعدہ پورا ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تمہارا وعدہ پورا ہو گا"...... رابرٹ نے

سید چراغ شاہ صاحب نے معاملات کو سنبھال لیا اور عمران اپنی اماں
بی کی وجہ سے بھیانک انجام سے دوچار ہونے سے بچ گیا۔ البتہ سید
چراغ شاہ صاحب نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ اس وقت تک
دارالحکومت میں رہے جب تک اسے کسی بھی طرف سے ایک آدمی
بابا ظلماتی کا ریفرنس نہ ملے۔ جب یہ ریفرنس اسے ملے تو وہ اس بابا
ظلماتی کو ٹریس کر کے اس سے ڈومنائی جادو کے بارے میں ایسی
معلومات حاصل کر سکتا ہے جو اس مشن میں اس کے کام آ سکتی ہیں۔
سید چراغ شاہ صاحب نے اسے جو مشن سونپا تھا وہ مساجد کے تحفظ کا
مشن تھا اور ظاہر ہے عمران اب اس مشن پر کام کرنے سے انکار کر
ہی نہیں سکتا تھا۔ بہرحال سید چراغ شاہ صاحب نے اسے بتایا تھا کہ
ڈومنائی جادو کے مکمل خاتمے کا تمام کام عمران نے خود کرنا ہے البتہ
سید چراغ شاہ صاحب نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ یہ بابا ظلماتی اسے
ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اگر عمران باوضو رہے گا تو وہ
اس پر براہ راست ہاتھ نہیں ڈال سکے گا اس لئے اسے بہرحال انتظار
کرنا ہو گا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران تب سے اس بابا ظلماتی کے
ریفرنس کے انتظار میں تھا لیکن چار پانچ روز گزر گئے تھے اور ایسا
کوئی ریفرنس اس کے سامنے نہ آیا تھا لیکن عمران کو یقین تھا کہ ایسا
ضرور ہو گا کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب غلط نہیں کہہ سکتے اس لئے وہ
بہرحال انتظار میں تھا۔ البتہ اس نے مستقل طور پر باوضو رہنا
شروع کر دیا تھا۔ جب بھی اس کا وضو قائم نہ رہتا وہ فوراً وضو کر لیتا

تھا۔ اس وقت سلیمان کسی کام سے کوٹھی گیا ہوا تھا اور عمران
کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے میکانکی انداز میں کہا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں آپ کے فلیٹ پر آ رہا ہوں ایک
ضروری بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کیا ضروری بات ہے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"میں خود آ کر بتانا چاہتا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔
"اوکے۔ آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً
بیس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے کتاب رکھی
اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"کون ہے"...... عمران نے عادتاً اونچی آواز میں پوچھا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
عمران نے دروازہ کھول دیا اور ٹائیگر سلام کر کے اندر داخل ہوا۔
"ارے کیا مطلب۔ خالی ہاتھ آ رہے ہو۔ میں نے تو سنا ہے کہ جو
کسی سے ملنے آتا ہے ساتھ کچھ نہ کچھ لے کر آتا ہے"...... عمران نے
دروازہ بند کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت کچھ لے کر آیا ہوں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"دو چار بھنبھوڑی ہوئی ہڈیاں لے آئے ہو گے اور ٹائیگر کیا لا سکتا
ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر ہنس پڑا۔
"بیٹھو اور بتاؤ کیا ضروری کام پڑ گیا ہے تمہیں"...... عمران نے
سٹنگ روم میں پہنچ کر کہا۔
"پہلے آپ میری بات تفصیل سے سن لیں"...... ٹائیگر نے کہا
اور پھر اس نے ناہید سوڈانی کی ہوٹل میں آمد سے لے کر رانا افضل
کے کلب میں ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔ عمران ہونٹ بھینچے
خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر بیزاری کے تاثرات ابھر آئے
تھے لیکن جیسے ہی ٹائیگر نے بابا ظلماتی کا نام لیا عمران بے اختیار
چونک پڑا۔
"اوہ۔ اوہ۔ تم نے معلوم کر لیا کہ یہ بابا ظلماتی کہاں رہتا
ہے"...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ اس رانا افضل نے بتایا ہے کہ کاٹھیا بازار کے آخری
سرے پر اس کا بڑا مکان ہے لیکن آپ یہ نام سن کر کیوں چونکے ہیں
کیا آپ اسے پہلے سے جانتے ہیں"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"صرف نام کی حد تک جانتا ہوں لیکن اس کا پتہ مجھے کہیں سے نہ
مل رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔ اب اس کے چہرے پر سے

بیزاری کے تمام تاثرات غائب ہو چکے تھے۔
"میں یہ تھیلی لے آیا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ قرمزی
شعاعیں پیدا کرنے والا ہیرا آپ کو دکھاؤں"...... ٹائیگر نے کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تو تمہارا خیال ہے کہ اس ہیرے کو دیکھتے ہی میں مس ناہید
سوڈانی کے پیچھے پاگل ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔
"بابا ظلماتی کا تو یہی دعویٰ ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تھیلی نکالی
اور اسے کھول کر اس نے سامنے رکھی ہوئی میز پر الٹ دیا۔
"واقعی بے حد قیمتی ہیرے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے وہ ہیرا اٹھایا جس میں سے قرمزی رنگ کی شعاعیں
نکل رہی تھیں۔ عمران اس ہیرے کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتا رہا
پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔
"ایک منٹ۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا
اور تیزی سی چلتا ہوا وہ سٹنگ روم سے نکل کر سپیشل روم میں آ گیا۔
اس نے الماری سے ایک مشین نکالی اور اس کا شو پلگ میں لگا کر
اس نے اسے آن کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہیرے کو اس نے
اس مشین کا ایک خانہ کھول کر اس میں ڈالا اور پھر خانہ بند کر کے
اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند
لمحوں بعد مشین کے اوپر والے حصے پر موجود بڑی سی سکرین ایک

جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر پھیلا ہوا ایک منظر ابھر آیا اور عمران اس منظر کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس منظر میں ایک ٹیڑھا میڑھا سا درخت نظر آ رہا تھا۔ اس درخت کے نیچے ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے نچلے جسم پر صرف ایک کپڑا تھا اور باقی جسم عریاں تھا۔ اس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں اور اس آدمی کے سامنے ایک دوسرا آدمی دوزانو بیٹھا ہوا تھا۔ یہ آدمی عجیب الخلقت تھا۔ اس کا چہرہ بندر جیسا تھا اور نچلا جسم انسانوں جیسا تھا۔ عمران غور سے اس منظر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین کے بٹن آف کر دیئے اور جب سکرین آف ہو گئی تو اس نے خانہ کھول کر اس میں سے وہ ہیرا نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے سپیشل فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"خاقانی صاحب سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ یہ نمبر عمران کو سید چراغ شاہ صاحب نے بتایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ جیسے ہی بابا ظلماتی کا ریفرنس اسے ملے وہ خاقانی صاحب سے بات کر سکتا ہے۔ وہ اس کی مناسب رہنمائی کر دیں گے۔ چنانچہ عمران نے بابا ظلماتی کے ریفرنس سے پہلے ہی خاقانی صاحب سے فون پر بات کی تو انہوں نے

یہ کہہ کر بات کرنے سے انکار کر دیا کہ ابھی تو بات کرنے کا وقت نہیں آیا لیکن اب چونکہ بابا ظلماتی کا ریفرنس ٹائیگر کی زبانی مل چکا تھا اور پھر حیرت انگیز منظر رکھنے والا ہیرا بھی اس کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر خاقانی صاحب کو فون کیا تھا۔ خاقانی صاحب کے بارے میں اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ وہ محکمہ تعمیرات میں کسی اعلیٰ عہدے پر ملازم تھے اور خاندانی طور پر بڑے زمیندار بھی تھے۔ پھر ملازمت کے دوران ہی ان کی کسی ایسے آدمی سے ملاقات ہو گئی جس کا تعلق روحانیت سے تھا اور خاقانی صاحب نے ملازمت چھوڑ دی اور ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ ان کا وہ آدمی جسے وہ مرشد کہتے تھے سیلانی مزاج کے مالک تھے اس لئے وہ پوری دنیا میں گھومتے پھرتے رہتے تھے اور خاقانی صاحب نے بھی ایسا ہی معمول بنا لیا۔ پھر ان کے مرشد وفات پا گئے لیکن خاقانی صاحب نے اپنی سیاحت بند نہ کی۔ گو وہ اب کافی بوڑھے ہو چکے تھے لیکن اب بھی ان کی سیاحت جاری تھی۔ وہ بہت کم وقت پاکیشیا میں گزارتے تھے۔ انہوں نے شادی تو کی لیکن ان کے ہاں کوئی بچہ نہ ہوا اور بیوی ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کے بعد خاقانی صاحب نے دوبارہ شادی ہی نہ کی۔ یہاں لالہ زار کالونی میں ان کا ذاتی مکان تھا۔ یہاں وہ ایک آدھ مہینہ گزارتے اور پھر کسی نہ کسی ملک کی سیاحت کے لئے نکل جاتے لیکن ان کی سیاحت دوسرے سیاحوں سے اس لحاظ سے بالکل مختلف تھی کہ عام سیاح بڑے بڑے شہروں میں جاتے تھے

یا آثار قدیمہ یا مشہور جگہوں کی سیاحت کرتے تھے جبکہ خاقانی صاحب کی سیاحت اس ملک کی ویرانوں اور جنگلوں میں ہوتی تھی۔ چونکہ ان کا نام سید چراغ شاہ صاحب نے تجویز کیا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ خاقانی صاحب اس کے لئے واقعی اچھے رہنما ثابت ہو سکیں گے۔

"خاقانی بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک خاصی بھاری آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے عادت کے مطابق ڈگریوں سمیت اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کس سن میں تم نے ڈی ایس سی کی ڈگری حاصل کی تھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے"..... دوسری طرف سے اسی طرح بھاری آواز میں کہا گیا۔

"کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ میں اس سال کے ریکارڈ میں چیک کر سکوں کہ کیا واقعی آکسفورڈ نے تمہیں ڈگری دی ہے یا نہیں۔ اگر واقعی دی ہے تو پھر آکسفورڈ یونیورسٹی کے بارے میں مجھے نئے سرے سے سوچنا پڑے گا"..... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا گیا۔

"آپ بے شک نئے سرے سے سوچتے رہیں۔ مجھے کیا اعتراض ہو

سکتا ہے۔ البتہ آپ کو اس کے لئے دوبارہ شادی کرنا پڑے گی"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحے خاموشی رہی۔ شاید خاقانی صاحب عمران کی بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے اور پھر چند لمحوں بعد وہ بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری بات کا مطلب میں سمجھ گیا ہوں لیکن اس عمر میں چونکہ میں دوبارہ شادی نہیں کر سکتا اس لئے میں تمہاری ڈگری کو ہی تسلیم کر لیتا ہوں"..... خاقانی صاحب نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس بار وہ سمجھ گیا تھا کہ خاقانی صاحب خاصے ذہین آدمی ہیں ورنہ شاید عام سطح کا آدمی نئے سرے کے ڈانڈے دوبارہ جوان ہونے سے نہ جوڑ سکتا تھا۔

"تو ایک بار پھر دوہراؤں ڈگریاں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ تم ایسا کرو کہ وہ ہیرا لے کر میرے پاس آ جاؤ۔ میں تمہارا منتظر ہوں"..... دوسری طرف سے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بغیر کسی قسم کی حیرت کا اظہار کئے رسیور رکھ دیا۔ ہیرا اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور سپیشل روم سے نکل کر دوبارہ سٹنگ روم میں آ گیا جہاں ٹائیگر ابھی تک موجود تھا۔

"یہ ہیرے اٹھاؤ اور میرے ساتھ آؤ"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور میز پر موجود ہیرے اکٹھے کر کے اس نے تھیلی میں ڈالے اور پھر عمران کے ساتھ ہی وہ فلیٹ سے

باہر آگیا۔ باہر اس کی کار موجود تھی اس لئے عمران اپنی کار گیراج سے نکالنے کی بجائے اس کی کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" لالہ زار کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بیس میں خاقانی صاحب رہتے ہیں وہاں چلنا ہے "...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

" یہ کون صاحب ہیں باس "...... ٹائیگر نے خاقانی صاحب کے بارے میں پوچھا تو عمران نے اسے ان کے بارے میں جو کچھ وہ جانتا تھا بتا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کا ریفرنس سید چراغ شاہ صاحب نے دیا تھا۔

" اگر سید چراغ شاہ صاحب نے ان کا ریفرنس دیا ہے تو پھر تو واقعی وہ روحانیت میں اونچا مقام رکھتے ہوں گے "...... ٹائیگر نے کہا۔

" کیا کہا جا سکتا ہے "...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

" باس ۔ اس ہیرے میں کیا کوئی خصوصیت ہے جو آپ اسے چیک کرنے سپیشل روم میں گئے تھے "...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں "...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔ اس تفصیل کو سنتے ہی ٹائیگر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ ۔ میں نے تو اپنے طور پر اسے بہت غور سے دیکھا تھا لیکن مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ بس قرمزی رنگ کی شعاعیں نکلتی ہوئی نظر آئی تھیں "...... ٹائیگر نے کہا۔

" خصوصی مشین کی وجہ سے یہ چیکنگ ہوئی ہے ورنہ عام نظروں سے واقعی کچھ نظر نہیں آتا "...... عمران نے کہا اور پھر وہ اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے لالہ زار کالونی پہنچ گئے ۔ کوٹھی نمبر ایک سو بیس خاصی پرانی طرز کی بنی ہوئی تھی اس لئے بظاہر وہ کھنڈر سی نظر آ رہی تھی ۔ اس کو شاید ایک بار بنائے جانے کے بعد دوبارہ اس کی دیکھ بھال ہی نہیں کی گئی تھی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ ٹائیگر نے کار پھاٹک کے سامنے روکی اور پھر ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک بوڑھا آدمی باہر آگیا۔

" میرا نام علی عمران ہے ۔ خاقانی صاحب نے مجھے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے "...... عمران نے کھڑکی سے سر نکال کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جی اچھا ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں "...... اس آدمی نے کہا اور واپس چھوٹے پھاٹک کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی ۔ ٹائیگر نے اپنی کار اس کار کے پیچھے روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے ۔ ملازم بھی پھاٹک بند کر کے واپس آگیا اور پھر انہیں ڈرائنگ روم میں لا کر بٹھا دیا گیا۔ گو فرنیچر تو پرانے ڈیزائن کا تھا

لیکن اس کی صفائی بہت اچھے انداز میں کی گئی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی داڑھی تھی اور سر تقریباً گنجا تھا۔ البتہ سر کی دونوں سائیڈوں پر اور عقبی طرف سفید رنگ کے لمبے لمبے بال تھے جو اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے شلوار قمیض کے اوپر سیاہ رنگ کی واسکٹ سی پہنی ہوئی تھی جس کی ایک بیرونی جیب پر سفید دھاگے سے باقاعدہ اللہ اکبر کے الفاظ کڑھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں پر سنہری رنگ کے نفیس فریم کی عینک تھی جس کے شیشے خاصے موٹے تھے اور یہ عینک اس کی لمبی سی ناک کے تقریباً سرے پر ٹکی ہوئی تھی۔ عمران پہلی بار اس سے مل رہا تھا جبکہ پہلے اس کی ملاقات صرف فون تک محدود رہی تھی۔ خاقانی صاحب کے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو۔ میرا نام خاقانی ہے"...... سلام دعا کے بعد آنے والے نے بھاری لہجے میں کہا اور پھر بغیر مصافحہ کئے وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی ہے ٹائیگر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی وہ ڈگریاں نہیں دوہرائیں"...... خاقانی صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو نئے سرے سے سوچنے کی زحمت سے بچانا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو خاقانی صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کہاں ہے وہ ہیرا۔ مجھے دو"...... خاقانی صاحب نے کہا تو عمران نے جیب سے وہ ہیرا نکال کر خاقانی صاحب کو دے دیا۔ انہوں نے اسے انگلیوں میں پکڑ کر بلب کی طرف کر کے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے لئے باقاعدہ پھندہ تیار کر لیا گیا ہے"...... چند لمحوں بعد خاقانی صاحب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر ہیرا واپس میز پر رکھ دیا۔

"آپ تفصیل سے بتائیں جناب کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب نے مجھے کہا تھا کہ جب بابا ظلماتی کا ریفرنس مجھے ملے تو میں آپ سے رابطہ کروں۔ آپ میری رہنمائی کریں گے۔ اب ٹائیگر کے ذریعے یہ ہیرا بھی مجھ تک پہنچا ہے اور بابا ظلماتی کا ریفرنس بھی۔ ہیرے کو میں نے ایک خصوصی مشین سے چیک کیا ہے۔ اس میں بڑا عجیب سا منظر موجود ہے۔ ایک"...... عمران نے منظر کے بارے میں بتانا شروع کیا ہی تھا کہ خاقانی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ آدمی جو آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے اس کا نام پنڈت آتما رام ہے۔ یہ شیلانگ کے الکھ مندر کا پجاری ہے۔ کالے جادو کی بے شمار طاقتوں کی مالک ہے

اور ساتھ ساتھ لاکھوں سال پرانے ڈومنائی جادو کا بھی اس دنیا میں
واحد عامل ہے۔ کافرستان کے وزیراعظم نے اس کے ذمے خصوص
تمہارا اور عموماً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا کام لگایا ہے۔ اس
کی طاقتوں نے اچانک حملہ کر کے تم سب کو اغوا کر کے شیلانگ
کے ایک پہاڑی علاقے باشوکا میں ایسی غاروں میں قید کر دیا جہاں
سے تم نکل نہ سکتے تھے لیکن سید چراغ شاہ صاحب نے کوشش ک
اور تمہیں وہاں سے نکال لیا گیا جس پر پنڈت آتما رام بے حد
برافروختہ ہوا اور پھر اس نے ایسی کالی طاقتوں سے مشورہ کیا جو بہت
کچھ جانتی ہیں۔ انہوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ڈومنائی جادو کو زندہ
کرے تو اس نے ایک ہزار انسانوں کی بھینٹ دے کر ڈومنائی جادو
کو زندہ کیا اور باشوکا کے علاقے میں اس کا معبد بنایا اور اب وہ اس
معبد میں رہ رہا ہے۔ ڈومنائی جادو زندہ ہونے سے بہت سی ایسی
شیطانی طاقتیں اسے مل گئی ہیں جو بے حد خطرناک ہیں۔ اس نے
ایک طاقت ہے روشاگی۔ یہ ڈومنائی جادو کی انتہائی خطرناک طاقت
ہے۔ اس نے بھاری بھینٹ بھی لے لی ہے اور اب یہ تمہیں ختم
کرنے کے لئے بے چین ہے لیکن دارالحکومت کے گرد سید چراغ شاہ
صاحب نے ایسا حصار قائم کر دیا ہے کہ جسے یہ طاقت کسی صورت
بھی کراس نہیں کر سکتی۔ چنانچہ اس نے ایک اور کھیل کھیلا اور اس
کھیل کے مطابق یہ ہیرا تمہارے پاس پہنچایا گیا اور بابا ظلماتی کا نام
بھی تم تک پہنچ گیا۔ بابا ظلماتی کالے جادو کا عامل ہے اور اس کا کالے

جادو میں خاصا اونچا نام ہے۔ تم یہ ہیرا لے کر جب بابا ظلماتی کے
پاس پہنچتے تو چونکہ یہ ہیرا تمہارے پاس رہ چکا تھا اس لئے بابا ظلماتی
تم پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتا۔ چونکہ سید چراغ شاہ صاحب نے
حصار صرف سات یوم کا کیا تھا اس لئے کل یہ حصار ختم ہو جائے گا
اور اس کے بعد بابا ظلماتی تمہیں انتہائی آسانی سے شیلانگ پہنچا دیتا
جہاں تمہیں ہلاک کر دیا جاتا"...... خاقانی صاحب نے تفصیل سے
بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سید چراغ شاہ صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں بتا
دوں کہ اگر تم ڈومنائی جادو کے خاتمے کا مشن مکمل کرنا چاہتے ہو تو
تمہاری رہنمائی کر دی جائے اور اگر نہیں کرنا چاہتے تو تمہیں
تمہارے حال پر چھوڑ دیا جائے اس لئے اب یہ بات تم نے بتانی ہے
کہ تم کیا چاہتے ہو"...... خاقانی صاحب نے کہا۔

"میں یہ مشن ہر صورت میں مکمل کروں گا کیونکہ اب مجھے یقین
ہو گیا ہے کہ ڈومنائی جادو کا اصل مشن مساجد کی ویرانی ہے۔ پہلے تو
ڈومنائی جادو زندہ نہ تھا اس لئے عام سا جادو تھا لیکن اب یہ زندہ ہو
کر بے حد طاقتور ہو چکا ہے اور اس جادو کے ذریعے عبادت گاہوں کو
ویران کیا جا سکتا ہے اور جادو کا اصل کام ہی اپنے مخالفین کی عبادت
گاہوں کو اس حد تک ویران کرنا ہے کہ وہ مکمل طور پر تباہ ہو
جائیں۔ میری حد تک تو عام سا مسئلہ ہے کیونکہ یہ کام پنڈت آتما رام

صرف وزیراعظم کافرستان کی وجہ سے کرنا چاہتا ہے لیکن ڈومنائی جادو
کو زندہ کرنے کا اصل مقصد ہی پاکیشیا، کافرستان اور اس کے بعد
پوری دنیا کی مساجد کی ویرانی اور شہادت ہے۔ پہلے مجھے ڈومنائی جادو
کی اس طاقت کا علم نہ تھا اور میں صرف اپنی ذات کے تحفظ کے لئے
اس سے لڑنا نہ چاہتا تھا کیونکہ میرا ایمان ہے کہ اول تو کوئی آدمی
اس دنیا میں ناگزیر نہیں ہے اور ہر آدمی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے
اور پھر موت اور زندگی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور جب
تک اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہو گا تب تک ڈومنائی جادو تو کیا تمام
سطحوں کے جادو بھی مل کر مجھے ہلاک نہیں کر سکتے اور جب اللہ تعالیٰ
کو منظور ہو گا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت میری موت کو روک نہیں
سکے گی اس لئے میں اس پر کام نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اب جبکہ اصل
صورت حال سامنے آئی ہے تو اب میں نے اس کا ہر صورت میں خاتمہ
کرنا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے
کہا۔

"مجھے انتہائی خوشی ہے کہ تم نے اعلیٰ وارفع مقصد پر کام کرنے کا
فیصلہ کر لیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صلاحیتوں کو
مزید جلا بخشے اور تم اس انتہائی خطرناک مشن میں کامیاب رہو۔"
خاقانی صاحب نے کہا۔

"آپ نے اسے کن معنوں میں خطرناک کہا ہے"...... عمران
نے کہا۔

"ڈومنائی جادو بنیادی طور پر خبیث روحوں کا جادو ہے۔ اس جادو
کی عام طاقتیں، ماشورے ہیں جو خبیث اور بدبخت روحیں انسانی
جسموں کو حاصل کر لیتی ہیں اور وہ ماشورے بن جاتی ہیں لیکن یہ
انتہائی کم تر سطح کی طاقتیں ہیں۔ ڈومنائی جادو کی بڑی طاقتیں لاکھوں
سال پہلے زمین کی تہوں میں قید کر دی گئی تھیں اور یہ کام اس دور
کے ایک بہت بڑے روحانی بزرگ نے کیا تھا لیکن اب پنڈت آتما
رام نے ایک ہزار انسانوں کی بھینٹ دے کر دوبارہ اس جادو کو
زندہ کر دیا ہے تو یہ تمام طاقتیں بھی زمین کی تہوں سے باہر آ گئی ہیں
اور روشاگی بھی ان میں شامل ہے۔ ان طاقتوں کی تین سطحیں ہیں۔
پہلی سطح میں ایسی طاقتیں ہیں جو براہ راست شیطان سے متعلق ہیں
لیکن ڈومنائی جادو کے تحت کام کرتی ہیں اور انہیں ڈومنائی جادو کی
رو سے سمورانی طاقتیں کہا جاتا ہے۔ یہ انتہا درجے کی شیطانی طاقتیں
ہیں اور ان کی نمائندگی بندروں کی شکل میں ہوتی تھی۔ یہ طاقتیں
انسانی روپ کی بجائے ان بندروں کے روپ میں ظاہر ہو سکتی ہیں۔
بندروں کی اس نسل کو سمورانی کہا جاتا تھا اس لئے ان طاقتوں کو
بھی سمورانی کہا جاتا ہے۔ اس ہیرے کے اندر تم نے جو بندر کے
چہرے والا آدمی دیکھا ہے یہ سمورانی ہے۔ یہ سمورانی طاقت جس
عمارت کو چاہے ویران کر سکتی ہے۔ یہ صرف وہاں آنا جانا شروع کر
دیتی ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو طبعی طور پر اس جگہ جانے سے
خوف آنے لگتا ہے اس لئے انسان وہاں جانا بغیر کسی وجہ کے چھوڑ

دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ یہ عمارت چاہے یہ کوئی بھی ہو ویران ہو جاتی ہے۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ انتہائی مقدس مقام ہے اور یہاں پاکیزگی اور صفائی کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے اس لئے سمورانی مساجد کے اندر نہیں جا سکتے لیکن ان مساجد سے متعلق کسی بھی آدمی چاہے وہ مسجد کا متولی ہو، امام ہو یا وہاں کی صفائی کرنے والا ہو اس پر اپنا اثر ڈالتی ہیں اور مسجد کے مخصوص احاطے کی بجائے امام مسجد کے حجرے، مکان، غسل خانوں، طہارت خانوں یا کم از کم وہ جگہ جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں وہاں یہ اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ نمازیوں کی تعداد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر ختم ہو جاتی ہے اور یہ مسجدیں ویران ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی مسائل پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔ نمازیوں کے درمیان لڑائی اور اس جیسے بے شمار مسائل مسلسل ہوتے ہیں جس سے مسجد ویران ہو جاتی ہے اور آخر کار اسے شہید کر دیا جاتا ہے۔ دوسری سطح کی طاقتیں پلید روحوں کی شکل میں ہیں۔ ان کی تعداد لاکھوں میں ہو سکتی ہے۔ یہ پلید روحیں انسانوں کی ذہنی کمزوریوں پر اثر ڈالتی ہیں اور اس کے نتیجے میں اچھا خاصا سمجھ دار انسان وسوسوں کے گرداب میں پھنس جاتا ہے۔ یہ طاقتیں ان وسوسوں کو پختہ یقین میں بدل دیتی ہیں اور اس طرح وہ شخص صراط مستقیم سے بھٹک کر غلط راہوں پر چل نکلتا ہے۔ ان طاقتوں کو ڈومنائی جادو میں سومائی طاقتیں کہا جاتا ہے۔ یہ عام انسانوں کے روپ میں بھی ظاہر ہو سکتی

ہیں۔ عورتوں کے بھی اور مردوں کے بھی لیکن ان میں ایک کمزوری ہے کہ یہ زیادہ دیر تک اس روپ میں نہیں رہ سکتیں۔ زیادہ سے زیادہ چار پانچ گھنٹوں بعد انہیں بہرحال اس روپ کو چھوڑنا ہوتا ہے۔ ان کی ایک خاص نشانی بھی ہے۔ وہ یہ کہ یہ بظاہر عام لوگوں کے روپ میں ہوتی ہیں لیکن ان کی آنکھوں میں موجود سیاہ پتلیاں زیادہ بڑی ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان کی آنکھوں میں سفیدی کم اور سیاہی زیادہ ہوتی ہے اور تیسری سطح وہی ماشورے ہیں۔ ان کے چہرے مدقوق نظر آتے ہیں اور آنکھیں بے نور اور دھنسی ہوئی سی"...... خاقانی صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ اس جادو کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"خاتمے کے لئے اس پنڈت آتما رام کا خاتمہ اور اس معبد کو تباہ کرنا ہو گا لیکن اس معبد کے گرد تو کیا اس پورے علاقے کے گرد ڈومنائی جادو کی طاقتیں پھیلی ہوئی ہوں گی اور ایک بار تم یا تمہارے ساتھی ان کے ہاتھ لگ گئے تو پھر وہ کچھ بھی تمہارے ساتھ ہو سکتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"...... خاقانی صاحب نے کہا۔

"ان سے تحفظ کا کیا طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہی جو عام شیطانی طاقتوں سے تحفظ کا ہوتا ہے"...... خاقانی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذمے ہمارے رہنمائی لگائی گئی تھی تو جو کچھ آپ نے بتایا ہے بس یہی کچھ آپ کے ذمے تھا یا کچھ اور بھی آپ کے ذمے ہے"...... عمران نے کہا تو خاقانی صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میرے ذمے بس یہی تھا کہ یہ بنیادی باتیں تم تک پہنچا دی جائیں۔ سید چراغ شاہ صاحب کو یقین ہے کہ تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ہر حالت میں تحفظ کر سکتے ہو اور تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں جن کے مقابل یہ طاقتیں لازماً شکست کھا جائیں گی لیکن اگر تم نے غفلت، سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا تو پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... خاقانی صاحب نے جواب دیا۔

"اگر ہم ٹیم کی صورت میں شیلانگ پہنچ جائیں اور اس پنڈت آتما رام اور اس کے معبد کا خاتمہ کر دیں تو کیا ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تب"...... خاقانی صاحب نے گول مول سا جواب دیا۔

"ہمارے لئے تو یہ بہت معمولی سی بات ہے۔ ہم چونکہ شیطانی طاقتوں سے تحفظ کا سامان مکمل کر کے وہاں جائیں گے اس لئے وہ ہمارے مقابل آ ہی نہیں سکتیں اور یہ پنڈت آتما رام بہرحال انسان ہے۔ مشین پسٹل کی گولیاں ایک لمحے میں اس کا خاتمہ کر دیں گی اور پھر ایک میزائل اس معبد کی تباہی کے لئے کافی ہے"۔ عمران نے

کہا۔

"تمہیں وہاں قدم قدم پر شیطانی طاقتوں کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اب یہ تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح ان شیطانی قوتوں کا مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ شیطانی طاقتوں کو یہ علم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی مسلمان ہیں۔ لامحالہ تم اور تمہارے ساتھی روحانی طور پر اپنا تحفظ کر کے ہی وہاں جائیں گے"۔ خاقانی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی مزاحمت۔ کوئی مثال دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ جس طرح تم نے ہر ممکن کوشش کرنی ہے اسی طرح شیطانی طاقتوں نے بھی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ وہ کسی بھی روپ میں تمہارے سامنے آ سکتی ہیں۔ تم پر قابو پانے کے لئے کوئی بھی حربہ اختیار کر سکتی ہیں اور ایک لمحے کے لئے بھی اگر تم ڈگمگا گئے تو پھر تمہیں تحت الثریٰ میں گرنے سے کوئی نہیں روک سکے گا"...... خاقانی صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہیرے کا اب کیا کرنا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تم اسے لے کر بابا ظلماتی سے ملو۔ پھر دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔ باقی کام تم نے اپنی ذہانت سے کرنا ہے"...... خاقانی صاحب نے جواب دیا۔

"کیا اس بابا ظلماتی سے ملنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ تم اس ہیرے کو ہاتھ لگا چکے ہو اس لئے اب بابا ظلماتی کو راستے سے ہٹائے بغیر تم کسی صورت آگے نہیں بڑھ سکتے"۔ خاقانی صاحب نے کہا۔

"راستے سے ہٹانے کے الفاظ سے آپ کا کیا مطلب ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جو تم سمجھ لو۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمہارے مشن میں وہ مزاحمت نہ کرے"...... خاقانی صاحب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر رکھا ہوا ہیرا اٹھا کر جیب میں ڈال لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی خاقانی صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جو کچھ میں کر سکتا تھا وہ میں نے کر دیا عمران بیٹے۔ لیکن بس اتنی بات میں اور کروں گا کہ ڈومنائی جادو کو آسان نہ سمجھنا۔ یہ دنیا کا خطرناک ترین جادو ہے۔ جب اس جادو کا دور ہوتا تھا تو اس نے لاکھوں بستیاں غیر آباد کر دی تھیں۔ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ہر طرح سے خیال رکھنا اور اہم ترین بات یہ کہ ڈومنائی جادو کی کاٹ کے لئے مقدس کلام کے ساتھ ساتھ تمہیں عنبر کی خوشبو کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا ہے کیونکہ عنبر کی خوشبو سے پلید اور خبیث روحیں اس طرح بھاگتی ہیں جیسے کوا غلیل سے"...... خاقانی صاحب نے کہا۔

"اوہ۔ یہ آپ نے اہم بات بتائی ہے۔ البتہ آپ مزید یہ بتا دیں کہ ان پلید روحوں کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جنوں کو تو آگ میں ڈال کر فنا کیا جا سکتا ہے، انسانوں کو ہلاک کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے لیکن روحوں کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"روحیں نہ ختم ہوتی ہیں اور نہ ہی فنا۔ نیک روحیں تو عالم ارواح میں پہنچ جاتی ہیں لیکن خبیث اور بدروحوں کے مقدر میں قیامت تک اس دنیا میں بھٹکنا لکھ دیا گیا ہے۔ البتہ ان کو اس کرہ ارض پر قید کیا جا سکتا ہے جس طرح انسان کو قید خانے میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس طرح ان خبیث اور پلید روحوں کو زمین کی اس تہہ میں قید کیا جاتا ہے جہاں چونے کے پتھر کی کثرت ہوتی ہے وہاں سے یہ باہر نہیں آ سکتیں۔ صدیوں پہلے جس روحانی بزرگ نے ڈومنائی جادو کا خاتمہ کیا اور اس کی طاقتوں کو مقید کیا وہ اس طرح ہوا کہ انہوں نے اپنے اعلیٰ روحانی تقویٰ سے ان تمام طاقتوں کو زمین کی گہرائیوں میں قید کر دیا جہاں سے اب یہ پنڈت آتما رام کی وجہ سے آزاد ہوئی ہیں"...... خاقانی صاحب نے جواب دیا۔

"لیکن ہم یہ کام کیسے کر سکتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ اب یہ بات چل پڑی ہے تو اس سلسلے میں وضاحت ضروری ہے"...... خاقانی صاحب نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں دوبارہ بیٹھ گئے۔

"شیلانگ کا پہاڑی علاقہ اور خاص طور پر باشوکا کے پہاڑی علاقے کے نیچے چونے کے پتھروں کی کثرت ہے۔ باشوکا میں ایک قدیم کنواں موجود ہے جسے وہاں کے لوگ شیطانی کنواں کہتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ اس کنوئیں میں شیطانی طاقتیں رہتی ہیں جبکہ اس کی اصلیت یہ ہے کہ اس کنوئیں کی انتہائی عمیق میں نظر نہ آنے والی تہہ میں پانی نہیں ہے بلکہ چونے کے پتھروں کی کثرت ہے جس میں سے سفید رنگ کا دھواں کنوئیں سے باہر نکلتا رہتا ہے۔ اگر کسی ڈومنائی جادو کی طاقت کو اس کنوئیں میں اتار دیا جائے یا اتر جانے پر مجبور کر دیا جائے تو یہ طاقت دوبارہ باہر نہیں آسکتی"...... خاقانی صاحب نے کہا۔

"لیکن ایسا کیسے کیا جائے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو تم نے سوچنی ہے"...... خاقانی صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آپ نے ہماری واقعی رہنمائی کی ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں اور ہمارے حق میں دعا کریں"...... عمران نے دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا۔ عمران کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی ایک بار پھر اٹھ کھڑا ہوا اور پھر خاقانی صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ خاقانی صاحب انہیں پورچ تک چھوڑنے آئے۔ عمران اور ٹائیگر کار میں سوار ہو کر اس کوٹھی سے باہر آگئے۔

"تم مجھے فلیٹ پر ڈراپ کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"کیا آپ نے بابا ظلماتی سے نہیں ملنا"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"مل لوں گا۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ نہ بابا ظلماتی کہیں بھاگا جا رہا ہے اور نہ میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب ان باقی ہیروں کا کیا کرنا ہے۔ کیا یہ ناہید سوڈانی کو واپس کر دوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہ ہیرا بھی اسے دے دو۔ البتہ اسے بتا دینا کہ تم یہ ہیرا مجھے دکھا چکے ہو۔ یہ انتہائی پیچیدہ اور طویل ڈرامہ تمہارے ساتھ اس لئے کھیلا گیا ہے کہ یہ ہیرا مجھ تک پہنچا دیا جائے۔ اگر تم یہ تھیلی براہ راست ناہید سوڈانی تک پہنچا دیتے تو لامحالہ وہ اسے لے کر میرے پاس کسی نہ کسی بہانے پہنچ جاتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہیرا نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"تو کیا یہ ناہید سوڈانی اور اسفند علی شیطانی طاقتیں ہیں"۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ انہیں صرف استعمال کیا گیا ہے اور یہ کام بابا ظلماتی کا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ آپ ایک مہربانی کریں کہ اس مشن پر مجھے بھی ساتھ لے جائیں اور اس بابا ظلماتی کے پاس بھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

" بابا ظلماتی کے پاس تو نہیں کیونکہ اس کے پاس میں جوزف اور
جوانا کے ساتھ جاؤں گا ۔ البتہ وعدہ رہا کہ مشن پر تمہیں ساتھ رکھا
جائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ایک وسیع و عریض قبرستان کے اندر دو ٹوٹی پھوٹی قبروں کے
درمیان سیاہ رنگ کی چادر بچھائے ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا
ہوا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر سیاہ رنگ کا چوغہ تھا جس کے نیچے بھی
اس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس آدمی کے سر پر سیاہ رنگ
کے بال تھے جو اس نے اپنی پشت پر اس طرح باندھے ہوئے تھے
جیسے عورتیں جوڑا باندھتی ہیں۔ اس کا چہرہ آم کی سوکھی گٹھلی کی
طرح تھا البتہ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے سامنے
چادر کے اوپر ایک سیاہ رنگ کی کسی دھات کی بنی ہوئی اینٹ پڑی
ہوئی تھی جس پر ایک چھوٹا سا مٹی کا چراغ جل رہا تھا جس کی مدھم
سی روشنی جھلملا رہی تھی۔ آسمان پر سیاہ بادل تھے اور رات کافی
گہری ہو چکی تھی اس لئے ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ یہ آدمی
بابا ظلماتی تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور یہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ

رہا تھا کہ اچانک قریب سے ہی کسی کی عجیب سی چیخ سنائی دی۔ ایسی چیخ جیسے کوئی آدمی انتہائی خوف کے عالم میں چیختا ہے اور چیخ سنتے ہی بابا ظلماتی نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اندھیرے میں سے ایک مجہول سا آدمی آتا ہوا چراغ کی روشنی میں نظر آنے لگا۔ اس کے جسم پر چیتھڑے نما لباس تھا۔ اس کے بال کافی بڑھے ہوئے تھے اور وہ اس طرح لڑکھڑاتا ہوا آ رہا تھا جیسے نشے میں ہو۔ اس کی آنکھیں بھاری اور سوجھی ہوئی تھیں اور اس کے بال اس کے کاندھوں تک بڑھے ہوئے تھے۔ وہ بابا ظلماتی کے سامنے آکر عجیب سے انداز میں بیٹھ گیا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ جوڑے اور انہیں ماتھے پر رکھ کر وہ وہیں بیٹھے بیٹھے اس طرح جھک گیا جیسے بابا ظلماتی کو سلام کر رہا ہو۔

"آ گئے ہو کارو"...... بابا ظلماتی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ کارو حاضر ہے"...... اس آدمی کے منہ سے آواز بھی لڑکھڑاتی ہوئی نکل رہی تھی۔

"کیا اطلاعات ہیں تمہارے پاس"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"اس عمران نامی آدمی کے پاس ہیرا پہنچ گیا ہے اور پھر وہ ہیرا لے کر ایک اور آدمی سے ملنے گیا۔ اس آدمی کا نام خاقانی تھا اور پھر وہاں سے واپسی پر ہیرا اس نے اپنے ساتھی کو دے دیا اور خود اپنے فلیٹ پر چلا گیا اور وہ آدمی ہیرا لے کر ناہید سوڈانی کے پاس چلا گیا لیکن ناہید

سوڈانی شہر سے باہر گئی ہوئی تھی اس لئے وہ آدمی اس سے کل ملے گا اور اسے ہیرا دے گا"...... کارو نے کہا۔

"اس عمران نے کتنی دیر اس ہیرے کو اپنے پاس رکھا تھا کارو"...... بابا ظلماتی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کافی دیر تک آقا"...... کارو نے جواب دیا۔

"ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تم نے سنی ہو گی وہ دوہراؤ"۔ بابا ظلماتی نے کہا۔

"جس آدمی سے یہ دونوں ملنے گئے تھے اس کے گرد روشنی کا بڑا ہالہ موجود تھا اس لئے میں قریب نہ جا سکا اور نہ ہی ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکا تھا۔ البتہ ان دونوں آدمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو میں نے سن لی"...... کارو نے کہا۔

"کن دو آدمیوں کے درمیان"...... بابا ظلماتی نے چونک کر پوچھا۔

"ایک وہ عمران اور دوسرا آدمی اس کا شاگرد ٹائیگر۔ جس نے یہ ہیرا حاصل کیا تھا"...... کارو نے جواب دیا۔

"کیا بات چیت ہوئی۔ لفظ بلفظ دوہراؤ"...... بابا ظلماتی نے کہا تو کارو نے وہ تمام گفتگو لفظ بلفظ دوہرا دی جو خاقانی صاحب کی رہائش گاہ سے نکل کر فلیٹ تک پہنچتے ہوئے عمران اور ٹائیگر کے درمیان ہوئی تھی۔

"تو یہ عمران جوزف اور جوانا نامی آدمیوں کو ساتھ لے کر میرے

پاس آئے گا۔ کون ہیں یہ۔ تم نے معلوم کیا ہے"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"ہاں آقا۔ ان میں سے ایک جس کا نام جوزف ہے یہ افریقی حبشی ہے جبکہ دوسرا جس کا نام جوانا ہے ایکریمین حبشی ہے۔ جوزف افریقی وچ ڈاکٹروں کا بڑا چہیتا آدمی ہے اور خود بھی انتہائی خطرناک آدمی ہے جبکہ جوانا ایکریمیا میں انتہائی خطرناک پیشہ ور قاتل رہا ہے"...... کارو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے دیکھ لیا ہے انہیں۔ میں ان سے نمٹ لوں گا۔ اب تم جا سکتے ہو"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"میری بھینٹ آقا"...... کارو نے کہا۔

"جاؤ اور کسی جانور کا جسم حاصل کر لو"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آقا۔ میں نے بہت کام کیا ہے اس لئے دو جانور بھینٹ دے دو"...... کارو نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو لے لو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"...... بابا ظلماتی نے شاہانہ لہجے میں کہا تو کارو نے ایک بار پھر کریہہ انداز میں چیخ ماری اور دونوں ہاتھ ماتھے پر رکھ کر وہ ایک بار پھر جھکا اور سلام کر کے لڑکھڑاتا ہوا واپس اندھیرے میں جا کر غائب ہو گیا۔ بابا ظلماتی نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ کافی دیر بعد اچانک ایک بار پھر ایک آواز سنائی دی۔ یہ آواز کسی بچے کی آواز لگتی تھی جو قلقاریاں مار رہا ہو اور پھر چند لمحوں بعد اندھیرے

میں سے ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بندر قریب آیا اور بابا ظلماتی کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا تو بابا ظلماتی نے آنکھیں کھول دیں۔

"موگو حاضر ہے آقا"...... اس جانور کے منہ سے انسانی آواز نکلی لیکن لہجہ بچے جیسا ہی تھا۔

"موگو۔ بڑے آقا کا دشمن عمران اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ میرے پاس آ رہا ہے۔ میں نے اسے پنڈت آتما رام جی تک پہنچانا ہے۔ تم بتاؤ کہ کیا ہونا چاہئے"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آقا۔ تم کامیاب نہیں ہو سکتے"...... موگو نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں جواب دیا تو بابا ظلماتی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تم کہہ رہے ہو موگو اور میرے سامنے۔ میں تمہیں جلا کر راکھ کر سکتا ہوں۔ یہ ہماری توہین ہے"...... بابا ظلماتی نے اس انداز میں بولتے ہوئے کہا جیسے وہ بول نہ رہا ہو بلکہ اس بندر کو کوڑے مار رہا ہو۔

"میں جانتا ہوں آقا۔ لیکن آپ کے سامنے غلط بات نہیں کر سکتا۔ آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ اگر آپ نے اپنی حفاظت نہ کی تو یہ آپ پر وار کر سکتا ہے"...... موگو نے جواب دیا تو بابا ظلماتی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیسے۔ کیوں۔ تفصیل سے بات کرو"...... بابا ظلماتی نے

کہا۔

"آقا۔ تم اور تمہاری تمام طاقتیں جادوئی ہیں اور اس عمران نے جادوئی طاقتوں کو ہلاک کرنے کا بندوبست کر کے تمہارے پاس ان ہے جبکہ وہ خود روشنی کے تحفظ میں ہو گا اس لئے بجائے اس کے کہ تم اس پر قبضہ کرو وہ تمہیں ہلاک کر سکتا ہے"...... موگو نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ تمہیں معلوم ہے کہ جادوئی طاقتوں کو شکست دینا ناممکن ہے"...... بابا ظلماتی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ آدمی انتہائی عقلمند اور شاطر ہے۔ یہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا۔ پھر اس کا ساتھی جوزف تو ویسے ہی جادوگروں کا ازلی دشمن ہے اور اس پر افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا ہاتھ رہتا ہے اس لئے تمہیں اپنا خصوصی تحفظ کرنے کی ضرورت ہے آقا"...... موگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسا خصوصی تحفظ"...... بابا ظلماتی نے چونک کر پوچھا۔

"ڈومنائی جادو کا کالا ڈورا اپنے گلے میں ڈال لو آقا۔ پھر تم پر وار نہ ہو سکے گا"...... موگو نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن اس پر قابو پانے کا طریقہ بتاؤ۔ اگر میں نے اس پر قابو پا کر اسے پنڈت آتما رام جی تک پہنچا دیا تو میں ڈومنائی جادو میں بڑے آقا کا نائب ہو جاؤں گا اور میرے پاس بے شمار شکتیاں آجائیں گی"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے آقا۔ اگر تم کر سکو"...... چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد موگو نے جواب دیا۔

"وہ کیا"...... بابا ظلماتی نے چونک کر پوچھا۔

"اس آدمی کے پاس روشنی کا مقدس کلام موجود ہو گا۔ اگر یہ کلام کسی طرح اس سے علیحدہ کر سکو تو پھر تمہاری ایک پھونک سے ہی وہ قابو میں آجائے گا۔ ورنہ نہیں"...... موگو نے کہا۔

"وہ کیسے اس سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے جبکہ میں تو اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"تم انتہائی ذہین ہو آقا۔ اس لئے تم اسے کسی بھی انداز میں چکر دے سکتے ہو۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اسے آخری لمحے تک شک نہ ہو سکے۔ اگر تم اسے چکر دے دو تو ٹھیک ورنہ نہیں"...... موگو نے کہا۔

"اوہ۔ یہ کام تو ہو جائے گا۔ یہ میرے لئے مشکل نہیں ہے لیکن وہ کلام اس کی جیب سے کہاں جائے گا۔ میں تو لے نہیں سکتا"۔ بابا ظلماتی نے کہا۔

"اسے کہنا کہ وہ اسے اپنے کسی ساتھی کو دے دے"...... موگو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ اب میں خود ہی اس سے نمٹ لوں گا"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"میری بھینٹ دے دو"...... موگو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جا کر لے لو"...... بابا ظلماتی نے کہا تو موگو نے ایک بار پھر
ایسی آواز نکالی جیسے بچہ قلقاریاں مار رہا ہو اور پھر دوڑتا ہوا وہ
اندھیرے میں غائب ہو گیا تو بابا ظلماتی نے جھک کر پھونک مار کر
چراغ بجھایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے
تاثرات نمایاں تھے ۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ عمران اور اس کے
ساتھیوں پر آسانی سے قابو پالے گا۔

عمران نے کار کاٹھیا بازار کے قریب ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر
نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ جوزف اور جوانا تھے ۔ وہ بھی عمران کے
ساتھ ہی نیچے اتر آئے ۔ وہ تینوں رانا ہاؤس سے آ رہے تھے۔ عمران نے
انہیں بابا ظلماتی اور ڈومنائی جادو کے بارے میں تفصیل بتا دی
تھی۔ جوزف نے تفصیل سنتے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ ڈومنائی جادو
دراصل افریقہ کے شاگوری جادو کی نقل ہے ۔ اس کا کہنا تھا کہ افریقہ
میں بھٹکتی ہوئی گندی روحوں کو اس جادو کے عامل قید کر لیتے تھے
اور پھر ان سے وہ بستیوں کی بستیاں ویران کر دیتے تھے اور جوزف
کے بقول وچ ڈاکٹر راجومی نے اس شاگوری جادو کا پورے افریقہ سے
خاتمہ کر دیا تھا اور وچ ڈاکٹر راجومی نیک اور اچھی روحوں کا آقا تھا اور
اس نے جوزف کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ رانا ہاؤس سے روانگی سے
قبل جوزف نے اپنے طور پر وچ ڈاکٹر راجومی کی روح سے رابطہ کیا

اور اسے بتایا گیا کہ اس کی موجودگی میں اس کے آقا کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چنانچہ جوزف پوری طرح مطمئن تھا جبکہ جوانا کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ خاموش تھا۔ عمران نے البتہ فلیٹ سے رانا ہاؤس جانے سے پہلے باقاعدہ دوبارہ وضو کر کے آیت الکرسی کو کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس جیب میں رکھ لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ تحفظ کے لئے آیت الکرسی بے حد مفید ہوتی ہے۔ البتہ اس نے حروف مقطعات دو کاغذوں پر لکھ کر ایک کاغذ جوزف کو اور ایک کاغذ جوانا کو دے دیا تھا اور اس وقت بھی یہ کاغذ ان دونوں کی جیبوں میں موجود تھے۔

"ماسٹر۔ کیا اس بابا پر مشین پسٹل کی گولیاں اثر نہیں کریں گی"۔ کاٹیا بازار سے گزرتے ہوئے اچانک جوانا نے عمران سے پوچھا۔

"کیوں نہیں کریں گی۔ وہ بہرحال انسان ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ماسٹر اس میں کیا پریشانی ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ معاملہ عام دنیاوی سطح کا نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف اس لئے ساتھ لے جا رہا ہوں کہ تمہاری وہاں موجودگی آئندہ کسی مشن میں تمہارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ تم ایسی کئی باتیں سن لو گے جو آگے کام آئیں گی"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا ماسٹر۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ مجھے ساتھ لے جا رہے ہیں"...... جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں مختلف لوگوں سے پوچھتے ہوئے بازار کے آخری کونے میں واقع ویران سے احاطے تک پہنچ گئے۔ احاطہ کافی بڑا تھا اور وہاں مرد اور عورتیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ برآمدے کے اندر ایک بڑا کمرہ تھا اور یہ لوگ اس کمرے میں آ جا رہے تھے۔ عمران لپنے ساتھیوں سمیت جیسے ہی احاطے میں داخل ہوا سب لوگ انہیں چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگے۔ ایک طرف کھڑا ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"جی صاحب۔ آپ کیسے آئے ہیں"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم بابا ظاماتی سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا بابا صاحب نے آپ کو علیحدہ وقت دیا ہوا ہے"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہم تو بابا کی تعریفیں سن کر آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ یہاں ٹھہریں میں بابا صاحب کو آپ کی آمد کی اطلاع دیتا

ہوں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس برآمدے کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے کمرے کا دروازہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"آئیے جناب۔ بابا صاحب نے آپ کو خصوصی ملاقات کے لئے کمرے میں بٹھانے کا حکم دیا ہے۔ وہ ابھی آپ سے ملاقات کریں گے"۔ اس آدمی نے قریب آکر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کی مہربانی"...... عمران نے کہا۔ وہ آدمی انہیں ایک سائیڈ راہداری سے گزار کر عمارت کی عقبی طرف لے آیا اور پھر وہ ایک دروازے سے گزر کر کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن وہاں دیواروں پر نہ ہی کسی قسم کا کوئی طغریٰ موجود تھا اور نہ ہی کوئی تصویر۔ فرش پر سرخ رنگ کی دری بچھی ہوئی تھی۔ عمران ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں اس کرسی کے عقب میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"باس۔ یہ گھر واقعی شیطان کا گھر ہے"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو جوزف خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی آدمی مشروبات کی تین بوتلیں دونوں ہاتھوں میں پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس نے ان کے سامنے بوتلیں کھولیں اور پھر ایک ایک بوتل عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا دی۔

"یہاں سائیڈ پر رکھ دو"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو اس آدمی نے ایک نظر حیرت سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر بوتلیں سائیڈ پر رکھ دیں۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میرا نام الطاف ہے جناب"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا تم بابا صاحب کے ملازم ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میں تو ان کا مرید ہوں۔ یہاں قریب ہی میرا گھر ہے۔ مجھے جب بھی وقت ملتا ہے میں بابا صاحب کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاتا ہوں"...... الطاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور بابا صاحب سے کہو کہ ہم انتظار کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... الطاف نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ تینوں بوتلیں اٹھاؤ اور باہر انڈیل دو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے آگے بڑھ کر میز پر پڑی ہوئی بوتلیں اٹھائیں اور کمرے سے باہر جا کر انہیں کسی کونے میں انڈیل کر واپس آ گئے اور عمران کے اشارے پر خالی بوتلیں انہوں نے میز پر رکھ دیں۔ کچھ دیر بعد ایک لمبے قد اور دبلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مٹیالے رنگ کا لباس تھا۔ اس کا چہرہ آم کی خشک گٹھلی جیسا تھا اور

سر کے بڑے بڑے بالوں کو پشت پر جوڑا بنا کر باندھا گیا تھا۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ بابا ظلماتی ہے۔

"میرا نام بابا ظلماتی ہے"...... آنے والے نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران ویسے ہی کرسی پر بیٹھا رہا جبکہ جوزف اور جوانا پہلے ہی عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے تھے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جوانا"...... عمران نے ویسے ہی بیٹھے بیٹھے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔

"فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... بابا ظلماتی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ آپ کالے جادو کے بڑے عامل ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بڑا تو نہیں البتہ عامل ضرور ہوں"...... بابا ظلماتی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی نظر میں بڑا عامل کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میری نظر میں اس وقت کافرستان کے علاقے شیلانگ میں موجود پنڈت آتما رام سب سے بڑا عامل ہے"...... بابا ظلماتی نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اس سے کبھی ملے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں تو کبھی کافرستان نہیں گیا۔ میں نے صرف سنا ہوا

ہے۔ البتہ آپ بتائیں کہ آپ کا کام کیا ہے"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آپ ڈومنائی جادو کے بارے میں کچھ جانتے ہیں"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سنا ہوا ہے کہ یہ بدروحوں کا جادو ہے اور انتہائی طاقتور ہے اور اس کا بڑا پجاری پنڈت آتما رام ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جادو عمارتوں کو ویران کر سکتا ہے۔ خصوصاً مساجد کو"۔ عمران نے کہا تو بابا ظلماتی بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ چونکہ مسلمان ہیں اس لئے آپ کے خیال کے مطابق تو مساجد ویران نہیں کی جا سکتیں لیکن اگر آپ پورے پاکیشیا میں گھومیں تو آپ کو لاتعداد ایسی مساجد نظر آئیں گی جو ویران اور ٹوٹی پھوٹی حالت میں ہیں۔ ان کی آپ کی نظر میں بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایک وجہ بہرحال یہ ڈومنائی جادو کی بدروحیں بھی ہیں۔ یہ جس عمارت کے گرد یا اندر پہنچ جائیں وہاں انسانوں کا عمل دخل تیزی سے کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور پھر وہ ویران ہو جاتی ہیں اور اس ویرانی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر منہدم ہو جاتی ہیں"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آپ کا تعلق کس مذہب سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا تعلق ایک اقلیتی فرقے سے ہے جسے باکیلی کہا جاتا ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کے پاس تو میرے خیال میں مسلمان آتے ہیں اپنا کام کروانے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور جہاں تک ہو سکتا ہے میں ان کے کام کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے کسی مذہب سے کوئی دشمنی یا نفرت نہیں ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ پڑھے کہاں سے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"دنیاوی علوم تو نہیں پڑھے البتہ کچھ پڑھا لکھا ضرور ہوں"۔ بابا ظلماتی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ کون سی پڑھائی ہوئی"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دنیاوی علوم کے علاوہ بھی بے شمار ایسے علوم ہیں جن کی تعلیم ہمارے کالج یا یونیورسٹی میں نہیں دی جاتی۔ بہرحال اگر آپ کا انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو میں ایک بار پھر پوچھ لوں کہ آپ کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"ہم ڈومنائی جادو کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"بنیادی بات بتا سکتا ہوں کہ یہ علم بدروحوں پر مبنی ہے اور

بس۔ اس سے زیادہ تفصیل بیان نہیں کی جا سکتی"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شمار بھی انہی عاملوں میں ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ہمارا سلسلہ اور ہے۔ چند شیطانی طاقتیں ہمارے قابو میں ہیں۔ ہم ان سے کام لے کر لوگوں کے کام کر دیتے ہیں"۔ بابا ظلماتی نے کھلے طور پر اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا تعلق ڈومنائی جادو سے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"براہ راست تو نہیں ہے لیکن بطور عامل بہرحال ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیا۔

"اگر ڈومنائی جادو کا خاتمہ کر دیا جائے تو آپ کو تکلیف تو ہو گی"...... عمران نے کہا تو بابا ظلماتی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اول تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ ڈومنائی جادو اس دنیا کے انتہائی طاقتور ترین جادوؤں میں سے ایک ہے اور اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا مجھ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ میرا کوئی براہ راست تعلق اس جادو سے نہیں ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا میں آپ اس پنڈت آتما رام کی نمائندگی کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو درست بتایا گیا ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ آپ کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ"...... عمران کے لہجے میں غصہ ابھر آیا تھا۔

"جناب۔ نمائندگی اور ہوتی ہے اور اس میں شامل ہونا اور ہوتا ہے۔ میں نمائندگی ضرور کرتا ہوں۔ وہ مجھے جو حکم دیتے ہیں وہ میں پورا کر دیتا ہوں اور جس کام کے لئے کہتے ہیں وہ بھی کر دیتا ہوں۔ اس طرح میری طاقتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن میرا براہ راست ڈومنائی جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... بابا ظلماتی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہم اس ڈومنائی جادو کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو بابا ظلماتی بے اختیار چونک پڑا۔

"کس قسم کی مدد"...... بابا ظلماتی نے چونک کر پوچھا۔

"اس بارے میں معلومات مہیا کر دیں کہ اس سے تحفظ کیسے کیا جا سکتا ہے اور اسی قسم کی باتیں"...... عمران نے کہا۔

"باتیں تو وہی ہیں جو پہلے ہو چکی ہیں۔ البتہ میں آپ کو ایک جڑی بوٹی کے پتے دے سکتا ہوں۔ جب تک یہ پتے آپ کے پاس رہیں گے ڈومنائی جادو کا اثر آپ پر نہیں ہو گا"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"کس جڑی بوٹی کے پتے ہیں اور کیا خاصیت ہے ان میں"۔ عمران نے کہا۔

"اسے یہاں مقامی طور پر ہزارہ بوٹی بھی کہتے ہیں اور دودھیا بوٹی بھی۔ یہ عام سی گھاس کے اندر خودرو طور پر پیدا ہوتی ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی بدروح یا ڈومنائی جادو کی کوئی بھی طاقت آپ پر حملہ نہ کر سکے گی۔ یہ بوٹی میرے پاس موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں منگوا دیتا ہوں"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آپ ہمیں دکھا دیں۔ حاصل ہم خود کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو پھر رہنے دیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں اس کا تجربہ بھی کرا سکتا ہوں"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ایک مقدس منتر ہے۔ آپ اس بوٹی کو ہاتھ میں پکڑ کر یہ منتر پڑھیں تو ایک عجیب سے چہرے والا بندر نمودار ہو جائے گا۔ یہ بندر ڈومنائی جادو کا مقدس بندر ہے۔ آپ اس سے ڈومنائی جادو کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں۔ جب تک یہ بوٹی آپ کے ہاتھ میں ہو گی وہ بندر جواب دینے کا پابند ہو گا"...... بابا ظلماتی نے جواب دیا۔

"کیا منتر ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو آپ کے عقائد کے خلاف ہو۔ صرف چار الفاظ ہیں۔ چھاچھے چھی چھو"۔ بابا ظلماتی نے کہا۔

"اس کا کیا مطلب ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بس منتر ہے۔ معنی کوئی نہیں ہیں"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ منگوا لیں بوٹی"...... عمران نے کہا تو بابا ظلماتی نے تالی بجائی تو وہ آدمی جو انہیں یہاں بٹھا کر گیا تھا اندر داخل ہوا۔

"جی باباجی"...... اس آدمی نے بڑے احترام بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کا ایک آدمی ساتھ لے جاؤ اور قریب ہی پارک میں جا کر گھاس میں اگی ہوئی ہزارہ بوٹی تھوڑی سی توڑ کر لے آؤ۔ خود ہاتھ نہ لگانا۔ عمران صاحب کے آدمی کو بتا دینا وہ خود توڑے گا"...... بابا ظلماتی نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باباجی"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو کہہ رہے تھے کہ بوٹی آپ کے پاس موجود ہے۔ اب آپ اسے پارک سے حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا وہم دور کرنا چاہتا ہوں اور کوئی بات نہیں"...... بابا ظلماتی نے جواب دیا تو عمران نے جوانا سے کہا کہ وہ جا کر بوٹی لے آئے تو جوانا اس آدمی کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ایک ہیرا میرے پاس پہنچا تھا جس میں سے قرمزی رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں اور مجھے بتایا گیا کہ یہ ہیرا آپ نے ایک لمبا کھیل کھیلنے کے بعد مجھ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔ پنڈت آتما رام نے مجھے حکم دیا تھا۔ میں نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ اگر آپ کا ساتھی اسے آپ کے پاس نہ لے جاتا تو وہ عورت لے جاتی۔ مقصد بہرحال اسے آپ تک پہنچانا تھا سو وہ پہنچ گیا"...... بابا ظلماتی نے جواب دیا۔

"اس کا کیا فائدہ ہوا آپ کو یا پنڈت آتما رام کو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو ظاہر ہے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ پنڈت آتما رام کا کوئی مسئلہ ہو گا۔ مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔ میں نے تو صرف اس کے حکم کی تعمیل کی ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ذہن میں بابا ظلماتی کا کردار واضح نہ ہو رہا تھا۔ بابا ظلماتی ہر بات کو بڑی آسانی سے تسلیم بھی کر رہا تھا اور ساتھ ہی وہ اپنے آپ کو ڈومنائی جادو سے بھی لاتعلق قرار دے رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بوٹی کا ایک چھوٹا سا ڈھیر موجود تھا۔ اس کے پیچھے وہ آدمی بھی تھا۔

"تم جاؤ الطاف"...... بابا ظلماتی نے اس آدمی سے کہا تو وہ آدمی

سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ اب اگر آپ اس بندر کو بلانا چاہتے ہیں تو پھر پہلے اپنی جیب میں موجود مقدس کلام کا وہ کاغذ نکال کر اپنے کسی ساتھی کو دے دیں جو آپ نے اپنی جیب میں رکھا ہوا ہے، ورنہ وہ بندر نہیں آئے گا"...... بابا ظلماتی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ بندر کا تعلق جادو سے ہے اور جادو اندھیرے کا نام ہے جبکہ الہامی دین و مذہب کا مقدس کلام مجسم روشنی ہوتا ہے اس لئے دونوں بیک وقت اکٹھے نہیں ہو سکتے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میری جیب میں مقدس کلام موجود ہے"...... عمران نے کہا تو بابا ظلماتی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا علم بتاتا ہے کہ آپ پہلے بھی جادوئی معاملات کو ڈیل کر چکے ہیں اس لئے ایسی باتیں پوچھنا حماقت ہی ہو سکتی ہے"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"آپ مجھے منتر دوبارہ بتا دیں۔ میں اسے یاد کر لوں گا۔ بوٹی ہمارے پاس آ گئی ہے اس لئے یہ تجربہ بعد میں بھی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بابا ظلماتی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔ یہ منتر میری موجودگی کی وجہ سے اثر پذیر ہو گا ورنہ صرف بوٹی اور منتر بذات خود

اتنی اہمیت نہیں رکھتے۔ ویسے آپ کو محسوس ہو رہا ہو کہ کوئی خطرہ ہے تو ٹھیک ہے مت کریں تجربہ۔ میں آپ کی تسلی کے لئے کہہ رہا تھا ورنہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... بابا ظلماتی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا بابا ظلماتی۔ میرے ساتھی مجھ سے زیادہ طاقتور اور سفاک واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ نے میرے ساتھ کوئی کھیل کھیلنے کی کوشش کی تو یہ ایک لمحے میں آپ کی گردن توڑ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے کیا کھیل کھیلنا ہے۔ مجھے آپ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ آپ خود چل کر مجھ تک آئے ہیں اور مجھے اس تجربے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہو گا البتہ آپ کو اس سے فائدہ ہو گا کہ آپ ڈومنائی جادو کے بارے میں انتہائی قیمتی معلومات حاصل کر لیں گے جو شاید ویسے آپ کو کسی صورت بھی نہ مل سکیں اور مجھے صرف اتنا لالچ ہے کہ یہ معلومات آپ کی وجہ سے مجھے بھی مل جائیں گی جو شاید کبھی میرے کام آ سکیں"...... بابا ظلماتی نے کہا۔

"لیکن کیا آپ خود اس منتر کو پڑھ کر اس بندر کو نہیں بلوا سکتے"...... عمران نے کہا۔

"میں بلوا تو سکتا ہوں لیکن براہ راست ڈومنائی جادو کے بارے میں اس سے کوئی سوال نہیں کر سکتا کیونکہ پنڈت آتما رام نے مجھے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور پنڈت آتما رام بہرحال انتہائی طاقتور

ہیں۔ وہ چاہیں تو مجھے مچھر کی طرح مسل کر رکھ دیں اور مجھے آپ کی طبیعت کا اندازہ ہو گیا ہے۔ آپ اس بندر سے سب کچھ اگلوا لیں گے"...... بابا ظلماتی نے کہا تو عمران نے جیب میں موجود وہ کاغذ نکالا جس پر اس نے آیت الکرسی لکھی تھی اور پھر وہ کاغذ اس نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی جوزف کی جیب میں ڈال دیا۔

"اب یہ بوٹی مجھے دو"...... عمران نے جوانا کی طرف مڑتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوانا اسے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوٹی دیتا اچانک دھماکہ سا ہوا۔ ایک لمحے کے لئے عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں بابا ظلماتی کے قہقہوں کی آوازیں پڑیں اور پھر ہر چیز جیسے تاریکی میں ڈوبتی چلی گئی۔

ٹائیگر نے کار ناہید سوڈانی کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ عمران کو اس کے فلیٹ پر ڈراپ کرنے کے بعد وہ پہلے سیدھا ناہید سوڈانی کی رہائش گاہ پر آیا تھا لیکن یہاں آ کر اسے معلوم ہوا کہ ناہید سوڈانی اپنے کسی کاروباری کام کی وجہ سے پاکیشیا کے ایک اور بڑے شہر گئی ہوئی ہے اور اس کی واپسی دوسرے روز ہو گی۔ اس کے بعد ٹائیگر نے اسفند علی کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن بہت تلاش کے بعد اسے یہ معلوم ہوا کہ اسفند علی بھی ناہید سوڈانی کے ساتھ ہی گیا ہوا ہے تو اس نے ملاقات اگلے روز تک ملتوی کر دی تھی اور اب یہاں آنے سے پہلے اس نے فون پر ناہید سوڈانی سے بات کی تھی اور ناہید سوڈانی نے اسے بتایا تھا کہ وہ اور اسفند علی دوسرے شہر جواہرات کی ایک ڈیل کے سلسلے میں ہی گئے تھے اور

اب وہ واپس آگئے ہیں اور اسفند علی بھی ناہید سوڈانی کی رہائش گاہ پر موجود ہے تو ٹائیگر نے اسے بتایا کہ اس نے ان کے ہیرے رانا افضل سے وصول کر لئے ہیں۔ وہ انہیں واپس کرنا چاہتا ہے تو ناہید سوڈانی نے اسے اپنی رہائش گاہ پر آنے کی دعوت دے دی تھی۔ چنانچہ اس وقت ٹائیگر ناہید سوڈانی کی رہائش گاہ کے باہر موجود تھا۔ کال بیل کا بٹن پریس ہوتے ہی چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔

"جی صاحب"...... اس آدمی نے ٹائیگر کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ٹائیگر ہے۔ ناہید سوڈانی صاحبہ نے بلوایا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جی صاحب ۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں ۔ کار اندر لے آئیں"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ٹائیگر دوبارہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک جدید ماڈل کی انتہائی قیمتی کار پہلے سے موجود تھی۔ ٹائیگر نے کار اس کار کے پیچھے لے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے وہ ملازم پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"آئیے تشریف لائیے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اسے برآمدے کے کونے میں موجود ایک کمرے میں

لے آیا جو ڈرائینگ روم کے طور پر سجا ہوا تھا۔ البتہ فرنیچر بے حد جدید اور قیمتی تھا اور ڈرائینگ روم کی دیواروں پر انتہائی خوبصورت مناظر کے فریم بھی موجود تھے۔

"میں بیگم صاحبہ کو اطلاع دیتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ناہید سوڈانی اندر داخل ہوئی۔ اس نے گھریلو لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے اسفند علی تھا۔ اس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ ٹائیگر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ رسمی دعا سلام کے بعد وہ تینوں بیٹھ گئے تو ٹائیگر نے جیب سے ہیروں کی تھیلی نکالی اور اسے ناہید سوڈانی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ تھیلی سنبھال لیں اور اپنے ہیرے بھی گن لیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ۔ تم واقعی اسے واپس لے آئے ہو۔ ویری گڈ"...... ناہید سوڈانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جھپٹ کر تھیلی اٹھا لی۔ اسفند علی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ ناہید سوڈانی نے تھیلی کھول کر اسے میز پر الٹ دیا تو میز پر ہیرے پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ۔ ہاں ۔ یہ وہی ہیرے ہیں جو میرے والد سے ڈکیتی کے دوران چھینے گئے تھے۔ اسفند علی یہ دیکھو ٹائیگر نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... ناہید سوڈانی نے انتہائی مسرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ واقعی جو کچھ ان کے بارے میں سنا تھا یہ ویسے ہی ثابت ہوئے ہیں"...... اسفند علی نے ایک ہیرا اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اب یہ ہیرے تمہارے ہیں۔ تم ان کی قیمت بابا جان کو ادا کر چکے ہو۔ البتہ یہ ہیرا میرا ہے۔ یہ ان میں شامل نہ تھا۔ یہ بابا جان کی ملکیت ہے"...... ناہید سوڈانی نے وہ ہیرا اٹھاتے ہوئے کہا جس میں سے قرمزی رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

" ہاں۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... اسفند علی نے کہا اور اس نے میز پر موجود تمام ہیرے واپس تھیلی میں ڈال کر تھیلی کا منہ بند کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا جبکہ ناہید سوڈانی اس مخصوص ہیرے کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔

" آپ کی خدمت میں کیا معاوضہ پیش کیا جائے جناب"۔ اسفند علی نے مسرت بھرے لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کچھ نہیں۔ میں نے صرف آپ کی مدد کرنا تھی سو وہ کر دی"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" رانا افضل نے آخر کیسے یہ ہیرے دے دیئے۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... ناہید سوڈانی نے چونک کر کہا۔

" وہ اب اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔ اس نے آپ کے والد کو ہلاک کرایا تھا اس لئے اس کا نتیجہ بھی اس نے بھگت لیا لیکن آپ یہ بتائیں

کہ آپ یہ ہیرا کب علی عمران کے پاس لے جائیں گی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناہید سوڈانی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہیں کیسے علم ہے"...... ناہید سوڈانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ علی عمران صاحب کون ہیں"...... اسفند علی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے اس بارے میں بابا ظلماتی نے بتایا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ناہید سوڈانی کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

" تم۔ تم بابا ظلماتی کو جانتے ہو۔ کیسے جانتے ہو"...... ناہید سوڈانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جیسے آپ جانتی ہیں۔ بہرحال اب آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں یہ کام یہاں آنے سے پہلے کر چکا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی"...... ناہید سوڈانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" لیکن بابا ظلماتی صاحب کے حکم کی تعمیل تو مجھے کرنا ہی پڑے گی ورنہ وہ ناراض ہو جائیں گے اور ان کی ناراضگی میرے لئے ناقابل

برداشت ہے"۔۔۔۔۔۔ ناہید سوڈانی نے کہا۔

"آپ بابا ظلماتی کو فون کر کے بتا دیں۔ وہ آپ کو خود ہی بتا دیں گے کہ ایسا ہو چکا ہے۔ پھر آپ کو جانے کی ضرورت نہیں رہے گی"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ان کے پاس فون نہیں ہے۔ مجھے خود ان کی خدمت میں حاضر ہونا ہو گا تاکہ مزید ہدایات لے سکوں"۔۔۔۔۔۔ ناہید سوڈانی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں تاکہ آپ کی پوری طرح تسلی کرا دوں"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو ناہید سوڈانی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بھی چلوں۔ میں بھی ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان کا نام تو سنا ہے لیکن آج تک ملاقات نہیں ہو سکی"۔۔۔۔۔۔ اسفند علی نے کہا۔

"اوہ۔ چلو کیا حرج ہے"۔۔۔۔۔۔ ناہید سوڈانی نے کہا اور پھر تینوں چلتے ہوئے اس ڈرائینگ روم سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ناہید سوڈانی اپنی کار میں بیٹھ گئی جبکہ اسفند علی اس کے ساتھ تھا اور ٹائیگر اپنی کار میں سوار ہو کر کاٹھیا بازار کی طرف روانہ ہو گئے۔ کاٹھیا بازار خاصا تنگ بازار تھا اس لئے کاریں اندر نہ جا سکتی تھیں اس لئے انہیں لامحالہ کاریں کاٹھیا بازار کے آغاز میں ایک کھلی جگہ پر روکنا پڑیں اور پھر ٹائیگر نے جیسے ہی کار اس میدان کی طرف موڑی

تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہاں عمران کی کار پہلے سے موجود تھی۔ چونکہ یہاں بازار میں خرید و فروخت کرنے والوں کی کاریں پارک ہوتی تھیں اس لئے بازار والوں نے یہاں ایک آدمی تعینات کر رکھا تھا جو ٹوکن وغیرہ تو نہ دیتا تھا البتہ وہ کاروں کی حفاظت کرتا رہتا تھا۔ ٹائیگر نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ اس آدمی کی طرف بڑھ گیا جس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔

"اس کار میں کون آیا ہے۔ کیا تمہیں یاد ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک صاحب کے ساتھ دو گرانڈیل حبشی تھے جناب"۔ اس آدمی نے جواب دیا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ عمران جوزف اور جوانا کے ہمراہ بابا ظلماتی کے پاس گیا ہو گا۔ ناہید سوڈانی اور اسفند علی بھی کاروں سے نیچے اتر چکے تھے اور پھر وہ تینوں چلتے ہوئے بازار سے گزر کر آخر میں موجود ایک خاصے بڑے احاطے میں داخل ہوئے تو احاطہ سنسان پڑا ہوا تھا۔ البتہ ایک آدمی وہاں موجود تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"بابا صاحب آج موجود نہیں ہیں۔ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں۔ آپ کل آ جائیں"۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے قریب آ کر کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ کل آ جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ ناہید سوڈانی نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں واپسی کے لئے مڑ گئے۔

"آؤ ٹائیگر"۔۔۔۔۔۔ ناہید سوڈانی نے ٹائیگر کو وہیں کھڑے دیکھ کر

کہا۔

" تم چلو ۔ میں چلا جاؤں گا۔ میں ان صاحب سے بابا ظلماتی کی بزرگی کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے نجانے کیوں ان سے بے حد عقیدت سی محسوس ہونے لگ گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو ان دونوں نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر وہ دونوں احاطے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

" آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ بابا ظلماتی بہت بڑے عامل ہیں۔ وہ ہتھیلی پر سرسوں جما سکتے ہیں"...... اس آدمی نے بڑے عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" میرا نام الطاف ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" تم کب سے یہاں موجود ہو"...... ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں صبح سے یہاں ہوں جناب"...... الطاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہاں تم اکیلے ہو یا کوئی اور آدمی بھی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" بابا جی موجود نہیں ہیں اور ویسے بھی میں ہی یہاں ہوتا ہوں"...... الطاف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہاں ایک صاحب اپنے دو حبشی ساتھیوں کے ساتھ آئے تھے وہ کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو الطاف بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ تو واپس چلے گئے تھے جناب"...... الطاف نے کہا لیکن ٹائیگر ایک تو اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور دوسرا کھلے میدان میں عمران کی کار اب بھی موجود تھی اس لئے ظاہر ہے یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے۔

" کب گئے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

" کافی دیر ہو گئی جناب ۔ اور اب میں نے بھی گھر جانا ہے اس لئے مجھے اجازت دیں"...... الطاف نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" سنو الطاف ۔ کیا تم معقول رقم کمانا چاہتے ہو"...... ٹائیگر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی نکالتے ہوئے کہا تو الطاف کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

" وہ کیسے جناب"...... الطاف نے کہا۔

" مجھے بابا سے ملاقات کا درست طریقہ بتا دو۔ میں نے کبھی کسی ایسے آدمی سے ملاقات نہیں کی اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ناراض ہو جائیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ کیوں نہیں ۔ آیئے اندر کمرے میں"...... الطاف نے خوش ہو کر کہا کیونکہ یہ بات بتا کر اسے بھاری رقم مل رہی تھی اور ٹائیگر اس کی سادگی پر بے اختیار مسکرا دیا۔ الطاف ٹائیگر کو لے

کر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں دری بچھی ہوئی تھی لیکن کمرہ خالی تھا۔

" جناب "...... الطاف نے ٹائیگر کی طرف مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ ٹائیگر کا بازو گھوما تھا اور الطاف زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا نیچے جا گرا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ٹائیگر نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور الطاف کی حالت یکلخت انتہائی خستہ ہو گئی۔

" کہاں ہیں وہ صاحب اور اس کے حبشی ساتھی۔ بولو ورنہ "۔ ٹائیگر نے پیر کو تھوڑا سا موڑ کر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ نیچے تہہ خانے میں ہیں۔ تہہ خانے میں "...... الطاف کے منہ سے الفاظ رک رک کر نکلے تھے۔

" کہاں ہے راستہ اس تہہ خانے کا "...... ٹائیگر نے پوچھا تو الطاف نے پہلے کی طرح رک رک کر راستہ بتا دیا۔ پھر ٹائیگر نے چند ہی لمحوں میں الطاف سے ساری بات معلوم کر لی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بابا ظلماتی نے اچانک بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے بے ہوش کیا اور پھر انہیں اٹھوا کر وہ تہہ خانے میں لے گیا تاکہ ان پر اپنے مطلب کے لئے کالا جادو کر سکے اور ایسا ٹائیگر کے آنے سے دس پندرہ منٹ پہلے ہوا ہے تو ٹائیگر نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑا اور پھر پیر ہٹا لیا لیکن الطاف کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا وہ اس کمرے سے نکل کر عقبی طرف

گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ تہہ خانے کا راستہ تلاش کر چکا تھا۔ یہ ایک ٹوٹا پھوٹا دروازہ تھا جس کے بعد سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ نیچے روشنی ہو رہی تھی۔ ٹائیگر آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتا چلا گیا اور پھر جب وہ نیچے پہنچا تو اچانک اچھل کر سائیڈ دیوار سے لگ گیا کیونکہ اندر تہہ خانے میں گو لائٹ جل رہی تھی لیکن ہر طرف مٹیالے رنگ کا دھواں سا پھیلا ہوا تھا جبکہ اس دھوئیں میں اس نے جوزف اور جوانا دونوں کو فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ ایسا ان کے گرانڈیل ہیولوں کی وجہ سے ممکن ہوا تھا ورنہ اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا لیکن چند لمحوں بعد دھواں چھٹنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے عمران کو بے ہوشی کی حالت میں ایک دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے دیکھا۔ عمران کے ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے جبکہ اس کے دونوں پیر بھی رسی سے باندھ دیئے گئے تھے۔ ایک طرف سائیڈ پر ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک چھوٹے قد کی عورت مؤدبانہ انداز میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

" مارگنی حاضر ہے آقا "...... ایک عجیب سی چیختی ہوئی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" مارگنی۔ سامنے جو آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے پنڈت آتما تک پہنچانا ہے۔ کیا تم یہ کام کر لو گی "...... اس آدمی نے آنکھیں کھول کر انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل

نکال لیا۔

" بڑی آسانی سے آقا ۔ لیکن مجھے بھینٹ دینا ہو گی"..... اس عورت نے پہلے کی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

" یہ دونوں حبشی تم بھینٹ میں لے سکتی ہو مار گنی ۔ لیکن پہلے اس آدمی کو پنڈت آتما رام تک پہنچاؤ۔ یہ انتہائی اہم آدمی ہے"۔ اس آدمی نے جو یقیناً بابا ظلماتی تھا، بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ان دونوں کی جیبوں میں روشن کلام موجود ہے آقا اس لئے میں ان کی بھینٹ نہیں لے سکتی۔ مجھے اور بھینٹ دو"..... مار گنی نے کہا۔

" دے دوں گا ۔ تم پہلے اس آدمی کو پہنچاؤ ۔ یہ میرا وعدہ ہے ۔ بھینٹ دوں گا لیکن وقت مت ضائع کرو ۔ میں نے بڑی عیاری سے اس آدمی کی جیب سے روشن کلام نکلوایا ہے ورنہ تو یہ کسی طرح قابو میں ہی نہ آسکتا تھا"..... بابا ظلماتی نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا "..... مار گنی نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہوئی ہی تھی کہ اچانک ٹائیگر نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا ۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی بابا ظلماتی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ مار گنی اس کے نیچے گرتے ہی تیزی سے مڑی اور پھر جیسے ہی بابا ظلماتی ہلاک ہوا وہ یکلخت انتہائی کریہہ آواز میں چیختی ہوئی دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گئی۔ مٹیالے رنگ کا دھواں چند لمحے نظر آتا رہا پھر غائب ہو گیا

ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جلدی سے عمران کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے لیکن چونکہ وقت کافی گزر چکا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران اس انداز میں بھی ہوش میں آ جائے گا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد جب عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور عمران کے پیروں کی رسیاں کھول دیں۔ اسی لمحے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

" میں ٹائیگر ہوں باس ۔ آپ اٹھ کر بیٹھ جائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ کھول دوں"..... ٹائیگر نے کہا تو عمران بغیر کچھ کہے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا ۔ ٹائیگر نے جھک کر اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یہاں کیا ہو رہا تھا۔ تم نے اس شیطان کو کیسے ہلاک کیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ناہید سوڈانی کی کوٹھی میں جانے سے لے کر عمران کو ہوش میں لانے تک کی ساری تفصیل بتا دی ۔

" گڈ شو ٹائیگر ۔ تم نے اس شیطان بابا ظلماتی کو اچانک گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی وہ شیطانی طاقت چونکہ اس کے کنٹرول سے آزاد ہو گئی تھی اس لئے وہ فرار ہو گئی ۔ اگر یہ صرف زخمی ہوتا یا تم اس طاقت پر گولی چلانے کی حماقت کرتے تو

یہ تمہیں بھی ہمارے ساتھ بے ہوش کر دیتا یا ہلاک کر دیتا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے جوزف کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا جبکہ جوانا پر یہی کارروائی ٹائیگر نے کی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ہوش میں آگئے۔

"جوزف تم خاموش رہے تھے حالانکہ یہ شیطانی قوتوں کا حامل تھا۔ اس کی وجہ "...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"باس۔ اس نے کوئی شیطانی عمل کیا ہی نہیں تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"باس۔ الطاف نے بتایا تھا کہ بابا ظلماتی نے آپ کو گیس فائر سے بے ہوش کیا تھا"...... عمران کے بولنے سے پہلے ٹائیگر بول پڑا۔

"اوہ ہاں۔ مجھے بھی بے ہوش ہونے سے پہلے نامانوس سی بو محسوس ہوئی تھی اس لئے جوزف حرکت میں نہیں آسکا تھا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ بابا ظلماتی تو ختم ہو گیا اب کیا کرنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اب ہمیں کافرستان جانا ہو گا۔ جب تک اس پنڈت آتما رام کا خاتمہ نہیں ہو گا تب تک یہ معاملات ختم نہیں ہوں گے۔ یہاں نجانے اس جیسے کتنے شیطان موجود ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ یہ بابا ظلماتی اس عورت کو بتا رہا تھا کہ اس نے بڑی عیاری سے آپ کی جیب سے روشن کلام نکلوایا تھا۔ آپ نے ایسا کیوں کیا جبکہ آپ کو معلوم تھا کہ یہ بابا کون ہے اور آپ کہاں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ اس کا کوئی شیطانی وار مجھ پر اس کے باوجود بھی نہ چل سکے گا کیونکہ میں نے مقدس کلام دم کیا ہوا پانی پیا تھا لیکن بابا ظلماتی نے واقعی عیاری کا مظاہرہ کیا۔ جیسے تم نے بتایا ہے اس نے ہمیں بے ہوش کر دینے والی گیس سے بے ہوش کیا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کھلے میدان میں پہنچ گئے۔

"تم دونوں کو ٹائیگر رانا ہاؤس ڈراپ کر دے گا۔ میں نے ایک اور کام جانا ہے اور ہاں۔ ہم کسی بھی وقت کافرستان روانہ ہو سکتے ہیں اس لئے تیار رہنا"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"باس۔ آپ اپنا وعدہ بھی یاد رکھیں گے مجھے ساتھ لے جانے کا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی اب تم اس معاملے میں کافی ملوث ہو چکے ہو"...... عمران نے کہا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

پنڈت آتما رام ایک کمرے میں بچھے ہوئے تخت پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ تخت پر انتہائی قیمتی قالین بچھا ہوا تھا۔ پنڈت آتما رام نے اپنے سر پر ایک عجیب سی سرخ رنگ کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس ٹوپی پر بندر کا بڑا سا چہرہ بنا ہوا تھا اور پنڈت آتما رام کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں بڑا سا جام تھا جس میں سرخ رنگ کا مشروب بھرا ہوا تھا۔ اس کے تخت کے پیچھے دو انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑی تھیں۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی بڑی سی صراحی تھی جبکہ دوسری کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پنکھا تھا جس پر انتہائی قیمتی ہیرے اور موتی جڑے ہوئے تھے۔ دونوں لڑکیوں نے سیاہ رنگ کی ساڑھیاں اور سیاہ رنگ کے بلاؤز پہنے ہوئے تھے اور وہ دونوں ہی مقامی تھیں جبکہ سامنے دیوار کے ساتھ دو لمبے قد اور

بھاری جسموں کے آدمی کھڑے تھے۔ ان دونوں نے ہاتھوں میں بڑے بڑے گنڈاسے پکڑے ہوئے تھے۔ پنکھے والی لڑکی مسلسل پنکھا ہلا رہی تھی جبکہ باقی سب ساکت کھڑے تھے۔ پنڈت آتما رام بڑے شاہانہ انداز میں شراب کے گھونٹ لے رہا تھا۔ اچانک کمرے کے ایک کونے میں ہلکی سی سسکاری کی آواز سنائی دی۔ ایسی آواز جیسے کسی آدمی کے گلے میں خنجر مارا گیا ہو اور اس کے منہ سے چیخ کی بجائے سسکاری نکلی ہو۔ یہ آواز سنتے ہی پنڈت آتما رام چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"آ جاؤ۔ اجازت ہے"...... پنڈت آتما رام نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک چھوٹے قد کی سیاہ فام عورت اندر داخل ہوئی۔

"مار گنی تم اور یہاں۔ کیوں آئی ہو"...... پنڈت آتما رام نے ایسے غصیلے لہجے میں کہا جیسے اس عورت نے یہاں آ کر کوئی بہت بڑا جرم کیا ہو۔

"مہا آقا کی خدمت میں ایک اطلاع لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ پاکیشیا میں آپ کا سیوک بابا ظلماتی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... اس عورت نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ بابا ظلماتی تو خاصی طاقتور شکتیوں کا مالک تھا اور میں نے اس کے ذمے کام لگایا تھا۔ وہ

کیسے ہلاک ہو گیا"...... پنڈت آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مہا آقا ۔ میں بہت چھوٹی سی شکتی ہوں اور بڑی جرأت کر کے آپ کے پاس یہاں حاضر ہوئی ہوں۔ آپ مجھے معاف کر دیں ورنہ آپ کے صرف رعب سے ہی میں جل کر راکھ ہو جاؤں گی"۔ مار گنی نے سجدے میں گرتے ہوئے کہا۔

"اٹھو۔ معاف کیا"...... پنڈت آتما رام نے شاہانہ انداز میں کہا۔

"کرپا ہے مہا آقا کی"...... مار گنی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"مہا آقا ۔ آقا ظلماتی نے مجھے بلایا تو وہ اس وقت اپنے مکان کے تہہ خانے میں موجود تھا۔ وہاں تین آدمی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں سے ایک تو مقامی تھا جبکہ دو حبشی تھے۔ ان دونوں حبشیوں کے لباسوں سے تیز روشنی نکل رہی تھی کیونکہ ان کے پاس روشن کلام موجود تھا جبکہ تیسرے آدمی کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے پیر بھی۔ آقا ظلماتی نے مجھے کہا کہ اس مقامی آدمی کو میں آپ کے پاس پہنچا دوں کیونکہ یہ آپ کا مجرم ہے اور اس کا نام آقا ظلماتی نے عمران بتایا تھا"...... مار گنی نے کہا تو پنڈت آتما رام چونک پڑا۔

"اوہ ۔ پھر کیا ہوا"...... پنڈت آتما رام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں حکم کی تعمیل کے لئے کھڑی ہوئی ہی تھی کہ اچانک سیڑھیوں کی طرف سے تڑتڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی آقا ظلماتی گر کر تڑپنے لگا۔ میں مڑی ہی تھی کہ آقا ظلماتی ہلاک ہو گیا جس پر میں خوفزدہ ہو گئی اور وہاں سے فرار ہو گئی۔ پھر جب میرے اوسان درست ہوئے تو میں دوبارہ وہاں گئی لیکن تہہ خانے میں وہ تینوں افراد موجود نہ تھے۔ صرف آقا ظلماتی کی لاش پڑی ہوئی تھی اور پھر وہاں ایک کمرے میں آقا ظلماتی کے مقامی ملازم کی لاش بھی پڑی ہوئی تھی۔ چونکہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی کہ میں آقا ظلماتی کے دشمنوں کو ہلاک کئے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی اس لئے میں نے معافی کے لئے آپ کے دربار میں آنے کی جرأت کی ہے اور مہا آقا آپ واقعی مہان ہیں کہ آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے"...... مار گنی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو مار گنی اٹھی اور اس قدر تیزی سے مڑ کر باہر چلی گئی جیسے ایک لمحے کی دیر ہوئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"یہ کیسے ہو گیا ۔ وہ ظلماتی تو بے حد چالاک اور عیار آدمی تھا"...... پنڈت آتما رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے پھونک ماری تو دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک بانس کی طرح دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر جہاں آنکھیں تھیں وہاں صرف گڑھے تھے لیکن وہ اس طرح

آگے بڑھ رہا تھا جیسے دیکھ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ پنڈت آتما رام کے سامنے آکر دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ماتھے پر لگائے اور پھر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" مار گنی نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا میں ہمارا سیوک بابا ظلماتی ہلاک ہو گیا ہے جبکہ اس نے ہمارے دشمن عمران کو بھی قید کر لیا تھا اور وہ مار گنی کے ذریعے اسے یہاں پہنچانا چاہتا تھا۔ یہ سب کیا ہوا اور کیسے ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... پنڈت آتما رام نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مہان آقا۔ بابا ظلماتی نے روشاگی کے حکم پر عمران کو بے بس کرنے کی منصوبہ بندی کی اور آپ کا خاص ہیرا اس نے دوسرے ہیروں میں شامل کر کے ایک آدمی رانا افضل تک اس انداز میں پہنچایا کہ اسے بھی اس کی اصلیت معلوم نہ ہو سکے اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی سیوک ایک لڑکی جس کا باپ ہیروں کا کاروبار کرتا تھا، کو حکم دے دیا کہ وہ رانا افضل سے یہ ہیروں کی تھیلی لے کر آپ کے دشمن عمران تک پہنچا دے۔ اس طرح وہ ہیرا اس عمران کے ہاتھ میں چلا جائے گا اور وہ عمران لازماً اس ہیرے کو اپنے پاس رکھ لے گا کیونکہ یہ ہیرا دنیا کا قیمتی ترین ہیرا تھا لیکن اس لڑکی نے عمران کے ایک شاگرد سے رابطہ کیا تاکہ رانا افضل سے وہ تھیلی لی جاسکے کیونکہ رانا افضل نے لالچ میں آکر تھیلی واپس دینے سے انکار

کر دیا تھا۔ عمران کے اس شاگرد جس کا نام ٹائیگر ہے، نے رانا افضل سے وہ تھیلی واپس لے لی اور پھر خود جا کر آپ کے دشمن عمران کو دے دی۔ آپ کے دشمن نے وہ ہیرا دیکھا لیکن اپنے پاس نہ رکھا اور ٹائیگر کو واپس کر دیا اور وہ خود اپنے دو ساتھیوں سمیت بابا ظلماتی کے پاس پہنچ گیا لیکن بابا ظلماتی کو اس کی آمد کے بارے میں پہلے ہی اس کی شکتیوں نے اطلاع دے دی تھی۔ چونکہ اس نے اپنے تحفظ کے لئے روشنی کا مقدس کلام جیب میں رکھ کر آنا تھا اس لئے بابا ظلماتی نے اپنی عیاری سے یہ کلام اس سے علیحدہ کرنے کی منصوبہ بندی کی اور پھر ان پر شیطانی اثرات ڈال کر انہیں بے بس کرنے کی بجائے عام سی لیکن انتہائی زود اثر گیس سے انہیں بے بس اور بے ہوش کرنے کا منصوبہ بنایا۔ پھر آپ کا دشمن اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ بابا ظلماتی تک پہنچ گیا۔ ان تینوں کی جیبوں میں روشنی کا مقدس کلام موجود تھا اس لئے بابا ظلماتی ان پر ہاتھ نہ ڈال سکتا تھا لیکن بابا ظلماتی نے اپنی ذہنی عیاری سے آپ کے دشمن کی جیب سے مقدس کلام نکلوا کر اس کے دوسرے ساتھی تک پہنچا دیا تو بابا ظلماتی نے فوراً بے ہوش کر دینے والی گیس کا دھماکہ کر دیا اور یہ تینوں بے ہوش ہو گئے تو بابا ظلماتی نے اپنے آدمی بلوا کر ان تینوں کو تہہ خانے میں لے جا کر ڈال دیا اور اپنے آدمیوں کو واپس بھیج دیا۔ آپ کے دشمن عمران کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے۔ پھر بابا ظلماتی نے مار گنی کو طلب کیا۔ مار گنی اس وقت بہت دور ایک

کنوئیں کی تہہ میں آرام کر رہی تھی۔ چونکہ وہ انتہائی کمزور شکتی ہے اس لئے اسے وہاں تک جانے میں کافی دیر لگی بہرحال وہ وہاں پہنچ گئی۔ اس دوران آپ کے دشمن کا شاگرد ٹائیگر اتفاقاً وہاں پہنچ گیا۔ اسے نجانے کس طرح آپ کے دشمن کی وہاں موجودگی کا علم ہو گیا۔ اس نے بابا ظلماتی کے آدمی پر تشدد کر کے تہہ خانے کے بارے میں معلوم کیا اور پھر اس آدمی کو ہلاک کر کے وہ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ اس وقت مارگنی وہاں بابا ظلماتی کے پاس پہنچی تھی۔ پھر اس سے پہلے کہ مارگنی آپ کے دشمن کو اپنی قوت سے آپ تک پہنچاتی ٹائیگر نے بابا ظلماتی پر اچانک گولیاں برسا کر اسے ہلاک کر دیا اور مارگنی بابا ظلماتی کے ہلاک ہوتے ہی خوفزدہ ہو کر وہاں سے فرار ہو گئی۔ ٹائیگر نے آپ کے دشمن کو آزاد کرا کے ہوش دلایا اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بھی ہوش دلایا گیا اور پھر وہ سب وہاں سے چلے گئے"۔ اس اندھے آدمی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"بابا ظلماتی کو اس ٹائیگر کے آنے کا علم کیوں نہیں ہو سکا"...... پنڈت آتمارام نے تیز لہجے میں کہا۔

"بابا ظلماتی آپ کے دشمن کو آپ تک پہنچانے کے لئے بے حد بے چین تھا جبکہ مارگنی اس سے بھینٹ مانگ رہی تھی۔ بابا ظلماتی کو خیال ہی نہ تھا کہ اچانک کوئی آدمی وہاں آ سکتا ہے اس لئے وہ بے خبری میں مارا گیا۔ اگر اسے معمولی سا بھی موقع مل جاتا تو وہ اس آنے والے کو ہلاک کر سکتا تھا کیونکہ اس ٹائیگر کے پاس روشنی کا مقدس

کلام موجود نہ تھا"...... اس اندھے آدمی نے جواب دیا۔

"روشاگی کہاں تھی۔ اس نے مداخلت کیوں نہیں کی"۔ پنڈت آتمارام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ دارالحکومت میں داخل ہی نہ ہو سکتی تھی کیونکہ اس کے گرد روشنی کی طاقتوں نے دیوار ڈال رکھی تھی۔ اس لئے تو اس نے بابا ظلماتی کو آگے کیا تھا"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ عمران کیا سوچ رہا ہے"...... پنڈت آتمارام نے پوچھا۔

"وہ یہاں شیلانگ آنے اور آپ کو ہلاک کرنے کا سوچ رہا ہے اور اگر اسے نہ روکا گیا تو وہ یہاں پہنچ جائے گا اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ پورے باشوکا علاقے کو میزائلوں اور بموں سے اڑا دے اور اس صورت میں سفلی طاقتیں کچھ بھی نہ کر سکیں گی"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو ماشورا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... پنڈت آتمارام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہان آقا۔ معافی چاہتا ہوں لیکن آپ کا دشمن انتہائی خطرناک ہے۔ اس نے پہلے بھی تابان کے مہان آقاؤں کو ان کی شکتیوں سمیت ہلاک کر دیا تھا۔ یہ شخص حد درجہ خطرناک ہے مہان آقا۔ اگر بابا ظلماتی کامیاب ہو جاتا اور عمران آپ کے پاس پہنچ جاتا تو دوسری بات تھی لیکن اب یہ پوری طرح ہوشیار ہو گا اس لئے میں نے یہ الفاظ کہنے کی جرأت کی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

" ہونہہ ۔ اس آدمی کی وجہ سے ہم نے ڈومنائی جادو کو زندہ کیا ہے اور اب ہم پوری دنیا میں سب سے بڑے جادو کے آقا ہیں ماشورے ۔ لیکن تم ہمیں ایک آدمی سے ڈرا رہے ہو۔ کیا ہم اس بابا ظلماتی جیسے ہیں۔ بولو "...... پنڈت آتما رام نے انتہائی برہم لہجے میں کہا۔

" میں آپ کا ادنیٰ سا سیوک ہوں مہان آقا۔ میں تو آپ کو ہوشیار کرنا چاہتا تھا۔ آپ واقعی مہان ہیں آقا"...... اس اندھے نے سجدے میں گر کر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اٹھو ۔ میں نے تمہاری گستاخی معاف کر دی ہے ۔ اب ہم خود اس کا بندوبست کر لوں گا۔ دنیاوی حربوں کا جواب بھی دنیاوی حربوں سے ہی دیا جائے گا۔ تم جا سکتے ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو ماشورا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران کار چلاتا ہوا تیزی سے دارالحکومت سے شمال کی طرف جانے والی ایک سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ عقبی سیٹ پر صفدر اور اس کے ساتھ صدیقی موجود تھا۔ عمران کی منزل دارالحکومت سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک بڑا قصبہ نظام پور تھا۔ کیپٹن شکیل نے اسے بتایا تھا کہ نظام پور کی جامع مسجد کے امام روحانی معاملات میں خاصا بڑا مقام رکھتے ہیں اور خاص طور پر وہ سفلی جادو کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں اور پورے ملک میں ایسے لوگ جو کسی نہ کسی وجہ سے سفلی جادو کے شکار ہوئے ہوں ان کے پاس آتے رہتے ہیں اور وہ ان کا علاج کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ نہیں آج تک ناکامی نہیں ہوئی۔ عمران چونکہ شیلانگ جانے اور اس ڈومنائی جادو کے عامل پنڈت آتما رام کا خاتمہ کرنے کا حتمی فیصلہ

کر چکا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ جانے سے پہلے امام صاحب سے
بھی مل لے اور پھر صفدر اور صدیقی نے بھی ساتھ جانے کی خواہش
ظاہر کی تو عمران نے انہیں بھی ساتھ لے لیا تھا۔

"ان امام مسجد صاحب کا نام تو تم نے بتایا ہی نہیں کیپٹن
شکیل"...... عمران نے اچانک سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن
شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کا نام مولانا شمس الدین ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان سے ملے بھی ہو یا صرف سنی سنائی باتیں کر رہے
ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میری تو ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ میرے ساتھ والے
فلیٹ میں ایک صاحب رہتے ہیں حامد علی۔ وہ ہائی کورٹ میں کسی
اچھے عہدے پر فائز تھے۔ ان کا نوجوان بیٹا بیمار ہو گیا اور گریٹ لینڈ
تک علاج کے باوجود اسے آرام نہ آیا تو کسی کے کہنے پر حامد علی
صاحب اپنے بیٹے کو لے کر مولانا صاحب کے پاس گئے اور پھر آج
تک ان کا بیٹا بیمار نہیں ہوا۔ ان حامد علی صاحب سے میری اکثر
ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی
تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا بیماری تھی ان کے بیٹے کو"...... عقبی سیٹ پر موجود
صدیقی نے کہا۔

"وہ اچانک بے ہوش ہو جاتا تھا۔ پھر باوجود ڈاکٹروں کی کوشش
کے ہوش میں نہ آتا تھا لیکن پھر اچانک خود ہی ہوش میں آ جاتا تھا۔
آہستہ آہستہ ہوش میں رہنے کا وقفہ کم ہوتا چلا گیا لیکن مولانا صاحب
نے کچھ پڑھ کر اس پر پھونکا اور جب حامد علی صاحب سے میری ملاقات
ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ اب گزشتہ ایک سال سے وہ بے ہوش
نہیں ہوا۔ حامد علی صاحب مولانا صاحب کے اس قدر عقیدت مند
ہو گئے کہ وہ ہر ماہ ان کے پاس جاتے رہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مولانا صاحب نے کچھ بتایا بھی ہے کہ اس نوجوان کو کیا
بیماری تھی"...... صفدر نے کہا۔

"حامد علی صاحب کے مطابق مولانا صاحب نے انہیں بتایا تھا کہ
ان پر سفلی جادو کیا گیا تھا جو انہوں نے ختم کر دیا اور اس لڑکے کے
گرد ایسا حصار کھینچ دیا کہ آئندہ بھی اس کا خطرہ ختم ہو گیا ہے"۔
کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ اب بیماریوں کا علاج ڈاکٹروں اور حکیموں کی
بجائے مولانا صاحبان نے کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کوئی بیماری ہوتی تو ڈاکٹر اور حکیم بھی علاج
کرتے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عجیب عجیب سے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے اس دنیا میں۔ ایسے

واقعات کہ ساری تعلیم بے کار نظر آنے لگ جاتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"جب سے آپ اور ہم اس چکر میں داخل ہوئے ہیں واقعی حیرت ہوتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ ڈومنائی جادو کے خلاف کام کریں گے تو یہ سیکرٹ سروس کا مشن تو نہیں ہوگا تو کیا اس مشن کا چیک آپ کو ملے گا"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سیکرٹ سروس کا مشن کیسے نہیں ہے۔ یہ تو خالصتاً سیکرٹ سروس کا مشن ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے عمران صاحب"...... صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم کو اغوا کر کے قید کر دیا گیا تھا اور اگر سید چراغ شاہ صاحب مہربانی نہ کرتے تو پوری سیکرٹ سروس ان غاروں میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ختم ہو جاتی اور ایسا دوبارہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کیا یہ کیس سیکرٹ سروس کا بنتا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تو آپ کی وجہ سے اغوا کیا گیا تھا۔ اصل ٹارگٹ تو آپ تھے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا احمقانہ بات کی ہے۔ میری کیا حیثیت ہے۔ اصل اہمیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے اور پوری دنیا میں حق کے خلاف جو

تنظیم بھی اٹھتی ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سے ٹکرا جاتی ہے تو باطل کی راہ میں اصل رکاوٹ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے۔ میں تو ویسے ہی نہ تین میں نہ تیرہ میں ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس مشن کو آپ ہم پر چھوڑ دیں"...... اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سے مشن کی بات کر رہے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس ڈومنائی جادو کے خلاف مشن کی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سب سیکرٹ سروس کے ممبر ہو اور سیکرٹ سروس ایک قانونی ادارہ ہے اس لئے اس کا باقاعدہ قانون ہے اور قواعد و ضوابط ہیں جن پر عمل کیا جانا لازمی ہوتا ہے اور ان قواعد و ضوابط کی رو سے سیکرٹ سروس کا ایک مخصوص دائرہ کار ہے۔ اس دائرہ کار سے سیکرٹ سروس باہر نہیں جا سکتی اور جادو وغیرہ اس دائرہ کار میں نہیں آتے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ چیف کے پاس خصوصی اختیارات ہیں۔ وہ اگر حکم دے دیں تو دائرہ کار وسیع ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن تمہیں معلوم تو ہے کہ چیف کنجوس بھی

ہے اس لئے جب بھی وہ دائرہ کار بڑھاتا ہے تو ساتھ ہی وہ اخراجات
سے بھی ہاتھ کھینچ لیتا ہے اور صرف مجھے آگے کر کے چھوٹا سا چیک
دے کر فارغ ہو جاتا ہے۔ اس طرح دائرہ کار میں نہ آنے والا مشن
بھی مکمل ہو جاتا ہے اور سیکرٹ سروس کا فل خرچہ بھی بچ جاتا
ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہم اپنا خرچہ خود بھی تو کر سکتے ہیں اور چیف سے چھٹی لے کر
اس مشن پر کام کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"واہ۔ بڑے دنوں بعد دعا قبول ہوئی ہے۔ بہرحال سچ کہتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے"...... عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... تقریباً سب نے ہی چونک کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ جو خرچہ تم نے اس مشن پر کرنا ہے وہ تم اکٹھا کر
کے مجھے دے دو گے اور میں تمہاری طرف سے مشن مکمل کر دوں گا۔
اس طرح ہماری رقم ملنے کی میری دعائیں آخرکار قبول ہو جائیں
گی"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن اس
کے ساتھ ہی عمران نے کار کا رخ بائیں جانب نکلنے والی سڑک پر موڑ
دیا تو وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے کیونکہ یہ سڑک سیدھی نظام
پور جاتی تھی اور نظام پور یہاں سے زیادہ دور نہ تھا اور پھر واقعی
تھوڑی دیر بعد وہ نظام پور پہنچ گئے۔ جامع مسجد کے امام صاحب کو
وہاں کا چونکہ بچہ بچہ جانتا تھا اس لئے انہیں فوراً مولانا صاحب تک

پہنچا دیا گیا۔ مولانا صاحب جامع مسجد سے ملحق ایک چھوٹے سے مکان
میں رہتے تھے۔ اس مکان کے قریب ہی ایک کھلا احاطہ تھا جہاں اس
وقت بھی کافی لوگ موجود تھے اور مولانا صاحب اپنے گھر پر تھے
کیونکہ احاطے میں وہ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جاتے تھے اور مغرب
کی نماز تک لوگوں کے کام کرتے اور پھر واپس آ جاتے تھے۔ اس
وقت چونکہ ظہر اور عصر کا درمیانی وقت تھا اس لئے وہ اپنی رہائش گاہ
پر تھے۔ عمران نے کار ان کی رہائش گاہ کے قریب روکی اور پھر وہ سب
نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے مسجد کے سامنے موجود ایک آدمی تیزی سے ان
کی طرف بڑھا۔

"آپ اجنبی ہیں جناب۔ فرمائیے"...... اس آدمی نے قریب آ کر
کہا۔

"ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور ہم نے مولانا صاحب سے ملنا
ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو عصر کی نماز پڑھنے آئیں گے پھر احاطے میں چلے جائیں گے
اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد عشاء تک مسجد میں رہیں گے۔ اس
دوران آپ ان سے مل سکتے ہیں اور اگر کوئی سفلی مسئلہ ہو تو پھر آپ
احاطے میں پہنچ جائیں"...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ تو ایسا ہی ہے لیکن ہم نے ان سے صرف چند معلومات
حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا آپ سرکاری آدمی ہیں"...... اس

آدمی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہم تو مولانا صاحب کے عقیدت مند ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے اپنا نام بتا دیا۔

"میں معلوم کرتا ہوں جناب۔ شاید مولانا صاحب ملاقات کا وقت دے دیں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور واپس ملحقہ مکان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا جسے ایک چھوٹے بچے نے کھولا تو وہ آدمی اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک سفید داڑھی والے بزرگ بھی باہر آئے۔ ان کی آنکھوں پر سیاہ فریم کی عینک تھی۔ سر پر سفید عمامہ اور جسم پر سفید رنگ کی شلوار قمیض تھی لیکن چہرہ سرخ و سفید اور صحت مند نظر آ رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی مولانا شمس الدین صاحب ہوں گے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم سے ملاقات ہو گئی۔ آؤ بیٹے۔ ادھر مسجد میں بیٹھتے ہیں"...... بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان کی رہنمائی میں وہ مسجد کے صحن کے ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ وہ آدمی جو مولانا صاحب کو بلا لایا تھا وہ پہلے ہی جا چکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے بیٹا کہ تم لوگ میرے پاس کیوں آئے ہو اور میں انتہائی شرمندہ ہوں کہ میں تمہاری زیادہ مدد نہیں کر سکوں گا لیکن چونکہ یہ خیر و شر کا معاملہ ہے اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ

اس نیک مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا گیا ہے ورنہ اگر اس عمر میں بھی میرا انتخاب کر لیا جاتا تو مجھے اپنی خوش قسمتی پر ناز ہوتا"۔ مولانا صاحب نے بڑے دھیمے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران دل ہی دل میں ان کی اس بات پر بے حد شرمندہ ہوا کیونکہ اس نے تو ہر بار کی طرح اس بار بھی اس کام سے بچنے کی اپنی طرف سے بے حد کوشش کی تھی۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے جناب"...... عمران نے کہا۔

"میری نہیں عمران بیٹے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بہرحال ڈومنائی جادو کے بارے میں جو کچھ تمہیں خاقانی صاحب نے بتایا ہے وہ بھی درست ہے لیکن مکمل طور پر وہ بھی اس بارے میں نہیں جانتے۔ یہ انتہائی خطرناک جادو ہے اور جیسا کہ تمہیں معلوم ہے اس کی بنیاد ارواح خبیثہ پر رکھی گئی ہے اس لئے یہ دوسرے سفلی جادوؤں سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ اس کا اصل آدمی پنڈت آتما رام ہے۔ وہ ذاتی طور پر اب تم سے خوفزدہ ہو چکا ہے لیکن اس کی شیطانی طاقتیں اسے نئے نئے راستے سمجھاتی رہتی ہیں اس لئے یہ اتنی آسانی سے ہلاک نہیں ہو گا جتنی آسانی سے تم سمجھ رہے ہو۔ وہ چونکہ ڈومنائی جادو کا اس وقت بنیادی آدمی ہے اور ڈومنائی جادو کو ایک ہزار جیتے جاگتے انسانوں کی بھینٹ دے کر زندہ کیا گیا ہے اس لئے پنڈت آتما رام کے گرد شیطان نے انتہائی خصوصی شیطانی حصار قائم کر دیئے ہیں اور تم اس تک پہنچ جانے کے باوجود اسے ہلاک نہ کر سکو

گے "...... مولانا صاحب نے کہا۔

" تو کیا اس نے اپنی جان کسی طوطے میں منتقل کر دی ہے "۔ عمران سے شاید اتنی دیر سنجیدہ نہ رہا گیا تھا اس لئے وہ بول ہی پڑا تو مولانا صاحب نے ایک بار تو چونک کر اسے دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیئے ۔

" وہ بچوں کے لئے کہانیاں ہوتی ہیں ۔ بہرحال عملی طور پر صورت حال ایسی ہی ہے ۔ پنڈت آتما رام صرف اس صورت میں ہلاک ہو سکتا ہے کہ اس کے گرد موجود شیطانی حصاروں کا خاتمہ کر دیا جائے اور یہ کیسے ہو گا میں اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ یہ سب کچھ تمہیں اپنی ذہانت سے کرنا ہو گا"...... مولانا صاحب نے کہا۔

" لیکن یہ تو شیطانی حصار ہیں ۔ میری ذہانت تو دنیاوی حصاروں کے خلاف کام کر سکتی ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس ایک آدمی ہے افریقی جوزف ۔ وہ ان حصاروں کو نہ صرف سمجھ سکتا ہے بلکہ ان کے خلاف کام بھی کر سکتا ہے لیکن اس کے پاس ذہانت نہیں ہے ۔ ذہانت تمہیں استعمال کرنا ہو گی ۔ بہرحال یہ کام وہاں شیلانگ میں ہی ہو سکتا ہے ۔ البتہ آخری بات کہہ دوں اس کے بعد اجازت چاہوں گا کہ شیلانگ اور باشوکا میں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے خلاف دنیاوی سطح کی سازشیں بھی ہو سکتی ہیں اس لئے تم صرف شیطانی معاملات کی حد تک محدود نہ رہنا بلکہ اسے دنیاوی اور شیطانی مشن سمجھنا"...... مولانا صاحب

نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن ان سے تحفظ کے لئے کچھ بتا دیں "...... عمران نے کہا۔

" مقدس کلام، خوشبو، پاکیزگی اور ذہانت "...... مولانا صاحب نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے ۔

" اب مجھے اجازت دیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو ۔ اللہ حافظ "...... مولانا صاحب نے کہا اور پھر اس طرح مڑ کر مسجد کے بڑے دروازے کی طرف بڑھ گئے جیسے وہ ان سے واقف ہی نہ ہوں ۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے پیچھے چلتا ہوا مسجد سے باہر آ گیا۔ مولانا صاحب تو واپس اپنے مکان میں چلے گئے جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار ہو کر واپس دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گیا۔

" عمران صاحب ۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہی جو پہلے تھا "...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" عمران صاحب ۔ مولانا صاحب سے ملاقات کے بعد آپ کی معلومات میں کچھ اضافہ بھی ہوا ہے یا نہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔ صرف اس حد تک کہ وہاں شیلانگ میں ہمارے خلاف

دنیاوی حربے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں جبکہ میرے ذہن میں واقعی یہ بات نہ تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو عمران صاحب ہمارے ساتھ جانے کا سکوپ بن گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف مان جائے تب بات ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اگر آپ کہیں تو وہ مان جائے گا۔ میں نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ چیف آپ کی بات بہرحال مان جاتا ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں بھی اس کی کنجوسی کا دخل ہوتا ہے۔ میری بات مان کر چیک میں کمی کے لئے اپنی بات منوا لیتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

شیلانگ میں ایک جدید انداز کے بنے ہوئے نو تعمیر شدہ مکان کا ایک کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اور ایک کرسی پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا اور وہ کوئی مقامی ہی تھی کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس لڑکی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر میز پر موجود ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز بند کی اور پھر ریموٹ کنٹرول واپس میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ماميا بول رہی ہوں"...... لڑکی نے کہا۔ اس کی آواز بے حد لوچ دار اور مترنم تھی۔

"سراگ بول رہا ہوں ماميا"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے تکلفانہ تھا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"ارے سراگ تم ۔ کہاں سے کال کر رہے ہو"...... مامیا نے اس بار بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شیلانگ سے ہی بول رہا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے دارالحکومت سے واپس آیا ہوں۔ اگر اجازت ہو تو آ جاؤں۔ ایک انتہائی اہم کام بھی میرے پاس موجود ہے"...... سراگ نے کہا۔

"کس ٹائپ کا کام ہے"...... مامیا نے چونک کر کہا۔

"وہی مخصوص کام جو ہمارا گروپ کرتا رہتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو فوراً آ جاؤ۔ بڑے طویل عرصے سے فارغ رہ رہ کر اب میں تنگ آ چکی ہوں"...... مامیا نے کہا۔

"میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مامیا نے رسیور رکھا اور پھر ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی آف کیا اور اٹھ کر اس کمرے سے باہر آ گئی۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئی۔ یہ کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ یہاں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"شولو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مامیا بول رہی ہوں شولو"...... مامیا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ حکم کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سراگ آ رہا ہے اسے میرے آفس تک پہنچا دینا۔ سراگ کوئی کام لے آیا ہے اس لئے کام کے لئے بھی تیار رہنا"...... مامیا نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مامیا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر سختی کا تاثر نمایاں تھا۔

"آؤ بیٹھو سراگ"...... مامیا نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... آنے والے نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ مامیا نے اٹھ کر سائیڈ ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور ساتھ ہی سب سے نچلے ریک میں موجود جام اٹھا کر اس نے انہیں میز پر رکھا اور پھر بوتل کھول کر اس نے دونوں جام آدھے آدھے بھرے اور بوتل وہیں میز پر رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"لو پیو۔ تمہاری پسندیدہ شراب ہے"...... مامیا نے کہا۔

"پسندیدہ لوگوں کے پاس موجود ہر چیز پسندیدہ ہوتی ہے"۔ سراگ نے جام اٹھاتے ہوئے کہا تو مامیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہاری یہی باتیں تو مجھے پسند ہیں سراگ ۔ بہرحال بتاؤ کیا کام ہے"...... مامیا نے جام اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"چند پاکیشیائی یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔ سراگ نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ چند کا کیا مطلب ہوا۔ اس قدر مبہم باتیں کیوں کر رہے ہو۔ کون ہیں یہ لوگ"...... مامیا نے چونک کر کہا تو سراگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"باشوکا میں کوئی پنڈت آتما رام رہتا ہے۔ وہ سفلی جادو کا مہان عامل ہے اور اس کی پاکیشیا میں کسی سفلی جادو کے بڑے عالم سے ٹکر ہو گئی ہے اور پاکیشیائی عامل طاقت میں اس سے بے حد کم ہے اس لئے اس نے دوسرا چکر چلایا ہے کہ پاکیشیا کے کسی گروپ کی خدمات حاصل کی ہیں کہ وہ یہاں آکر پورے باشوکا علاقے کو بموں اور میزائلوں سے اڑا دیں۔ اس طرح جادو سے ہٹ کر دنیاوی طور پر پنڈت آتما رام کا خاتمہ کر دیا جائے۔ پنڈت آتما رام کو ظاہر ہے اس کی اطلاع مل گئی۔ دارالحکومت میں ٹیری بااثر گروپ کا چیف ہے اور ٹیری پنڈت آتما رام کا بے حد عقیدت مند ہے۔ پنڈت آتما رام نے اسے کہا کہ وہ اس گروپ کا خاتمہ کر دے۔ اس نے حامی بھرلی۔ میں اتفاق سے اس کے پاس موجود تھا۔ چونکہ میرا تعلق شیلانگ سے ہے اس لئے ٹیری نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے تمہارا ریفرنس دے دیا۔ ٹیری تمہارے بارے میں جانتا تھا اس لئے اس نے فوراً یہ کام تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ لوہا گرم تھا اس لئے میں نے تمہاری طرف سے پچاس لاکھ ڈالرز معاوضہ کے عوض کام

کرنے کی حامی بھرلی۔ ٹیری نے تھوڑی سی حیل و حجت کے بعد پچاس لاکھ ڈالرز کی ادائیگی پر رضامندی ظاہر کر دی اور اصول کے مطابق آدھی رقم ادا کر دی ہے۔ یہ لو چیک"...... سراگ نے جیب سے ایک چیک نکال کر مامیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی بہترین بکنگ ایجنٹ ہو۔ ویری گڈ"۔ مامیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ سودا واقعی انتہائی بھاری مالیت کا تھا۔

"اب تم اصول کے مطابق دس فیصد بکنگ کمیشن کا نصف چیک مجھے دے دو"...... سراگ نے کہا۔

"جب یہ چیک کیش ہو جائے گا تو تمہیں کمیشن بھی مل جائے گا لیکن یہ بتاؤ کہ ان لوگوں کو کیسے ٹریس کیا جائے گا۔ ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... مامیا نے کہا۔

"بظاہر تو کوئی تفصیلات نہیں ہیں لیکن پھر بھی انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ باشوکا بہت وسیع پہاڑی علاقہ ہے اس لئے ظاہر ہے وہاں انہیں کم از کم چالیس پچاس بڑی طاقت کے میزائل فائر کرنے پڑیں گے اور یہ میزائل اور ان کے لانچر ظاہر ہے بڑی بڑی جیپوں پر لاد کر لے جائیں گے اور باسوکا کے کافی قریب جا کر انہیں لانچر کے ذریعے فائر کیا جائے گا۔ اگر ہم وہاں پکٹنگ کر لیں تو ہم نہ صرف انہیں آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں بلکہ ہلاک بھی کر سکتے ہیں"...... سراگ نے جواب دیا۔

" ان کی تعداد کتنی ہو گی "...... مامیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے ان کی تعداد پانچ چھ ہو گی۔ اس سے زیادہ تو ہو سکتی ہے کم نہیں ہو سکتی "...... سراگ نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے لیکن یہ لوگ کب یہاں پہنچ رہے ہیں "۔ مامیا نے کہا۔

" اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ۔ کسی بھی وقت وہ یہاں پہنچ سکتے ہیں اس لئے ہمیں پہلے سے ہوشیار رہنا چاہئے "...... سراگ نے کہا۔

" اوکے ۔ میں نقشہ چیک کر لیتی ہوں تاکہ اس پر مارکنگ کر لی جائے ۔ پھر ہم پورے گروپ سمیت وہاں پہنچ جائیں گے "...... مامیا نے کہا تو سراگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ مامیا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے اسے میز پر پھیلایا اور پھر قلمدان سے بال پوائنٹ نکال کر وہ اس پر جھک گئی۔ سراگ بھی نقشے پر جھک گیا۔

" یہ ہے باشوکا کا علاقہ "...... مامیا نے بال پوائنٹ سے نقشے پر دائرہ ڈالتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ ٹھیک ہے "...... سراگ نے جواب دیا۔

" اور یہ راستہ شیلانگ سے باشوکا کو جاتا ہے۔ دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے "...... مامیا نے بال پوائنٹ سے لمبا سا نشان لگاتے ہوئے کہا تو سراگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" میزائل فائرنگ اگر پورے باشوکا پر کی جائے تو پھر یہ فائرنگ باشوکا کے انتہائی قریب سے کی جا سکتی ہے اور وہ یہاں سے ہو سکتی ہے ۔ یہ آخری گاؤں ہے روگا "...... مامیا نے کہا۔

" نہیں ۔ وہ لوگ گاؤں میں جا کر کھلے عام لانچر نصب نہیں کر سکتے ۔ لامحالہ انہیں یہ سب کچھ خفیہ انداز میں کرنا ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ گاؤں سے ہٹ کر جنگل کے اندر قدیم معبد ان کے کام کے لئے بہترین سپاٹ ثابت ہو گا "...... سراگ نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ بہرحال اس گاؤں کے دونوں اطراف میں پکٹنگ ہونی چاہئے جبکہ ہمارے گروپ کے چار آدمی شیلانگ سے اس گاؤں تک موجود راستے میں رہیں گے ۔ تم اور میں گاؤں روگا میں رہیں گے اور پورے گروپ کو وہیں سے کنٹرول کریں گے ۔ پھر جیسے ہی ان کی نشاندہی ہو گی ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے "۔ مامیا نے کہا تو سراگ نے اطمینان بھرے انداز میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیلانگ کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ جوزف، ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔ وہ سب پاکیشیا سے پہلے ناپال گئے تھے اور پھر وہاں سے وہ شیلانگ پہنچے تھے تاکہ کافرستان کے دارالحکومت میں موجود شاگل کے آدمی انہیں وہاں دیکھ کر چونک نہ پڑیں۔ انہیں یہاں آئے ہوئے آٹھ گھنٹے گزر چکے تھے اور یہ آٹھ گھنٹے انہوں نے اپنے اپنے کمروں میں گزارے تھے کیونکہ عمران انہیں یہاں چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب سے تھوڑی دیر پہلے اس کی واپسی ہوئی تھی اور اس نے خود ہی فون کر کے ان سب کو اپنے پاس کال کر لیا تھا۔ اس وقت وہ سب اکٹھے بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔ عمران نے پاکیشیا سے روانگی سے پہلے ان سب کو مقدس کلام لکھ کر دے دیا تھا کہ وہ سب اسے اپنی جیبوں میں رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ان سب کو

خصوصی ہدایت کی تھی کہ وہ سب ہر وقت باوضو رہیں اور خوشبو کا مسلسل استعمال جاری رکھیں اس لئے سوائے جوزف کے باقی سب افراد نہ صرف باوضو تھے بلکہ انہوں نے خوشبو بھی لگا رکھی تھی۔

"عمران صاحب۔ جوزف نے خوشبو کا استعمال نہیں کیا۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے معاملات الجھ جائیں"۔۔۔ اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کے خون میں افریقہ کی مخصوص خوشبو شامل ہے اور یہ پرنس ہے اور افریقہ کے تمام چھوٹے بڑے وچ ڈاکٹروں نے اس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ اس پر اس پنڈت آتما رام کی شیطانی طاقتوں کا اثر نہیں ہو گا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"آپ آٹھ گھنٹے کیا کرتے رہے ہیں عمران صاحب"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے جادو سے ہٹ کر اپنی مخصوص فیلڈ کے تحت ایک نئی سکیم سوچی ہے۔ میں اس سلسلے میں کام کرتا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسی سکیم عمران صاحب"۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باشو کا علاقہ انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے اور وہاں صرف غاریں ہیں یا پھر پنڈت آتما رام اور اس کے چیلے اس کے علاوہ وہاں کوئی آدمی نہیں رہتا اور اس پورے علاقے پر ڈومنانی جادو کی طاقتوں کے

حصار قائم ہیں اس لئے اگر ہم عام حالات میں اندر داخل ہوئے تو نجانے ہمیں کس کس سے کس کس انداز میں لڑنا پڑے گا اس لئے میں نے جادو سے ہٹ کر سوچا ہے کہ اگر سپر ون میزائلوں کی بارش اس پورے علاقے پر کر دی جائے تو پنڈت آتما رام اور اس کے چیلوں سمیت سب کچھ تباہ و برباد ہو جائے گا اور سفلی طاقتیں بھی ان میزائلوں کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور پنڈت کے ہلاک ہوتے ہی ڈومنانی جادو کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی تمام شیطانی طاقتیں بھی فنا ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے واقعی شاندار سکیم سوچی ہے عمران صاحب۔ لیکن یہ بات آپ نے کب سوچی۔ کیا پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے یا بعد میں"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں آکر۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ سپر ون میزائل یہاں سے تو نہیں مل سکتے۔ لازماً انہیں کافرستان کے دارالحکومت سے منگوانا پڑے گا۔ پھر ان کے لانچر اور ان کی باربرداری یہ سب کیسے ممکن ہو سکے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں آٹھ گھنٹے کام کرتا رہا ہوں۔ بہرحال تمام انتظام ہو گیا ہے۔ دو بڑی جیپیں تھوڑی دیر بعد یہاں شیلانگ پہنچ جائیں گی جن پر بیس سپر ون میزائل اور لانچرز موجود ہوں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ سفلی طاقتیں ان میزائلوں کو فائر ہونے دیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"سفلی طاقتیں دنیاوی حربوں کو کیسے روک سکتی ہیں۔ پھر تو دنیا کا ہر ملک فوج اور اسلحے کی بجائے ان سفلی طاقتوں کو ہی ملک کے دفاع کے لئے بھرتی کر لیتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"صفدر کی بات درست بھی ہو سکتی ہے عمران صاحب اس لئے پہلے یہ بات کنفرم ہونی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کنفرمیشن تو ظاہر ہے تجربے کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جوزف سے تو پوچھا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہاں۔ جوزف سے واقعی پوچھا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے جوزف سے مخاطب ہو کر اس سے یہ بات پوچھ لی۔

"باس۔ شیطانی طاقتیں انسانوں پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اسلحہ پر نہیں اس لئے دو کام ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ شیطانی طاقتیں بھی اس حربے سے بچنے کے لئے کوئی ایسا دنیاوی گروپ سامنے لے آئیں اور دوسرا یہ کہ وہ وہاں موجود لوگوں کو وہاں سے پہلے نکال کر کہیں اور پہنچا دیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ پنڈت آتما رام کی شیطانی طاقتیں کیا

کریں گی"...... صفدر نے اس بار براہ راست جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ابھی تو اس پنڈت آتما رام کو بھی معلوم نہیں ہو گا"...... جوزف کے جواب دینے سے پہلے عمران نے کہا۔

"میں معلوم کر سکتا ہوں باس۔اگر آپ حکم دیں"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وچ ڈاکٹر شامالی کی روح سے رابطہ کر کے باس"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔معلوم کر کے بتاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کہاں جا رہے ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اپنے کمرے میں باس"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گیا۔

"فرض کیا عمران صاحب آپ کا یہ حربہ ناکام ہو جاتا ہے تو پھر"...... صفدر نے جوزف کے باہر جانے کے بعد کہا۔

"تو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔سیکرٹ ایجنٹوں اور مجرموں کے خلاف کام

کرتے کرتے یکلخت جب آپ کو شیطانی طاقتوں کے خلاف کام کرنا پڑتا ہے تو کیا محسوس ہوتا ہے۔ہمیں تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم اندھوں کی طرح ہوا میں لاٹھیاں چلا رہے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اسی لئے تو ہر بار میں کوشش کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں شامل نہ ہوں لیکن مجھے بہرحال داخل کر دیا جاتا ہے اور تم دونوں تو خود اس سلسلے میں داخل ہوئے ہو ورنہ میرا ارادہ تھا کہ ٹائیگر اور جوزف کو ساتھ لے کر یہاں آؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جوانا کا نام نہیں لیا اور جوانا کو ساتھ بھی نہیں لائے۔اس کی وجہ"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"جوانا کے حصے کا یہاں کوئی کام نہیں ہو گا اس لئے جب بھی وہ ایسے معاملات میں ساتھ رہا تو وہ بہت بور ہوا اس لئے میں نے اس بار اسے ڈراپ کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ اسی انداز میں باتیں کرتے رہے کہ اچانک دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔اس کا چہرہ قدرے بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا اور آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔

"کیا ہوا جوزف"...... عمران نے کہا تو جوزف کرسی پر بیٹھ کر چند لمحوں تک تو لمبے لمبے سانس لیتا رہا اور ایسا کرنے سے اس کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"باس۔ میں نے وچ ڈاکٹر شامانی کی روح سے رابطہ کر کے معلوم کر لیا ہے۔ آپ کی تجویز شیطانی طاقتوں کو معلوم ہو چکی ہے اس لئے اس پنڈت آتما رام نے اس کا توڑ بھی دنیاوی طریقے سے کیا ہے۔ اس نے کافرستان کے دارالحکومت میں اپنے کسی آدمی کو کہا ہے اور اس آدمی نے یہاں شیلانگ میں کسی عورت سے رابطہ کیا ہے۔ اس عورت کا گروپ یہاں بے حد طاقتور ہے اور یہ عورت باشوکا سے پہلے آنے والے گاؤں کے قریب ہمارے خلاف پکٹنگ کرے گی۔ یہاں سے اس گاؤں تک جانے والی سڑک پر بھی اس کے آدمی موجود ہیں اور وہاں بھی ان کے آدمی پھیلے ہوئے ہیں اور یہ عورت اور اس کا ساتھی اس گاؤں میں پہنچ چکے ہیں اس لئے جیسے ہی ہم باشوکا کے لئے روانہ ہوں گے انہیں اطلاع مل جائے گی اور وہ لوگ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن اس قدر تفصیل سے تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر شامالی کی روح بہت باخبر رہتی ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"شکر ہے یہ بدروح نہیں ہے"...... عمران نے کہا لیکن جوزف نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہی جو پہلے تھا۔ البتہ پہلے ان لوگوں کو کور کرنا ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ شیطانی طاقتیں اس پنڈت آتما رام کو بھی حفظ ماتقدم کے طور پر وہاں سے پہلے کسی اور جگہ لے گئی ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں جوزف۔ کیا تم یہ بات معلوم کر سکتے ہو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں باس۔ اب ایک ماہ سے پہلے وچ ڈاکٹر شامالی سے میرا رابطہ نہیں ہو سکتا"...... جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر راستے میں موجود ان افراد کے بارے میں معلوم ہو جائے تو ہم آسانی سے انہیں کور کر سکتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ کریں کہ پہلے ہم ان کے خاتمہ کے لئے وہاں پہنچ جائیں اور پھر بعد میں میزائل وغیرہ لے جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ظاہر ہے وہ لوگ وہاں دنیاوی انداز میں ہی ہم سے نمٹنے کی کوشش کریں گے۔ یہ انسان ہیں اور یہاں کا مجرم گروپ ہے اس لئے ہم انہیں آسانی سے کور کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو اس بار سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

روگا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں ایک قبیلے کے افراد رہتے تھے اور باقی تو وہاں سب جھونپڑیاں تھیں البتہ ایک مکان پختہ تھا جو اس گاؤں کے سردار کا مکان تھا اور سردار کو مکھیا کہا جاتا تھا۔ سردار کا نام روبن تھا اور وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ مامیا اور سراگ نے روبن کو رقم دے کر اس کا مکان عارضی طور پر حاصل کر لیا تھا اور روبن کسی جھونپڑی میں منتقل ہو گیا تھا اس لئے اس وقت اس پختہ مکان کے ایک کمرے میں مامیا اور سراگ دونوں موجود تھے۔ کمرے میں فرش پر دری بچھی ہوئی تھی جس پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ باہر مامیا کے دو مسلح آدمی پہرہ دے رہے تھے جبکہ ان کے چار افراد شیلانگ سے روگا تک آنے والے راستے پر مختلف جگہوں پر موجود تھے اور دس مسلح افراد اس گاؤں کے دونوں اطراف میں پھیلے ہوئے تھے اور مامیا نے ان سب کو زیرو فائیو فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر دیئے ہوئے تھے تاکہ

سب سے رابطہ ہو سکے۔

"اب ہم کب تک یہاں اس طرح بیٹھے رہیں گے۔ نجانے وہ لوگ کب آئیں"...... مامیا نے کہا۔

"ایک گروپ شیلانگ میں کام کر رہا ہے جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی"...... سراگ نے کہا۔

"کیسے۔ کیا اس گروپ کے آدمی انہیں پہچانتے ہیں"۔ مامیا نے چونک کر کہا۔

"ایک تو وہ اجنبی ہوں گے دوسرا گروپ کی صورت میں ہوں گے اور تیسری بات یہ کہ ان کے پاس لازماً بڑے بڑے میزائل اور لانچر ہوں گے"...... سراگ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو مامیا اور سراگ دونوں چونک پڑے۔ مامیا نے لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور سیٹی کی آواز اس جیکٹ کی جیب سے آ رہی تھی اس لئے اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور زیرو فائیو ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اشوک کالنگ میڈم۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ میڈم اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مامیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میڈم۔ دو بڑی جیپیں شیلانگ سے روگا کی طرف آ رہی ہیں۔

ان میں سے ایک جیپ پر پڑے ہوئے ترپال کے اندر لگتا ہے کہ میزائل اور لانچر ہیں۔ ایک جیپ میں ڈرائیور سمیت چار افراد ہیں جبکہ دوسری جیپ میں ایک سیاہ فام حبشی اکیلا بطور ڈرائیور موجود ہے۔ اوور"...... اشوک نے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں کراس ہوئے۔ اوور"...... مامیا نے پوچھا۔

"دو منٹ پہلے کراس ہوئی ہیں دونوں جیپیں۔ اوور"۔ اشوک نے کہا۔

"اوکے۔ اب تم بھی ان کے پیچھے یہاں آجاؤ اور گاؤں سے باہر رک جانا۔ جب ضرورت ہو گی تمہیں کال کر لیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... مامیا نے کہا اور رابطہ ختم کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ گروپ شیلانگ میں انہیں چیک نہیں کر سکے۔ بہرحال تمہاری بوریت تو دور ہو گئی"...... سراگ نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں تک پہنچنے میں انہیں دو گھنٹے لگ جائیں گے اور اب اصل بات یہ دیکھنی ہے کہ ہم ان کا خاتمہ کیسے کریں"۔ مامیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ گاؤں سے دو میل پہلے درختوں کا ایک بڑا جھنڈ سڑک کی سائیڈ پر موجود ہے۔ ہم وہاں پکٹنگ کر لیں اور دونوں جیپوں پر اچانک میزائل فائر کر دیں"...... سراگ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ باہر میرے دو آدمی موجود ہیں اور

ہماری جیپ میں میزائل گنیں بھی موجود ہیں"...... مامیا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد مامیا اور سراگ دو آدمیوں سمیت جیپ میں سوار ہو کر گاؤں سے نکل کر درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس کی نشاندہی سراگ نے کی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر سراگ خود تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد جیپ درختوں کے اس جھنڈ میں داخل ہو رہی تھی۔ سراگ نے جیپ روکی اور پھر وہ اور مامیا اور اس کے دونوں آدمی نیچے اتر آئے۔

"میزائل گنیں لے کر آگے والے درختوں پر چڑھ جاؤ۔ تم نے ایک ایک جیپ کو نشانہ بنانا ہے۔ میں تمہیں پہلے اطلاع دوں گی اور تم خود بھی ہوشیار رہنا۔ یہ سن لو کہ تمہارے نشانے خطا نہیں ہونے چاہئیں"...... مامیا نے اپنے دونوں آدمیوں سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم"...... دونوں آدمیوں نے کہا اور پھر جیپ سے انہوں نے ایک ایک میزائل گن اٹھائی اور تیزی سے سڑک کی طرف بڑھ گئے۔

"ہمیں بھی ایسی جگہ ہونا چاہئے کہ ہم یہ سب کچھ ہوتا دیکھ سکیں"...... سراگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جھنڈ سے نکل کر دوسری طرف درختوں پر چڑھ کر بیٹھنا چاہئے تاکہ اگر بفرض محال میزائل گنیں انہیں نشانہ نہ بنا سکیں تو ہم مشین گنوں سے انہیں نشانہ بنا دیں"...... مامیا نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ یہاں سے کچھ آگے گاؤں کی طرف چند ایسے درخت سڑک کی دوسری طرف موجود ہیں۔ آؤ"...... سراگ نے کہا تو جیپ کو وہیں چھوڑ کر وہ دونوں پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر دونوں نے سڑک کراس کی اور دوسری طرف بڑھ گئے اور کچھ آگے گاؤں کی طرف بڑھنے کے بعد وہ سڑک کے قریب ہی درختوں کے ایک چھوٹے سے جھنڈ میں داخل ہو گئے۔

" ہمیں مشین گنیں تیار رکھنی چاہئیں ۔ اگر جیپیں ہمارے آدمیوں کی فائرنگ سے بچ نکلیں تو ہم نے ان پر فائر کھولنا ہے"۔ مامیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... سراگ نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں علیحدہ علیحدہ درختوں پر چڑھ کر ایسی جگہ پر ایڈجسٹ ہو کر بیٹھ گئے کہ شیلانگ کی طرف سے آنے والی سڑک کو وہ نہ صرف دیکھ سکتے تھے بلکہ درختوں کا وہ جھنڈ بھی ان کی نظروں میں تھا جہاں ان کے آدمی میزائل گنیں لئے ہوئے موجود تھے ۔ سڑک خالی پڑی ہوئی تھی۔ مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ مامیا نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مامیا کالنگ ۔ اوور"۔ مامیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس میڈم۔ اشوک اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... دوسری طرف سے اشوک کی آواز سنائی دی کیونکہ مامیا نے اس کا خصوصی بٹن آن کیا تھا۔

" تمہارے آدمی اور تم ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا۔ میں اور سراگ دونوں سڑک پر درختوں پر موجود ہیں لیکن اصل کام تم نے کرنا ہے۔ میزائل نشانے پر لگنے چاہئیں اور انہیں کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہئے ۔ اوور"...... مامیا نے کہا۔

" یس میڈم ۔ ہم ہر لحاظ سے ہوشیار اور چوکنا ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو مامیا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس نے مشین گن کاندھے سے اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں سڑک پر جم گئیں لیکن سڑک خالی پڑی ہوئی تھی اور ویسے بھی ابھی ان لوگوں کو یہاں پہنچنے میں کافی دیر لگنا تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مزید گزر گیا لیکن دونوں جیپیں نظر نہ آئیں تو مامیا کو بے چینی سی محسوس ہونے لگی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ راستے میں اس کے دوسرے آدمیوں نے اسے کال نہیں کیا حالانکہ اس نے تین افراد کو مختلف سپاٹس پر رہ کر ان لوگوں کے بارے میں اطلاع دینے کا حکم دیا تھا۔ اس نے ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالنے کا سوچا ہی تھا کہ بے اختیار چونک پڑی کیونکہ دور سے اسے دونوں جیپیں تیز رفتاری سے آتی دکھائی دینے لگ گئی تھیں اور اس کی ساری توجہ اس طرف ہو گئی۔ اس نے مشین گن کا دستہ مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ آگے پیچھے دوڑتی ہوئی دونوں جیپیں تیزی سے آگے بڑھی چلی آ رہی تھیں۔ ان میں سے پچھلی جیپ پر ترپال پڑی ہوئی تھی جبکہ پہلی جیپ

اوپر سے بند تھی۔ مامیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی میزائل فائر ہوں گے اور یہ دونوں جیپیں تباہ ہو جائیں گی اور اس طرح وہ پچاس لاکھ ڈالرز جیسی خطیر رقم کی مالک بن جائے گی۔ دونوں جیپیں اب اس جھنڈ کے قریب پہنچ رہی تھیں اور پھر اچانک درختوں کے جھنڈ سے بیک وقت دو میزائل فائر ہوئے اور اس کے ساتھ ہی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی دونوں جیپیں ایک لمحے کے لئے ہوا میں اٹھیں اور پھر گھومتی ہوئی سڑک کی سائیڈ پر گریں اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکوں سے جیسے پوری فضا گونج اٹھی۔ ایسے خوفناک دھماکے کہ مامیا بے اختیار اچھل کر نیچے گرنے لگی۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں ایک شاخ آ گئی اور وہ سر کے بل نیچے گرنے سے بچ گئی۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے اور ہر طرف آگ ہی آگ پھیل گئی تھی۔ مامیا نے اپنے آپ کو بڑی مشکل سے سنبھالا اور پھر وہ تیزی سے درخت سے نیچے اتر آئی۔

"مامیا۔ مامیا"...... اچانک اسے قریب سے سراگ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ اس طرف مڑی۔ اس نے دیکھا کہ سراگ ایک جھاڑی میں اوندھے منہ پڑا ہوا چیخ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا تمہیں"...... مامیا نے کہا اور جھک کر اس نے سراگ کو سہارا دے کر اٹھنے میں مدد دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد سراگ کراہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر خراشیں اور زخم

تھے اور ایک آنکھ سوجھی ہوئی تھی۔

"میں اوپر سے گر گیا ہوں۔ اس قدر خوفناک دھماکے۔ یہ کیا ہوا ہے"...... سراگ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میزائل پھٹ گئے ہیں۔ یہ انہی کے دھماکے ہیں"...... مامیا نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گئی۔ سراگ اس کے پیچھے لنگڑا کر چل رہا تھا لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد وہ رک گئے کیونکہ وہاں دور دور تک آگ پھیلی ہوئی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سڑک کسی خفیہ آتش فشاں کا دہانہ ہو اور یہ آتش فشاں اچانک پوری قوت سے پھٹ پڑا ہو۔ مامیا نے اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی اس جھنڈ کے قریب کھڑے دیکھا۔ دونوں جیپیں شاید آگ میں جل کر راکھ ہو چکی تھیں اس لئے ظاہر ہے ان میں سوار افراد کی تو شاید راکھ بھی نہ مل سکتی تھی۔

"گڈ شو سراگ۔ اب جا کر اپنے دوست سے باقی پچیس لاکھ ڈالرز لے آؤ"...... مامیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی تم نے کام کر دکھایا ہے"...... سراگ نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تجویز تمہاری تھی سراگ اس لئے میرا وعدہ کہ تمہیں کمیشن ڈبل دوں گی اور تمہارے ساتھ خصوصی جشن بھی مناؤں گی"۔ مامیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو سراگ کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دو جیپوں میں سوار باشو کا علاقے کی طرف جانے والی واحد سڑک پر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور صفدر موجود تھے جبکہ دوسری جیپ جس میں سپر میزائل اور ان کے لانچر لدے ہوئے تھے اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا۔ دونوں جیپیں تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ انہیں شیلانگ سے روانہ ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا تھا کہ اچانک عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے ایک ہاتھ سٹیرنگ پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس نے جیب میں ڈال کر جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر کیچر نکال لیا۔ یہ بذات خود ٹرانسمیٹر نہیں تھا بلکہ وسیع رینج کا ٹرانسمیٹر کال کیچر تھا۔ اس پر کئی ڈائل موجود تھے۔ اس میں سے سیٹی کی آواز نکل رہی تھی۔

عمران نے اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ماسیا کالنگ۔ اوور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم۔ اشوک اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور پھر دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سے عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی گروپ ہے جس کی نشاندہی جوزف کے وچ ڈاکٹر شامالی نے کی تھی اور یہ گروپ آگے سڑک کے قریب درختوں کے جھنڈ میں موجود ہے اور ان کے پاس میزائل گنیں ہیں جن سے یہ جیپیں اڑانا چاہتے ہیں۔ جب کال ختم ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کال کیچر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر جیپ کی رفتار کم کر دی اور ساتھ ہی عقب میں آنے والے جوزف کو رکنے کا اشارہ کر دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں جیپیں سائیڈ پر ہو کر رک گئیں تو عمران نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور عقبی جیپ سے جوزف بھی اتر کر ان کی طرف آ گیا۔

"آگے پکٹنگ ہو رہی ہے اور جیپوں پر میزائل فائر کئے جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہم نے سن لیا ہے لیکن اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ میرے خیال میں تو ہمیں جیپیں یہاں روک کر پیدل آگے بڑھنا چاہئے اور انہیں کور کرنے کے بعد ہم واپس آ کر آسانی سے جیپیں آگے لے جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ پھر ایسا ہے کہ جوزف اور ٹائیگر سڑک کراس کر کے دوسری طرف جھاڑیوں کی اوٹ لے کر بڑھیں گے جبکہ میں صفدر کے ساتھ دوسری طرف سے آگے بڑھوں گا اور کیپٹن شکیل یہیں جیپوں کے پاس رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"میرے یہاں رکنے سے کوئی فائدہ نہیں ۔یہاں سے جیپیں کون لے جائے گا۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس کی تجویز کے مطابق وہ سب دو ٹولیوں میں بٹ کر تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے دور سے درختوں کا ایک جھنڈ دیکھا جو سڑک کی دوسری طرف تھا جبکہ جس طرف عمران اور اس کے ساتھی تھے ادھر درخت تو موجود تھے لیکن کوئی جھنڈ موجود نہ تھا۔

"عمران صاحب ۔ہمیں چکر کاٹ کر جانا چاہئے ورنہ ہم چیک بھی ہو سکتے ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ آگے بڑھنے کی بجائے سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ کافی اندر جا کر وہ ایک چکر کاٹ کر دوبارہ سڑک کی طرف بڑھنے لگے لیکن اچانک عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ انہیں دور سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ آواز بتا رہی تھی کہ یہ ان کی ہی جیپیں ہیں لیکن انہیں کون لے آ رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ہی انہوں نے

واقعی اپنی دونوں جیپیں تیزی سے دوڑتی ہوئی باشوکا علاقے کی طرف جاتی ہوئی دیکھیں ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ انہیں کون چلا رہا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ۔وہاں تو کوئی موجود نہ تھا اور چابیاں بھی ہمارے پاس ہیں"...... صفدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس لئے میں کیپٹن شکیل کو وہاں چھوڑنا چاہتا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب ۔ لیکن میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دونوں جیپیں ان کے سامنے سے ہو کر آگے بڑھ گئیں ۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے چل رہی تھیں ۔

"آؤ ۔اب یہ گئیں ہاتھ سے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھنے ہی لگے تھے کہ اچانک دور سے انہیں دھماکے سنائی دیئے اور وہ بے اختیار رک گئے ۔ دوسرے لمحے خوفناک دھماکوں نے جیسے پوری فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور دور سے آگ کے شعلے فضا میں اٹھتے نظر آنے لگے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ ۔ یہ جیپیں تو ہٹ کر دی گئی ہیں ۔ وری بیڈ"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

جب دھماکوں کی آوازیں ختم ہو گئیں تو عمران آگے بڑھنے لگا اور پھر انہیں دور سڑک پر ہر طرف آگ کا الاؤ سا پھیلا ہوا دکھائی دینے لگا تو وہ سب اونچی جھاڑیوں کی اوٹ میں رک گئے۔ اب آگے بڑھنا فضول تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے دور درختوں کے جھنڈ سے نکل کر دو آدمیوں کو باہر سڑک کی طرف آتے دیکھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں میزائل گنیں تھیں۔

"ادھر بھی ایک مرد اور ایک عورت نظر آ رہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اس طرف دیکھا۔ واقعی ایک نوجوان مقامی عورت اور ایک نوجوان مرد سڑک کے کنارے کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"یہ دونوں ہی اس گروپ کے لیڈر ہیں۔ انہیں ہم نے زندہ پکڑنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں۔ ہم گھوم کر ان کے عقب میں جاتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ وہ شاید اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے ہر معاملے میں اپنے آپ کو آگے رکھ رہا تھا اور پھر عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جبکہ عمران وہیں اونچی جھاڑی کی اوٹ میں کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ ان کا یہ دنیاوی حربہ بھی ناکام ہو گیا ہے۔ اب اسے کیا کرنا چاہئے لیکن فوری طور پر کوئی دوسرا دنیاوی حربہ اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں فائرنگ کے

ساتھ ساتھ انسانی چیخیں سنائی دیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں آدمیوں کو اوندھے منہ نیچے گرتے ہوئے دیکھ لیا جن کے ہاتھوں میں میزائل گنیں تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ ان پر فائرنگ جوزف اور ٹائیگر نے کی ہو گی۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک عورت اور ایک مرد کے چیخنے کی ہلکی سی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اسے کیپٹن شکیل آتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ کھلے انداز میں آ رہا تھا۔

"آئیے عمران صاحب۔ میدان صاف ہے"...... کیپٹن شکیل نے دور سے کہا تو عمران جھاڑی کی اوٹ سے باہر آ گیا۔

"میدان کیا سب کچھ ہی صاف ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں درختوں کے جھنڈ میں پہنچے تو ٹائیگر اور جوزف بھی وہاں پہنچ چکے تھے جبکہ وہاں ایک نوجوان مقامی عورت اور ایک مقامی مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور جنگلی بیل سے ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔

"تم نے ان پر فائر کیوں کھولا تھا۔ کیا تم نے انہیں یہاں موجود نہ دیکھا تھا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہ بے حد چوکنا تھے اس لئے مجبوری تھی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اب ان سے کیا معلوم کرنا ہے"...... صفدر نے عمران کے

جواب دینے سے پہلے کہا۔

"اس لڑکی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہی میرے خیال میں میڈم مامیا ہے ان کی انچارج ۔ اس سے معلوم ہو گا کہ انہیں کس نے ہائر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر اس لڑکی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

"ٹھہرو۔ پہلے اسے اٹھا کر درخت سے باندھ دو تاکہ اس سے بات چیت کرنے میں آسانی رہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا گیا۔ جوزف نے قریب ہی ایک جھاڑی سے مزید بیل توڑ لی تھی اور اس کی مدد سے اس نے اس لڑکی کو درخت کے تنے کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ اس لڑکی کا جسم اور گردن لٹکی ہوئی تھی۔ صفدر نے ایک بار پھر آگے بڑھ کر اس لڑکی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"تم دونوں جا کر اس آگ میں چیک کرو کہ شاید کوئی جلی ہوئی لاشیں یا ان کی کوئی ایسی چیز مل جائے جو آگ میں جلنے سے بچ گئی ہو تاکہ پتہ تو چلے کہ کون انہیں لے کر آیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ جیپیں تو کوئلہ بن گئی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے چیکنگ کر لی ہے باس ۔ خوفناک آگ نے جیپوں کے ڈھانچوں کو بھی راکھ بنا دیا ہے۔ ان کی لاشیں کیسے باقی رہ سکتی تھیں"...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے لڑکی کے جسم میں حرکت کے

آثار نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کی جیکٹ کی جیبوں کی تلاشی لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکلا ہے"...... صفدر نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر لے کر اسے ایک نظر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے اس مقامی لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت سیدھی ہو گئی۔

"یہ ۔ یہ کیا ۔ کیا مطلب ۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے انتہائی حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اور پھر اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام مامیا ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم ۔ تم مجھے کیسے جانتے ہو اور کون ہو تم"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ ہو گیا۔

"تم ۔ تم زندہ ہو۔ مگر ۔ مگر ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جیپیں تو جل کر راکھ ہو گئیں اور تم لوگ ان جیپوں میں سوار تھے"...... مامیا نے کہا۔

" تو تم بھی یہی سمجھ رہی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ جیپیں لے آنے والے تمہارے آدمی نہیں تھے۔ تو پھر وہ کون تھے "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" میرے آدمی ۔ نہیں ۔ میرے آدمی تو یہاں موجود تھے "۔ مامیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔

" صفدر ۔ اس کا منہ بند کر دو "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو صفدر نے مامیا کی جیب سے نکالا تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر مامیا کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ اشوک کالنگ ۔ اوور "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس ۔ مامیا اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... عمران نے مامیا کی آواز اور لہجے میں جواب دیا تو مامیا کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" میڈم ۔ رام لعل اور راٹھور دونوں اپنے سپاٹ پر موجود نہیں ہیں۔ میں ابھی وہاں پہنچا ہوں لیکن وہ وہاں موجود نہیں ہیں۔ وہ یقیناً آپ کے پاس پہنچے ہوں گے۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ کہیں وہ ان جیپوں والوں کے ہاتھ نہ لگ گئے ہوں۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ دونوں کہاں موجود تھے ۔ اوور "...... عمران نے مامیا کی آواز میں پوچھا تو دوسری طرف سے اشوک نے سپاٹ کی تفصیل بتانا شروع کر دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ اس جگہ سے قریب ہے جہاں انہوں نے جیپیں روکی تھیں۔

" وہ میرے پاس پہنچ گئے ہیں ۔ تم ادھر آنے کی بجائے واپس شیلانگ چلے جاؤ۔ اوور "...... عمران نے مامیا کی آواز میں کہا۔

" یس میڈم ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تو صفدر نے مامیا کے منہ پر موجود ہاتھ ہٹا لیا۔

" اوہ ۔ اب یہ ساری پراسرار گیم سمجھ میں آ گئی ہے۔ اس مامیا کے دو ساتھی راستے میں موجود تھے جہاں ہم نے جیپیں روکیں اور یہ دونوں اپنی طرف سے جیپیں اڑا کر گاؤں لا رہے تھے کہ مامیا کے آدمیوں نے فائر کھول دیا اور سب کچھ تباہ ہو گیا "۔ عمران نے کہا۔

" تم ۔ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ میرے آدمی ۔ وہ کیسے جیپوں میں آ سکتے تھے ۔ ویسے انہوں نے مجھے کال بھی نہیں کیا تھا۔ ان کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تھی اور تم نے کیسے میری آواز اور لہجے میں بات کر لی۔ یہ سب کیا ہے ۔ کیا تم جادوگر ہو۔ اوہ۔ اوہ ۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ اسی لئے پنڈت آتما رام کے خلاف کام کر رہے ہو "۔ مامیا نے خود کلامی کے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" تم بھی تو جادوگر ہو اور اسی لئے پنڈت آتما رام نے تمہیں

ہمارے خلاف ہائر کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ۔ نہیں مجھے تو سراگ نے یہ مشن دارالحکومت سے لا کر دیا ہے"...... ماميا نے کہا اور پھر اس نے خود ہی ساری تفصیل بتا دی۔

"تمہارے آدمی وہاں گاؤں کے پاس موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔ چھ آدمی وہاں موجود ہیں"...... ماميا نے جواب دیا۔

"اب تم بتاؤ کہ کیا تم زندہ رہنا چاہتی ہو یا نہیں"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔ مم ۔ مم ۔ مجھے مت مارو ۔ مجھ سے دولت لے لو۔ مجھے مت مارو"...... ماميا نے کہا۔

"اپنے آدمیوں کو ٹرانسمیٹر پر کال کرو اور انہیں کہو کہ وہ واپس شیلانگ چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ۔ ہاں ۔ مجھے آزاد کر دو ۔ میں کہہ دیتی ہوں اپنے آدمیوں سے"...... ماميا نے فوراً ہی آمادہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس سے پوچھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر کے اسے صفدر کو دے دیا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر ماميا کے منہ سے لگا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ماميا کالنگ ۔ اوور"...... ماميا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ صفدر ساتھ ساتھ بٹن آن آف کر رہا تھا۔

"سروج اٹنڈنگ یو میڈم ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

"سروج ۔ ہمارا مشن ختم ہو گیا ہے ۔ تم تمام ساتھیوں کو لے کر واپس شیلانگ پہنچ جاؤ ۔ اوور"...... ماميا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماميا نے اوور اینڈ آل کہہ دیا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس سراگ کو گولیوں سے اڑا دو اور اسے ہاف آف کر دو"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اسے ہاف آف کیوں ۔ کیا اس سے کوئی کام لینا ہے آپ نے"۔ صفدر نے فرانسیسی زبان میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے اس پنڈت آتما رام کے خلاف استعمال کیا جائے"...... عمران نے بھی فرانسیسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ یہ الٹا ہمارے لئے عذاب بن جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے ۔ پھر ان دونوں کا خاتمہ کر دو ۔ اب ہمیں پیدل ہی آگے جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ماميا کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔ زمین پر بے ہوش پڑا سراگ بھی گولیاں کھا کر چند لمحے ہی تڑپ سکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

پنڈت آتما رام ایک غار میں آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک غار سے باہر کسی جانور کی کریہہ سی چیخ سنائی دی تو پنڈت آتما رام نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

" سورگ اندر آجاؤ "...... پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے ایک چھوٹے قد کا پہاڑی ریچھ اندر داخل ہو اور پھر پنڈت آتما رام کے سامنے پہنچ کر اس نے اپنا سر زمین پر رکھ اور دوسرے لمحے سیاہ رنگ کا دھواں سا اس کے گرد پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو اب وہاں ریچھ کی بجائے ایک کر سا بدہیبت آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر سوائے زیر جامہ کے او کچھ نہ تھا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں چراغ سے جل رہے تھے۔

" کیا خبر لائے ہو سورگ "...... پنڈت آتما رام نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" مہان آقا۔ خطرہ آپ کے قریب پہنچ چکا ہے "...... بوڑھے کے منہ سے خرخراتی ہوئی سی آواز نکلی۔

" خطرہ۔ کیا مطلب۔ کون سا خطرہ "...... پنڈت آتما رام نے چونک کر پوچھا۔

" مہان آقا۔ پاکیشیائی باشوکا پہنچنے والے ہیں۔ وہ راستے میں ہیں "...... سورگ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر میں نے تو ان کے خاتمے کا دنیاوی بندوبست کر دیا تھا۔ پھر "...... پنڈت آتما رام نے چونک کر کہا۔

" وہ بھی دنیاوی حربے استعمال کرنے آرہے تھے۔ گو ان کا حربہ میاب نہ ہوتا لیکن پھر بھی وہ اسے استعمال کر سکتے تھے مگر آپ نے ن لوگوں کو ان کے خاتمہ پر لگایا تھا وہ خود انہی کے ہاتھوں مارے ئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا حربہ بھی ضائع ہو گیا ہے "۔ رگ نے جواب دیا۔

" کیا الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو "۔ پنڈت آتما م نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

" مہان آقا۔ پاکیشیائی دشمنوں نے دنیاوی حربہ آپ کے خلاف تعمال کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے انتہائی طاقتور میزائل ں کئے تاکہ ان میزائلوں کی باشوکا پر بارش کر کے پورے پہاڑی قے کو ہی تباہ و برباد کر دیا جائے۔ گو آپ کی بڑی طاقتوں کے کی وجہ سے ان کا یہ حربہ ناکام رہتا اور وہ میزائل پھٹ بھی نہ

سکتے لیکن آپ نے کافرستان دارالحکومت میں جس آدمی کے ذمے ان کے خاتمے کا کام لگایا تھا اس نے یہاں شیلانگ میں ایک عورت مامیہ اور اس کے گروپ کے ذمے یہ کام لگا دیا"...... سورگ نے کہا اور پھر اس نے اس طرح جیپوں کی آمد، مامیا کے آدمیوں کی پکٹنگ اور پھر جیپوں کی تباہی اور اس کے ساتھ ہی مامیا اور سراگ اور اس کے آدمیوں کی ہلاکت اور باقی آدمیوں کے واپس چلے جانے کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی ۔ جیسے وہ خود ان کے ساتھ رہا ہو۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اب یہاں پہنچ چکے ہیں"...... پنڈت آتما رام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہنچنے والے ہیں مہان آقا"...... سورگ نے کہا۔

"لیکن وہ باشوکا میں داخل نہیں ہو سکتے ورنہ ڈومنائی جادو کی طاقتیں انہیں ہلاک کر دیں گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"ان کے پاس مقدس کلام ہے مہان آقا ۔ انہوں نے خوشبویات لگائی ہوئی ہیں اس لئے آپ کی طاقتیں ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں اور وہ یہاں آپ کی غار تک پہنچ جائیں گے"...... سورگ نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے ۔ میں نے انہیں ہر قیمت پر ہلاک کرنا ہے ۔ میرے پاس ڈومنائی جادو کی بڑی بڑی شکتیاں ہیں ۔ پھر کیوں ان پر اثرانداز نہیں ہو سکتیں"...... پنڈت آتما رام نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"مہان آقا ۔ آپ نے ڈومنائی جادو کو زندہ تو کر لیا لیکن آپ

استعمال کرنا نہیں جانتے ورنہ ان لوگوں کی کیا حیثیت ہے ۔ آپ پوری دنیا کے آقا بن سکتے ہیں اور دنیا کا ہر شخص آپ کے سامنے سر جھکا سکتا ہے"...... سورگ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔ میں ڈومنائی جادو کا مہان آقا اسے استعمال نہیں کر سکتا ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"مہان آقا ۔ ڈومنائی جادو کی شکتیاں کام آہستہ آہستہ کرتی ہیں ۔ وہ انسانوں کو بہکاتی ہیں اور پھر انہیں اپنے ڈھب پر لا کر ان سے اپنے مطلب کا کام لیتی ہیں لیکن یہ لوگ بے حد ہوشیار، شاطر اور تیز ہیں ۔ یہ برق رفتاری سے اپنا کام کرتے ہیں اس لئے آپ کی شکتیاں انہیں روک تو لیں گی لیکن فوری طور پر ان پر اثر نہ ڈال سکیں گی"...... سورگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ یہ بات ہے ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"...... پنڈت آتما رام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مہان آقا ۔ آپ انہیں ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا اور اپنی شکتیوں کے تحفظ پر بھی کام کریں ۔ ڈومنائی جادو کی ایک بڑی شکتی ہے جو ابھی تک زمین کی تہہ میں موجود ہے ۔ اس کا نام روپیلا ہے ۔ یہ انتہائی خوبصورت لڑکی کے روپ میں آتی ہے ۔ یہ انسانوں کے ذہنوں پر فوراً اثرانداز ہو جاتی ہے ۔ آپ اسے زمین کی تہہ سے واپس بلا کر اپنی نائب بنا لیں اور پھر اسے حکم دیں

کہ وہ آپ کی حفاظت بھی کرے اور ان دشمنوں کو ہلاک بھی کر
دے۔ پھر جو وہ کہے آپ ویسے ہی کریں۔اس طرح کامیابی آپ کی ہو
گی اور روپیلا کی مدد سے آپ یہاں بیٹھے بیٹھے پوری دنیا پر حکومت کر
سکتے ہیں مہان آقا"...... سورگ نے کہا۔

"روپیلا۔اوہ ہاں۔مجھے اس بارے میں بتایا گیا تھا لیکن میں نے
توجہ نہیں کی تھی۔جب ڈومنائی جادو زندہ کر دیا گیا تو پھر یہ باہر
کیوں نہیں آئی"...... پنڈت آتما رام نے چونک کر کہا۔

"اس لئے مہان آقا کہ یہ ڈومنائی جادو کی سب سے طاقتور، عیار
اور تیز شکتی ہے اور صدیوں پہلے جب ڈومنائی جادو دنیا پر حکومت کرتا
تھا تو روپیلا کی وجہ سے ہی ایسا ہوتا تھا اور جن لوگوں نے ڈومنائی
جادو کو زمین کی تہہ میں قید کیا تھا انہوں نے خاص طور پر روپیلا پر بھی
کام کیا تھا اور اسے زمین کی آخری تہہ میں قید کر دیا تھا تاکہ وہ آسانی
سے نہ نکل سکے اس لئے ایک ہزار آدمیوں کی بھینٹ کے باوجود وہ
باہر نہیں آسکی اور اس کے بغیر ڈومنائی جادو ادھورا ہے۔وہ ڈومنائی
جادو کی اصل ملکہ ہے"...... سورگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے کیسے باہر نکالا جائے گا"...... پنڈت آتما رام نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک سو انسانوں کی مزید بھینٹ روپیلا کے نام سے دو تو
تمہارے پاس ہو گی"...... سورگ نے جواب دیا۔

"تم نے اچھا مشورہ دیا ہے سورگ۔اس لئے میں تم سے بے

خوش ہوں اور تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ جاؤ اور دو انسانوں کی
بھینٹ لے لو"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو سورگ نے ایک بار
پھر سر زمین پر رکھا تو اس کے گرد دھواں سا پھیلا اور پھر چند لمحوں بعد
جب دھواں غائب ہوا تو وہاں سورگ کی بجائے ریچھ موجود تھا جو
کریہہ انداز میں چیختا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔پنڈت
آتما رام نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں اور
منہ ہی منہ میں منتر پڑھ کر اس نے پھونک مار دی۔

"حکم آقا"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"روپیلا کی آزادی کے لئے ایک سو انسانوں کی بھینٹ دے دو"۔
پنڈت آتما رام نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مہان آقا"...... وہی بھاری سی آواز سنائی
دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو پنڈت آتما رام نے ہاتھ علیحدہ کئے
اور آنکھیں بند کر لیں۔تقریباً دو گھنٹوں بعد اچانک ایسی سرسراہٹ
سی سنائی دی جیسے ریشمی لباس پہننے والے کے چلنے سے آتی ہے تو
پنڈت آتما رام نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بے
اختیار چونک پڑا کیونکہ دروازے پر ایک انتہائی خوبصورت اور
نوجوان مقامی لڑکی موجود تھی۔اس نے سنہری رنگ کا انتہائی قیمتی
ریشمی لباس پہنا ہوا تھا۔اس کے بال سنہری رنگ کے تھے اور اس
کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی
اور وہ واقعی انتہائی خوبصورت لڑکی تھی۔

" روپیلا حاضری کی اجازت چاہتی ہے مہان آقا"...... لڑکی نے بڑے مترنم لہجے میں کہا تو پنڈت آتما رام چونک پڑا۔

" اجازت ہے "...... پنڈت آتما رام نے کہا تو وہ لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چلنے سے ایک بار پھر سرسراہٹ کی آواز سنائی دی۔ لڑکی پنڈت آتما رام کے سامنے آکر دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔

" روپیلا مہان آقا کی شکر گزار ہے کہ مہان آقا نے اسے زمین کی تہہ سے آزادی دلائی ہے۔ روپیلا مہان آقا کی ہمیشہ کنیز رہے گی"...... لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مترنم لہجے میں کہا۔

" ہم تمہیں اپنا نائب مقرر کرتے ہیں روپیلا"...... پنڈت آتما رام نے کہا تو روپیلا نے سر زمین پر رکھ دیا۔

" روپیلا اس اعزاز پر مہان آقا کی شکر گزار ہے"...... روپیلا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھا لیا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ ڈومنائی جادو کو کیوں زندہ کیا گیا ہے اور اب کیا ہو رہا ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" روپیلا کو زمین کی تہہ سے باہر آتے ہی سب کچھ معلوم ہو گیا ہے مہان آقا"...... روپیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم ان دشمنوں کا خاتمہ کر سکو گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" جن لوگوں نے مجھے قید کیا تھا مہان آقا وہ بہت بڑے لوگ تھے

یہ تو ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں۔ انہیں تو میں مکھیوں کی طرح مسل دینے کی قوت رکھتی ہوں اور ایسے ہی ہو گا"...... روپیلا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" لیکن انہوں نے روشنی کے مقدس کلام کے ساتھ اپنا تحفظ کر رکھا ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" میں جانتی ہوں مہان آقا۔ اس لئے میں خود ان لوگوں کو ہلاک نہیں کر سکتی لیکن میں انہیں ان کے کسی بھی کمزور لمحوں میں دوسری شکتیوں کے ہاتھوں ہلاک کرا سکتی ہوں"...... روپیلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم کیا کرو گی۔ وہ لوگ تو یہاں پہنچنے والے ہوں گے یا پہنچ چکے ہوں گے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے مہان آقا۔ وہ اس وقت روگا گاؤں کے مکھیا کے مکان میں موجود ہیں"...... روپیلا نے جواب دیا۔

" تو تم ان کا خاتمہ کیسے کرو گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں مہان آقا۔ میں مکھیا کی بیٹی کے روپ میں ان سے ملوں گی اور پھر آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوتے ہیں"...... روپیلا نے جواب دیا۔

" سنو۔ سورگ نے مجھے بتایا تھا کہ مجھے اپنی حفاظت کا بندوبست بھی کرنا چاہئے۔ کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"اوہ ہاں مہان آقا۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اور اگر یہ لوگ آپ کی ہتھیا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر ڈومنائی جادو دوبارہ فنا ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی مجھے بھی دوبارہ زمین کی تہہ میں جانا پڑے گا۔ اگر آپ محفوظ ہوں گے تو ڈومنائی جادو بھی محفوظ ہو گا۔ میں آپ کو محفوظ کر دیتی ہوں"...... روپیلا نے کہا۔

"کیسے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"اس باشو کا علاقے میں ایک غار ایسی ہے جو گہرائی میں جا کر بے حد چوڑی ہو جاتی ہے۔ ایک بڑے احاطے جیسی ۔ میں وہاں اپنی طاقتوں کی مدد سے آپ کے لئے ایک چھوٹا سا محل بنوا دیتی ہوں جس میں آپ کی سہولت اور خواہش کے مطابق تمام سامان موجود ہو گا۔ پھر میں اس غار کو اوپر سے غائب کر دوں گی اور اس طرح وہ لوگ لاکھ ٹکریں ماریں آپ تک کسی صورت نہیں پہنچ سکیں گے اور جب وہ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر میں آپ کے پاس پہنچ جاؤں گی اور پھر آپ جو حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"...... روپیلا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ مجھے تم پر اعتماد ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آئیں میرے ساتھ"...... روپیلا نے کہا اور اٹھ کر واپس مڑی تو پنڈت آتما رام بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ روگا گاؤں کے مکھیا کے مکان میں موجود تھا۔ انہیں گاؤں میں یہی پختہ مکان نظر آیا تھا اور پھر مکھیا سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ عمران نے اسے مقامی کرنسی میں خاصی بڑی رقم ادا کر دی تو مکھیا نے مکان ان کے حوالے کر دیا اور مکھیا نے ہی انہیں بتایا کہ پہلے یہ مکان ایک عورت نے اس سے لیا تھا۔ پھر وہ واپس چلے گئے تو عمران سمجھ گیا کہ یہ عورت مامیا ہو گی۔ بہرحال وہ اس مکان کے ایک بڑے کمرے میں بچھی ہوئی دری پر بیٹھے ہوئے تھے ۔

"عمران صاحب ۔ اب مزید آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس پنڈت آتما رام کو تلاش کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا وہ کسی غار میں بیٹھا ہوا ہمیں مل جائے گا۔ لازمی بات ہے کہ اسے بھی ہماری یہاں آمد کا اپنی شیطانی طاقتوں کی وجہ سے علم ہو گیا ہو گا اور وہ ہمارے خلاف کچھ بھی کر سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ گاؤں کے لوگ بھی اس کی وجہ سے ہمارے خلاف ہو سکتے ہیں اور یہ مکھیا بھی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور انتہائی خوبصورت مقامی لڑکی ہاتھ میں ایک باسکٹ اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اس کے پیچھے ادھیڑ عمر مکھیا تھا۔ باسکٹ میں ثابت ناریل موجود تھے۔

"یہ میری بیٹی ہے روپا اور جو رقم آپ نے مجھے دی ہے جناب وہ اس کی شادی کے لئے کام آئے گی اور اب اس کی شادی ہمارے قبیلے کے سب سے خوبصورت نوجوان سے ہو گی اور میں پورے گاؤں کی دعوت بھی کر سکوں گا۔ یہ بھی بے حد خوش ہے اور آپ کے لئے ناریل لائی ہے تاکہ آپ ان کا رس پی سکیں"...... مکھیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ روپا کے خوبصورت چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی۔

"میں آپ کی شکر گزار ہوں جناب۔ آپ تو میرے لئے فرشتہ بن کر آئے ہیں۔ میں آپ کی خدمت کروں گی جناب"...... روپا نے مترنم آواز میں کہا۔

"مجھے خوشی ہے روپا کہ ہماری وجہ سے تمہیں خوشی ملی ہے اور ان ناریلوں کا بھی شکریہ۔ لیکن اب تم جاؤ۔ میں نے تمہارے باپ مکھیا سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا"...... روپا نے ٹوکری وہیں رکھی اور مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تمہاری بیٹی بے حد خوبصورت ہے پھر اس کی شادی کیوں نہیں ہو رہی تھی جبکہ تم مکھیا بھی ہو"...... عمران نے ادھیڑ عمر مکھیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے ہاں صدیوں سے رواج ہے صاحب کہ خوبصورت اور طاقتور لڑکے لڑکیوں کے لئے خریدنے پڑتے ہیں۔ میری بیٹی جس قدر خوبصورت ہے میں اس کی شادی بھی گاؤں کے سب سے خوبصورت اور طاقتور جوان سے کرنا چاہتا تھا لیکن اس کا باپ بے حد لالچی آدمی ہے۔ اس نے اس کی بھاری رقم مانگ لی جو میں نہ دے سکتا تھا اور روپا بھی اس لڑکے سے ہی شادی کرنا چاہتی تھی اس لئے وہ بے حد اداس تھی لیکن آپ نے جتنی رقم دی ہے اس سے نہ صرف یہ شادی آسانی سے ہو جائے گی بلکہ میں پورے گاؤں کی دعوت بھی کر سکوں گا۔ اس طرح روپا کی عزت مزید بڑھ جائے گی"...... مکھیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم سے پہلے جو عورت یہاں آئی تھی اس نے تمہیں رقم نہیں دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"دی تھی لیکن وہ بے حد کم تھی۔ آپ تو بادشاہ ہیں صاحب"۔ مکھیا نے جواب دیا۔

"بیٹھو۔ اگر تم ہمارا ایک اور کام کر سکو تو اتنی ہی دولت اور بھی تمہیں مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو مکھیا کے چہرے پر مسرت کے مزید آثار ابھر آئے۔ وہ جلدی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"حکم فرمائیں جناب"...... مکھیا نے کہا۔

"یہاں باشوکا علاقے میں ایک مہا جوگی پنڈت آتما رام رہتے ہیں کیا تم انہیں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے انہیں صرف دیکھا ہوا ہے"...... مکھیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ باشوکا میں رہتے ہیں جناب۔ لیکن اب وہاں سوائے عورتوں کے اور کوئی نہیں جا سکتا ورنہ وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے"...... مکھیا نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ پوری بات۔ کھل کر بات کرو"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ یہ پنڈت آتما رام مہان پنڈت ہیں۔ ان کے پاس بے شمار انتہائی طاقتور شکتیاں ہیں جو ہر وقت بھینٹ لینے کی خواہش میں رہتی ہیں اور یہ بھینٹ مردوں کو ہلاک کر کے لی جاتی ہے۔ پہلے بھی

باشوکا میں رہنے والے ایک بڑے قبیلے کے تقریباً ایک ہزار مرد ہلاک کر دیئے گئے۔ ان کے جسموں سے خون غائب کر دیا گیا۔ یہ شکتیوں کی بھینٹ تھی اور اب سے تقریباً چار گھنٹے پہلے ہمارے قبیلے کے ساتھ رہنے والے ایک دوسرے قبیلے کے تقریباً ایک سو افراد بھی بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔ یہ لوگ غلطی سے ان شکتیوں کے مخصوص علاقے میں داخل ہو گئے تھے اور وہاں موجود شکتیوں نے ان کی بھینٹ لے لی اس لئے پنڈت آتما رام نے مردوں کا وہاں داخلہ بند کر دیا۔ البتہ عورتیں وہاں جا سکتی ہیں"...... مکھیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم پنڈت آتما رام سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں روپا سے کہتا ہوں۔ وہ پہلے بھی پنڈت آتما رام کے درشن کر آئی ہے۔ وہ جا کر اجازت لے آئے گی اور جب اجازت مل جائے گی تو پھر پنڈت آتما رام کی شکتیاں آپ کے خلاف حرکت میں نہ آ سکیں گی لیکن شرط وہی ہے کہ پنڈت آتما رام اجازت دے دیں۔ میں نے سنا ہے کہ وہ کسی سے نہیں ملتے"...... مکھیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بلاؤ روپا کو"...... عمران نے کہا تو مکھیا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ پنڈت آتما رام کیسے اجازت دے سکتا ہے۔ وہ تو یہاں ہمارے خلاف کام کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ ہمیں اجازت دے دے گا تاکہ اطمینان سے وہاں وہ ہمارا شکار کھیل سکے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں ۔یہاں اسے روکنے والا کون ہے "...... صفدر نے کہا۔

" کوئی نہیں ۔لیکن اس نے آخر کچھ سوچ کر ہی باشوکا کا علاقہ مخصوص کیا ہو گا۔بہرحال معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے روپا اندر داخل ہوئی اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" مجھے باپو نے بتایا ہے جناب ۔میں پنڈت آتما رام سے اجازت لے آؤں گی۔وہ مجھے بے حد پسند کرتے ہیں اور میری بات مانتے ہیں"...... روپا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" اگر تم ایسا کرو تو تمہیں مزید دولت مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں ابھی جاتی ہوں جناب "...... روپا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔

" پیاس لگی ہوئی ہے جوزف ۔یہ ناریل توڑو ان کا پانی پیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف اٹھا اور اس نے ٹوکری میں سے ناریل نکال نکال کر انہیں دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں توڑا اور عمران سمیت سب کی طرف بڑھا دیا۔ان سب نے ناریل کا پانی پی لیا اور ناریل توڑ کر اس کی گری بھی کھا لی تو انہیں واقعی انتہائی

فرحت کا احساس ہونے لگا۔

" اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اتنی ہیں کہ ان کی گنتی بھی نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد روپا اندر داخل ہوئی تو اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا رہا تھا۔

" میں نے اجازت لے لی ہے جناب ۔ بڑے آقا آپ سے ملنے کے لئے تیار ہیں"...... روپا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا ہوا ۔ تفصیل بتاؤ روپا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پنڈت آتما رام غار میں بیٹھے تھے ۔ میں نے جا کر ان کی منت کی۔پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا لیکن پھر میری منت سماجت پر وہ مان گئے اور اجازت دے دے لیکن انہوں نے کہا کہ وہ صرف تھوڑی دیر تک ملاقات کریں گے "...... روپا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہاں ان کے پاس کون کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" کوئی نہیں ۔ وہ غار میں اکیلے رہتے ہیں۔ ویسے ان کی طاقتور شکتیاں پورے باشوکا میں پھیلی ہوئی ہیں۔اگر آپ ان سے اجازت کے بغیر وہاں جاتے تو ایک لمحے میں ہلاک ہو جاتے لیکن اب چونکہ انہوں نے اجازت دے دی ہے اس لئے اب کوئی شکتی آپ کو کچھ نہ کہہ سکے گی"...... روپا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بلاؤ اپنے باپو کو"...... عمران نے کہا تو روپا تیزی

سے مڑی اور باہر چلی گئی۔

"حیرت ہے عمران صاحب کہ پنڈت آتما رام نے ہمیں ملنے کی اجازت دے دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ہمارے لئے ٹریپ بھی ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم اس تک پہنچیں تو سہی۔ ویسے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اس لئے اس کی شیطانی طاقتیں ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد روپا اپنے باپ مکھیا کے ساتھ واپس آ گئی۔

"تمہاری بیٹی نے ہمیں اجازت دلا دی ہے اس لئے یہ رکھ لو"...... عمران نے جیب سے مقامی کرنسی کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر مکھیا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا تو مکھیا کا چہرہ فرط مسرت سے کپکپانے لگ گیا۔

"آؤ روپا۔ ہمیں لے چلو وہاں"...... عمران نے کہا۔

"آیئے"...... روپا نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ روپا کی رہنمائی میں باشوکا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ خاصا دشوار گزار پہاڑی علاقہ تھا اور جنگلات کی بے حد کثرت تھی لیکن روپا وہاں ایسے چل رہی تھی جیسے ہموار زمین پر کوئی چلتا ہے۔ کافی آگے جا کر انتہائی سیدھی چٹانیں آ گئیں لیکن روپا انہیں خاص راستوں سے گزار کر خاصی بلندی پر لے آئی۔ یہاں جنگل بے حد گھنا تھا اور یہاں ہر

طرف غاریں ہی غاریں نظر آ رہی تھیں۔ کافی بلندی پر پہنچ کر روپا رک گئی۔

"وہ سامنے جو دہانہ نظر آ رہا ہے اس میں پنڈت آتما رام پراتھنا کرتے ہیں"...... روپا نے رک کر اوپر ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"...... عمران نے غور سے اس غار کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر روپا کی رہنمائی میں تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے دہانے پر پہنچ گئے۔

"آ جائیں"...... روپا نے غار میں داخل ہو کر کہا۔ غار آگے جا کر مڑ گئی تھی اور وہاں آگے واقعی دری بچھی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ایک طرف بندر کا چہرہ دیوار پر کسی پینٹ سے بنا ہوا نظر آ رہا تھا۔ پھر موڑ مڑتے ہی وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ سامنے دری پر ایک لمبے قد اور اکہرے جسم کا ایک آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس نے مٹیالے رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور ایک سائیڈ سے بڑی سی بالوں کی لٹ لٹک رہی تھی۔ اس کے گلے میں سیاہ رنگ کا دھاگہ بندھا ہوا تھا۔

"آپ آقا سے ملیں۔ میں باہر جاتی ہوں"...... روپا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلی گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی غار میں آنے والی روشنی یکلخت غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں موجود روشنی بھی یکلخت غائب ہو گئی ہو لیکن ایسا

چند لمحوں کے لئے ہوا تھا کیونکہ روشنی دوبارہ اس کے ذہن میں آئی لیکن اس کے ساتھ ہی عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اس غار کی بجائے کسی گہرے کنوئیں کی تہہ میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی موجود تھے لیکن وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کنواں انتہائی گہرا تھا کیونکہ اس کا دہانہ بہت بلندی پر تھا اور کنوئیں کی دیواریں بھی نہ صرف انتہائی سپاٹ تھیں بلکہ انتہائی چکنی بھی نظر آ رہی تھیں۔ شاید ان پر کسی جانور کی چربی خصوصی طور پر مل دی گئی تھی۔ کنوئیں میں انتہائی خوفناک بدبو پھیلی ہوئی تھی۔

"یہ کیا ہو گیا۔ کیا مطلب" ...... عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا کیونکہ اس کی جیبیں خالی تھیں۔ ان میں دوسرے سامان کے ساتھ ساتھ حروف مقطعات اور آیت الکرسی لکھے ہوئے کاغذ بھی موجود نہ تھے۔ اسی لمحے اس کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے اٹھ بیٹھے۔

"یہ کیا ہو گیا ہے۔ ہم کہاں ہیں" ...... ان سب نے کہا لیکن عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جس وقت سے اسے احساس ہوا تھا کہ اس کی جیبوں میں مقدس کلام والے کاغذ غائب ہیں تو اس کا ذہن جیسے یکلخت بند سا ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہم کہاں آ گئے ہیں" ...... صفدر

کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم سب چیک کرو کہ تمہاری جیبوں میں مقدس کلام والے کاغذ ہیں یا نہیں" ...... عمران نے کہا تو سب نے تیزی سے اپنی اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں۔

"عمران صاحب۔ کاغذ غائب ہیں اور دوسرا تمام سامان بھی"۔ سب نے باری باری کہا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ کون یہ کاغذ نکال سکتا ہے۔ پنڈت آتمارام اور اس کی شیطانی طاقتیں تو ان کے قریب آنے کی جرأت نہیں کر سکتیں" ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سارا کھیل اس روپا نے کھیلا ہے۔ وہ یقیناً کوئی شیطانی طاقت تھی" ...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو جوزف کو معلوم ہو جاتا۔ کیوں جوزف"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"وہ عام لڑکی تھی باس۔ لیکن اب ہم کروشکا جنگل کے سب سے گہرے شیطانی کنوئیں میں ہیں جہاں سیاہ اور سرخ رنگ کے گوشت خور چیونٹے ہوتے ہیں۔ یہ چیونٹے افریقہ میں سب سے خونخوار سمجھے جاتے ہیں۔ منٹوں میں انسان کا گوشت چٹ کر جاتے ہیں۔ کروشکا کا وچ ڈاکٹر شمالی بھی ان سے پناہ مانگتا تھا باس" ...... جوزف نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ بول رہا ہو۔ س کا چہرہ ستا ہوا تھا اور آنکھیں پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"سرخ و سیاہ چیونٹے ۔ اوہ ۔ کہیں تم افریقہ کے انتہائی خونخوار چیونٹے کارونا کی بات تو نہیں کر رہے"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ خونخوار چیونٹے واقعی انتہائی تیزی سے جانوروں اور انسانوں کا گوشت چٹ کر جاتے ہیں۔

"مجھے نہیں معلوم ۔ کروشکا کا وچ ڈاکٹر بھی ان سے خوفزدہ رہتا تھا باس"...... جوزف نے کہا۔

"کیا تم میری آواز سن رہے ہو"...... اچانک اوپر سے روپا کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے چونک کر اوپر دیکھا۔ کنوئیں کے دہانے سے روپا کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ وہ نیچے جھانک رہی تھی اور اتنی دور سے بھی اس کے چہرے پر موجود مسرت کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"تم روپا ۔ یہ سب تم نے کیا ہے ۔ کون ہو تم"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میرا اصل نام روپیلا ہے اور میں ڈومنائی جادو کی سب سے بڑی شیطانی طاقت ہوں اور پنڈت آتما رام نے مجھے اپنا نائب بنا دیا ہے۔ میں نے مکھیا کی بیٹی کے ذہن پر اثر ڈال کر اسے اپنی مرضی سے کام کرنے پر مجبور کر دیا تھا اس لئے تمہارا یہ افریقی ساتھی اور تم میری اصلیت نہیں پہچان سکے ۔ میں نے تمہیں اس غار میں لے جا کر بے ہوش کر دیا۔ پھر میں جا کر مکھیا کو لے آئی اور اس نے میرے حکم پر

تمہاری جیبوں سے مقدس کلام کے کاغذ نکال لئے اور باقی سامان بھی اور پھر میں نے تمہیں اس مارسو کا کنوئیں میں پہنچا دیا۔ رات کو یہ کنواں مارسو کا نامی سیاہ اور سرخ بڑے بڑے چیونٹوں سے بھر جائے گا۔ ان کی تعداد لاکھوں کروڑوں میں ہو گی اور یہ آدم خور چیونٹے ہیں۔ یہ چند لمحوں میں تم سب کا گوشت چٹ کر جائیں گے اور تمہاری ہڈیاں یہاں رہ جائیں گی۔ تمہارے ذہنوں میں موجود تمہارا مقدس کلام ان چیونٹوں پر اثر نہیں کرے گا اس لئے تمہاری موت یقینی ہے۔ تم جو چاہے کر لو۔ تم نہ اس کنوئیں سے باہر آ سکتے ہو اور نہ ہی زندہ بچ سکتے ہو اور ہاں۔ تم روپیلا کے شکار ہو۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا"...... روپا نے چیخ چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ کنوئیں کے دہانے سے غائب ہو گیا۔

"اس لئے جوزف بھی اسے چیک نہیں کر سکا تھا۔ اب سمجھ آئی ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہو گا عمران صاحب"...... صفدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں بے حد اطمینان تھا۔

"باس ۔ ہمیں اس کنوئیں سے ہر صورت میں نکلنا ہو گا ورنہ خونخوار چیونٹے واقعی ہمارا گوشت کھا جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ اسے خصوصی طور پر ہمارے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس کی دیواروں پر کسی جانور کی چربی مل دی گئی ہے اور جس قسم کی بو آ رہی ہے مجھے لگتا ہے کہ یہ چربی ناپاک جانور کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس ۔ آپ درست کہہ رہے ہیں ۔ چربی واقعی سوَر کی ہے"۔ اس بار جوزف نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔

"ویری بیڈ ۔ پھر اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے پہلے کی طرح پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا پریشان ہونے سے مسئلہ حل ہو جائے گا صفدر ۔ ویسے ایک بات ہے ۔ اب تم واقعی سینئر ہوتے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اس بار ہنس پڑا۔

"آپ کی مہربانی کہ آپ نے بوڑھا کہنے کی بجائے سینئر کہا ہے حالانکہ مطلب ایک ہی ہوتا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ ہم یہاں سے بڑی آسانی سے باہر جا سکتے ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ۔ کیا اب جوزف کی بجائے تمہارے سر پر وچ ڈاکٹروں نے ہاتھ رکھنے شروع کر دیئے ہیں یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ تم نے جوزف کی جگہ سنبھال لی ہو اور جوزف نے تمہاری کیونکہ اس مشن میں جوزف بیمار بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے ہوئے ہے"۔

عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل تم کیا کہہ رہے تھے"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارے پاؤں میں پہاڑیوں پر چڑھنے اور اترنے والے مخصوص جوتے ہیں ۔ اگر ہم ان جوتوں کو استعمال کریں تو اس کنوئیں سے باہر نکل سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کنواں پہاڑی نہیں ہے بلکہ اینٹوں کا بنا ہوا اس لئے جوتوں کے تلوں میں موجود کیل اینٹوں کے اندر نہیں گھس سکتے"۔ عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہ رہا ہو۔

"عمران صاحب ۔ رات پڑنے والی ہے اور اگر وہ چیونٹے آ گئے تو معاملات ناقابل برداشت ہو جائیں گے اس لئے پلیز آپ کچھ سوچیں"...... صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کنوئیں سے نکلنے کا ایک ہی طریقہ ہے صفدر اور وہ یہ کہ ہماری روحیں اڑتی ہوئی باہر پہنچ جائیں اور بظاہر کوئی طریقہ نظر نہیں آتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ کیوں مطمئن ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ میں انسانی نفسیات کا طالب علم ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ مکھیا مزید دولت حاصل کرنے کے لئے یہاں ضرور آئے گا"۔ عمران

نے کہا۔

"وہ کیسے آسکتا ہے۔ ساری دولت تو وہ پہلے ہی ہماری جیبوں سے نکال چکے ہیں اور پھر یہ باشوکا کا علاقہ ہے۔ یہاں تو اس پنڈت آتما رام کا ہولڈ ہے"...... صفدر نے مزید حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی مجھے تو یہ خیال ہی نہیں آیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب خود کوشش کرنا ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے کسی خاص چیز کی تلاش ہو۔

"کیا دیکھ رہے ہیں آپ"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چیونٹوں کی بل دیکھ رہا ہوں۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ان کے بل بند کر دیئے جائیں اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں تو کوئی بل نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیونٹے اوپر سے نیچے آئیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ چیونٹوں کی نفسیات انسانوں جیسی نہیں ہوتی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں سے نکلنے کا راستہ وچ ڈاکٹر روسامانی سے معلوم کر لوں۔ روسامانی ترشول معبد کا سب سے بڑا پجاری تھا اور ترشولی دیوی سے اس کا خاص تعلق تھا اور ترشولی دیوی کو راستوں کی دیوی کہا جاتا ہے۔ وہ جنگلوں میں بھٹکے ہوئے

لوگوں کو راستہ بتاتی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو وہ دیوی ہو گی لیکن یہ جنگل نہیں کنواں ہے اور کنوئیں میں راستے کہاں ہو سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ راستے والا کنواں ہے۔ ایسے کنوئیں افریقی پہاڑیوں میں خصوصی طور پر بنائے جاتے تھے"...... جوزف نے کہا تو اس بار عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"راستے والے کنوئیں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پہاڑی علاقوں میں مجرموں کو سزا دینے کے لئے ایسے کنوئیں بنائے جاتے ہیں۔ انہیں افریقہ میں شوگا کہا جاتا ہے ورنہ پہاڑی علاقوں میں کنواں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں سے پانی نہیں نکلتا۔ اوپر سے اگر مجرموں کو نیچے ڈالا جائے تو ان کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے خصوصی راستے بنائے جاتے ہیں جہاں سے مجرموں کو اندر پہنچایا جاتا ہے۔ پھر ان پر حشرات الارض چھوڑے جاتے ہیں۔ اس طرح ان مجرموں کی موت انتہائی عبرتناک ہوتی ہے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے درست بات کی ہے۔ ہم یہاں بالکل

صحیح سلامت موجود ہیں۔ اگر ہمیں اوپر سے پھینکا جاتا تو ہم میں سے کسی کی ہڈی سلامت نہ ہوتی۔ ویری گڈ جوزف۔ تم پھر موڈ میں آتے جا رہے ہو"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جوزف کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

" شکریہ باس۔ اب آپ اجازت دیں تو میں راستہ معلوم کروں"۔ جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیسے معلوم کرو گے"...... عمران نے پوچھا۔

" ترشولی دیوی کی روح سے رابطہ کر کے باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ کرو معلوم"...... عمران نے کہا تو جوزف فرش پر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اور آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ دیر بعد اس کا چہرہ تیزی سے بگڑنا شروع ہو گیا۔ عمران سمیت سارے ساتھی خاموش بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد جوزف نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

" نہیں باس۔ یہاں کی شیطانی طاقتوں کی وجہ سے میرا رابطہ نہیں ہو سکا۔ میں نے پوری کوشش کر لی ہے"...... جوزف نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ یہاں واقعی ڈومنائی جادو کی اجارہ داری ہو گی لیکن یہ راستہ ہم خود بھی ٹریس کر سکتے

ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" میں نے تلاش کر لیا ہے عمران صاحب"...... یکلخت کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اتنی جلدی۔ کہیں راستہ بتانے والی دیوی تو تمہارے اندر حلول نہیں کر گئی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ جوزف کی بات سن کر میں نے غور کیا ہے۔ ہمیں بلندی سے نہیں پھینکا گیا اس لئے راستہ یقیناً اس کنوئیں کی تہہ کے ساتھ ہی ہو گا اور اس نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر اگر جائزہ لیا جائے تو کنوئیں کی دیوار کے اس حصے کا رنگ دوسرے حصوں کے رنگ سے ہلکا ہے اور یہ رنگ پورے دروازے کے سائز میں ہے"...... کیپٹن شکیل نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ یہ دروازہ ہی ہے اور پہاڑیوں میں ایسے دروازے گھوم جانے والے انداز میں بنائے جاتے ہیں۔ اب میں اسے آسانی سے کھول لوں گا کیونکہ ان کی مخصوص تکنیک کا مجھے علم ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ اس ہلکے رنگ والی جگہ کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی تہہ کو غور سے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد وہ بیٹھ گیا۔

" جوزف"...... عمران نے مڑے بغیر کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"ادھر آؤ اور جس جگہ میں کہوں ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دباؤ"۔ عمران نے کہا تو جوزف آگے بڑھ آیا۔ پھر عمران کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ ایک جگہ پر رکھ کر زور سے دبایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ایک پوری چٹان اندر کی طرف گھومتی چلی گئی۔ اب وہاں سرنگ موجود تھی۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے ساتھی اندر آئے تو عمران نے ایک بار پھر جوزف کو کہہ کر دروازہ بند کرا دیا۔

"اب زمین پر ہاتھ رگڑ کر وہ چربی اتار دو اور سنو۔ اب جب تک تم ہاتھ نہیں دھوؤ گے ہمارے جسموں سے تمہارا ہاتھ ٹچ نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور جھک کر اس نے دونوں ہاتھ زمین پر رگڑنے شروع کر دیئے۔

"ایسا آپ اس چربی کی وجہ سے کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے ساتھ ڈبل گیم کھیلی گئی ہے۔ اگر ہم ناپاک ہو گئے تو پھر یقیناً ہمارا حشر عبرتناک ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن جوزف کا مسئلہ تو بن سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ جوزف کے لئے اتنا بڑا مسئلہ نہیں بنے گا جتنا ہمارے لئے بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔ پھر وہ سب اس طویل سرنگ سے گزرتے ہوئے اس کے دہانے پر پہنچے تو عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سامنے ہی اسے روگا گاؤں نظر آ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دہانہ باشو کا پہاڑی علاقے کی سرحد پر ہے۔

"آؤ"...... عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ اس غار نما سرنگ کے دہانے سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے گاؤں میں داخل ہو گئے اور چند لمحوں بعد وہ مکھیا کے مکان پر پہنچ چکے تھے۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی مکھیا باہر آ گیا۔

"آپ۔ آپ اور یہاں"...... مکھیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اور تمہاری بیٹی نے ہماری اچھی مہمان نوازی کی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ روپا نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کو پنڈت آتمارام نے اپنے خاص مہمان بنا کر اپنے خاص معبد میں جگہ دینے کا فیصلہ کیا ہے لیکن آپ کی جیبوں میں ایسا سامان ہے جو پنڈت آتمارام کو پسند نہیں ہے اس لئے میں یہ سامان نکال کر اپنے پاس رکھ لوں۔ وہ سامان موجود ہے جناب۔ وہ آپ لے سکتے ہیں"...... مکھیا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"جب تم نے ہماری جیبوں سے سامان نکالا تھا اس وقت ہم بے ہوش تھے۔ پھر بھی تمہیں خیال نہیں آیا"...... عمران کا لہجہ اسی

طرح سرد تھا۔

" روپا نے بتایا تھا کہ پنڈت آتما رام کے معبد میں پہنچانے سے پہلے آپ کو شکتیوں کا غسل دیا جانا ہے اور چونکہ آپ کو اس سے تکلیف ہو گی اس لئے آپ کو سلا دیا گیا ہے "...... مکھیا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر وہ مکھیا کے ساتھ اس بڑے کمرے میں آئے جہاں ایک بڑے سے تھیلے میں ان کا تمام سامان واقعی موجود تھا جن میں مقامی کرنسی کے چار بڑے بڑے بنڈل بھی تھے۔

" تم یہ دولت تو چھپا سکتے تھے "...... عمران نے مکھیا سے کہا۔

" نہیں جناب ۔ ہم چوری نہیں کر سکتے ۔ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے ورنہ ہمیں دیوتا تباہ کر دیں گے "...... مکھیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" جوزف ۔ جاؤ اور اچھی طرح ہاتھ دھو آؤ "...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا مکھیا کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران نے تھیلے میں سے سامان نکال کر اسے واپس اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا جس میں جوزف کا سامان بھی موجود تھا کہ اچانک باہر سے جوزف کی عجیب انداز میں چیخنے کی آواز سنائی دی تو سب بے اختیار اچھل پڑے ۔ عمران تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا اور پھر اس نے سامنے صحن میں ایک عجیب منظر دیکھا۔ مکھیا فرش پر ساکت پڑا ہوا تھا جبکہ جوزف کے دونوں ہاتھ اس طرح ہوا میں حرکت کر

رہے تھے جیسے وہ کسی نادیدہ چیز کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن پھر وہ دھڑام سے گرا اور چند لمحے ساکت رہنے کے بعد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا ہوا تھا جوزف "...... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے مڑا۔ عمران اور اس کے ساتھی کمرے سے باہر آ چکے تھے ۔

" باس ۔ باس ۔ وہ سالمیری یہاں آئی تھی اور مجھے ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ اس نے مجھ پر وار کیا لیکن میں ہٹ گیا اور یہ بوڑھا آدمی اس کے وار کا نشانہ بن گیا۔ میں نے اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ ایک بار تو وہ میرے ہاتھ آ گئی تھی لیکن پھر نکل گئی "...... جوزف نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ کیا مکھیا ہلاک ہو گیا ہے "...... عمران نے چونک کر کہا۔ وہ واقعی یہی سمجھا تھا کہ مکھیا کسی وجہ سے بے ہوش پڑا ہوا ہے۔

" ہاں باس ۔ سالمیری کا وار اس پر چل گیا ہے "...... جوزف نے کہا۔

" کون ہے یہ سالمیری ۔ کیا تمہیں وہ نظر آ رہی تھی "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ وہ شیطانی طاقت ہے ۔ وہ ایک عورت کے روپ میں اندر آئی اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرگانی مجھ پر ماری لیکن میں ٹرگانی دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ سالمیری ہے کیونکہ ٹرگانی کا استعمال صرف سالمیری ہی کرتی ہے۔ میں تیزی سے ہٹ گیا لیکن یہ

بوڑھا ٹرگانی کی زد میں آ گیا اور ہلاک ہو گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ جب ٹرگانی کا وار چل جائے تو چند لمحوں کے لئے سالمیری بے حس ہو جاتی ہے۔ چنانچہ میں نے اسے پکڑ کر ہلاک کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بے حد طاقتور ثابت ہوئی اور میری گرفت سے نکل گئی"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سالمیری کیا ہوتی ہے۔ کیا یہ روح ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ خوفناک شیطانی قوت ہے اور جس روپ میں وہ چاہے آ سکتی ہے۔ یہ انتہائی طاقتور ہوتی ہے۔ اس کا مخصوص ہتھیار ٹرگانی ہوتا ہے جس سے یہ دوسروں کو ہلاک کرتی ہے اور ٹرگانی کا وار جس پر چل جائے وہ کسی صورت زندہ نہیں بچ سکتا۔ اگر میں ٹرگانی کو نہ پہچانتا تو میں بھی اب تک ہلاک ہو چکا ہوتا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اس بوڑھے مکھیا کو اٹھا کر اندر لے جاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوزف نے ہی اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ سب واپس کمرے میں آ گئے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر تینوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھ گئے ہیں۔

"ادھر ڈال دو اسے اور یہاں بیٹھ کر مجھے تفصیل بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ جو تفصیل تھی وہ تو میں نے بتا دی ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف

نے مکھیا کی لاش ایک طرف ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹرگانی کیا ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ پتلی اور لمبی سی تلوار ہوتی ہے جو کسی موٹی تار جیسی ہوتی ہے۔ اس کے سرے پر سرخ رنگ کا نقطہ سا ہوتا ہے جو چمکتا ہے۔ یہ انتہائی چمکدار ہوتی ہے جس کو یہ چھو جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"جب تم نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے تم پر ٹرگانی کا وار کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ ایسا آسانی سے کر سکتی تھی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹرگانی کا وار چوبیس گھنٹوں میں ایک بار ہو سکتا ہے باس اور وہ وار پہلے ہی ہو چکا تھا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ صرف تمہیں ہلاک کرنے آئی تھی۔ اگر یہ وار تم پر ہو جاتا تو ظاہر ہے اس کے بعد وہ اسے ہم پر استعمال نہ کر سکتی تھی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم نے بتایا ہے کہ ایک عورت کے روپ میں تھی جبکہ پہلے جب مکھیا کی بیٹی ہمیں ساتھ لے گئی تھی تو تم نے اسے نہیں پہچانا تھا۔ اسے کیسے پہچان لیا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ اس وقت وہ سالمیری نہیں تھی بلکہ واقعی مکھیا کی بیٹی تھی لیکن اب وہ سالمیری تھی۔ اس کی آنکھوں میں سفیدی موجود نہ

تھی"...... جوزف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اس کا مطلب ہے روپیلا ٹھیک کہہ رہی تھی۔ پہلے اس نے مکھیا کی بیٹی پر اثر ڈال کر اس سے کام کرایا کیونکہ وہ شیطانی طاقت تھی اور ہمارے پاس مقدس کلام تھا اور اب بھی اس نے تم پر اس لئے وار کیا ہے کہ تمہارے پاس مقدس کلام نہ تھا۔ بہرحال اب ہم نے سوچنا ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت تو ہم پھنس کر رہ گئے ہیں اور اب مکھیا کی لاش سامنے آتے ہی پورا گاؤں ہمارے خلاف ہو جائے گا۔ کسی کو یقین نہیں آئے گا کہ اسے سالمیری نے ہلاک کیا ہے۔ وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم نے اسے ہلاک کیا ہے اور چونکہ یہ گاؤں کا سردار ہے اس لئے اس کی موت ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں واقعی سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ جوزف کی وجہ سے ہم اس کنوئیں سے نجات حاصل کر سکے ہیں لیکن اس کے باوجود ابھی تک کوئی لائحہ عمل سامنے نہیں آ سکا"...... صفدر نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کر اس پنڈت آتما رام کو ہلاک کر دوں"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ تم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں واقعی کچھ سوچنا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہم خود باشو کا علاقے میں داخل ہو

جائیں۔ ہمارے پاس مقدس کلام ہے اور ہم مقدس کلام پڑھتے ہوئے وہاں داخل ہوں گے تو شیطانی طاقتیں خود ہٹ ہو جائیں گی ورنہ ہم یہاں بیٹھے رہ جائیں گے"...... اس بار ٹائیگر نے کہا۔

"ٹائیگر کی بات درست ہے عمران صاحب۔ وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... صفدر نے کہا اور پھر کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ اٹھو چلو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تھیلے میں موجود جوزف کا نہ صرف سامان اس کے حوالے کر دیا بلکہ مقدس کلام کا کاغذ بھی اس نے جوزف کی جیب میں ڈال دیا۔

پنڈت آتما رام زمین کی کافی گہرائی میں بنے ہوئے ایک کمرے میں بچھے ہوئے تخت پر ایک بڑے تکیہ سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوبصورت عورت بھی بیٹھی ہوئی تھی جس کے ہاتھ میں مٹی کی ایک بڑی سی صراحی تھی جبکہ پنڈت آتما رام ہاتھ میں پکڑے ہوئے مٹی کے بڑے سے کٹورے میں شراب ڈلوا کر پی رہا تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر پنڈت آتما رام کو سلام کیا اور پھر دونوں ہاتھ باندھ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"کیوں آئے ہو وشنو"...... پنڈت آتما رام نے چونک کر کہا۔

"روپیلا آپ سے ملاقات چاہتی ہے اکیلے میں"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور بھیج دو اسے اور تم بھی جاؤ کوشیلا"...... پنڈت آتما رام نے پہلے وشنو سے اور پھر ساتھ موجود عورت سے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد روپیلا پہلے والے روپ میں اندر آئی اور اس نے آتے ہی مؤدبانہ انداز میں پہلے پنڈت آتما رام کے پیروں کو ہاتھ لگایا اور پھر اس کے سامنے تخت کے نیچے موجود دری پر بیٹھ گئی لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے روپیلا۔ تم پریشان نظر آ رہی ہو۔ وہ پاکیشیائی تو ہلاک ہو گئے ہوں گے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"نہیں مہان آقا۔ وہ راستہ کھول کر کنوئیں سے نکل گئے اور جب مجھے اطلاع ملی تو وہ روگا گاؤں کے مکھیا کے گھر پہنچ چکے تھے اور کنوئیں کے راستے کے بارے میں انہیں ان کے افریقی ساتھی نے بتایا تھا۔ اس وقت اس آدمی کے پاس روشنی کا کلام بھی نہ تھا اس لئے میں نے اسے فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر میں اپنا سب سے خطرناک حربہ ٹرگانی لے کر وہاں پہنچی لیکن وہ بچ گیا اور گاؤں کا مکھیا ہلاک ہو گیا۔ اس افریقی نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی اور ایک لمحے کے لئے میں اس کے قابو میں بھی آ گئی۔ اس نے مجھے پکڑ کر اوندھا کرنے کی کوشش کی تاکہ مجھے بے بس کر سکے لیکن میرا داؤ چل گیا اور میں بچ کر واپس آ جانے میں کامیاب ہو گئی"...... روپیلا نے بڑے جھلے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم جیسی طاقت بھی ان کے مقابلے میں ناکام ہو گئی ہے"...... پنڈت آتما رام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں ناکام نہیں ہوئی مہان آقا۔ بلکہ مجھے احساس ہوا ہے کہ یہ دشمن میرے اندازے سے زیادہ طاقتور ہیں اور ان کے پاس روشنی کا جو مقدس کلام ہے وہ انتہائی طاقتور ہے اور چونکہ میں انہیں اپنے طور پر ہلاک نہ کر سکتی تھی اس لئے میں نے انہیں کنوئیں میں ڈلوا دیا تھا لیکن یہ لوگ وہاں سے بھی نکل گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بے حد ہوشیار اور تیز لوگ ہیں"...... روپیلا نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ بولو"...... پنڈت آتما رام نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"مہان آقا۔ اگر آپ مجھ پر مہربانی کریں تو میں وچن دیتی ہوں کہ آپ کی آنکھوں کے سامنے انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گی"...... روپیلا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو"...... پنڈت آتما رام نے چونک کر کہا۔

"مجھے اجازت دے دیں کہ میں زندہ انسان کی روح میں داخل ہو جاؤں"...... روپیلا نے کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"زندہ انسان کی روح میں داخل ہو جاؤں۔ کیا تم صدمے سے پاگل ہو چکی ہو۔ ایک جسم میں دو روحیں کیسے رہ سکتی ہیں"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"ڈومنائی جادو کا مہان آقا اگر اجازت دے دے تو ایسا ہو سکتا ہے۔ ویسے نہیں۔ روح کے اندر روح جگہ بنا لیتی ہے"...... روپیلا نے کہا۔

"لیکن اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"پھر مجھ پر نہ مقدس کلام اثر کرے گا اور نہ ہی کوئی اور حربہ۔ میں مکمل طور پر انسان بن جاؤں گی لیکن میری طاقتیں ویسے ہی کام کریں گی اور میں انہیں تڑپا تڑپا کر مار سکوں گی"...... روپیلا نے کہا۔

"تم کس کی روح میں داخل ہونا چاہتی ہو"...... پنڈت آتما رام نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

"شیلانگ میں ایک کلب ہے جس کا نام زولو کلب ہے۔ اس کا مالک زولو ذہنی طور پر انتہائی تیز اور شاطر آدمی ہے۔ جسمانی طور پر بھی وہ بے حد طاقتور ہے اور لڑائی بھڑائی کا بھی ماہر ہے۔ وہ جرائم پیشہ آدمی ہے۔ اس کے پاس پورا گروپ ہے۔ اس کی روح میں البتہ خلاء موجود ہے اس لئے میں اس خلاء میں جگہ بنا سکتی ہوں"۔ روپیلا نے کہا۔

"خلاء۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ روح میں خلاء۔ کیسے ہو سکتا ہے"...... پنڈت آتما رام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زولو لامذہب ہے۔ وہ کسی مذہب کا قائل نہیں ہے اور نہ کسی دیوتا یا اوتار کو مانتا ہے۔ ایسے لوگوں کی روحوں میں خلاء ہوتا ہے جبکہ مذہب کے ماننے والوں کی روحوں میں ایسا خلاء نہیں ہوتا چاہے

وہ کسی بھی مذہب کے پیروکار ہوں"...... روپیلا نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم زولو کو ان لوگوں کے خلاف استعمال کرو گی لیکن یہ کام تم ویسے بھی کر سکتی ہو۔ زولو کے ذہن پر تم قبضہ کر سکتی ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"ایسی صورت میں مقدس کلام میرے آڑے آجائے گا اور میرا تعلق بہرحال شیطان سے ہے جبکہ اس کی روح کے خلاء میں داخل ہو کر میں اسے کنٹرول بھی کر لوں گی اور میرے خلاف روشنی کا حربہ بھی استعمال نہ ہو سکے گا"...... روپیلا نے جواب دیا۔

"لیکن اس کا تو مطلب ہے کہ ڈومنائی جادو ان لوگوں سے شکست کھا گیا ہے۔ یہ تو ڈومنائی جادو کی سراسر توہین ہے"۔ پنڈت آتما رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مہان آقا۔ شیطان اپنی فتح کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ شیطان کی سب سے بڑی فتح ہو گی اور یہ بھی بتا دوں آقا کہ اگر آپ نے یا آپ کی شیطانی طاقتوں نے انہیں ہلاک کر دیا تو بڑا شیطان آپ سے خوش ہو جائے گا اور پھر ڈومنائی جادو کی طاقتیں مزید بڑھ سکتی ہیں"...... روپیلا نے جواب دیا۔

"لیکن کیا مجھے یہیں رہنا پڑے گا"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آپ یہاں ہر طرح سے محفوظ ہیں مہان آقا۔ جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو آپ یہاں سے باہر آسکتے ہیں"...... روپیلا نے کہا۔

"لیکن پاکیشیائی تو یہاں موجود ہیں جبکہ زولو شیلانگ میں

ہے"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"میں زولو اور اس کے ساتھیوں کو یہاں لے آؤں گی اور ان پر حملہ کرا دوں گی اور انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... روپیلا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ میں نے تمہیں روح میں داخل ہونے کی اجازت دی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"ایسے نہیں مہان آقا۔ اس کے لئے آپ کو میرے کھلے منہ میں پھونک مارنا ہو گی"...... روپیلا نے کہا اور پھر وہ منہ کھول کر آگے بڑھی اور پنڈت آتما رام کے سامنے پہنچی تو پنڈت آتما رام نے اس کے کھلے منہ میں زور سے پھونک مار دی۔

"ہا۔ ہا۔ اب میں ڈومنائی جادو کی دیوی بن گئی ہوں۔ بہت شکریہ مہان آقا"...... روپیلا نے یکلخت قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی تو پنڈت آتما رام نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ڈومنائی جادو کا مہان آقا میں ہوں لیکن مجھے اس جادو کے بارے میں اور روحوں کے بارے میں معلومات ہی نہیں ہیں۔ مجھے مکمل معلومات حاصل کرنی چاہئیں"...... پنڈت آتما رام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے تین بار تالی بجائی تو کمرے میں سرخ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو وہاں ایک لمبے قد کی خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جس کے چہرے کے نقوش سے محسوس ہوتا تھا جیسے اس کا

تعلق کسی قدیم ترین دور سے ہو۔ اس کے جسم پر گہرے سرخ رنگ کا لباس تھا اور اس لباس کی تراش خراش بھی قدیم دور کی تھی۔

" بھاکی حاضر ہے آقا "...... اس لڑکی نے انتہائی مترنم لہجے میں کہا۔

" بھاکی ۔ تم بڑے شیطان کے دربار سے تعلق رکھتی ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ مجھے احساس ہوا ہے کہ مجھے ڈومنائی جادو کے بارے میں وہ سب کچھ معلوم نہیں جو مجھے معلوم ہونا چاہئے"۔ پنڈت آتما رام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روپیلا کی آمد سے لے کر واپس جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

" آقا ۔ روپیلا بے حد شاطر اور چالاک ہے۔ اس نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ سب غلط ہے۔ کسی روح کے اندر کوئی خلاء نہیں ہوتا۔ جس خلاء کی روپیلا نے بات کی ہے وہ خلاء محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن ہوتا نہیں ہے"...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ کیا روپیلا نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ میرے ساتھ ۔ مہان آقا کے ساتھ "...... پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ دھوکہ نہیں آقا۔ جادو کی چالاکیاں ہیں۔ ڈومنائی جادو میں چالاکی کو بے حد پسند کیا جاتا ہے"...... بھاکی نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

" لیکن اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ وہ کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتی تھی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" آقا ۔ روپیلا آپ کی جگہ لینا چاہتی ہے اور چونکہ کوئی انسان ہی آپ کی جگہ لے سکتا ہے جبکہ روپیلا صرف طاقت ہے اس لئے اس نے آپ کی جگہ لینے کے لئے زولو کا انتخاب کیا ہے۔ زولو کے ذریعے وہ پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کرا دے گی اور بڑے شیطان نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اگر وہ پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کر دے گی تو اس کے پسندیدہ آدمی کو آپ کی جگہ دے دی جائے گی اور آپ اس کے نائب بنا دیئے جائیں گے اس لئے جیسے ہی زولو ان پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کرے گا روپیلا اس کا خاتمہ کر دے گی اور اس کی روح کے باہر نکلتے ہی خود اس کی جگہ لے لے گی اور پھر جسم زولو کا ہو گا اور روح روپیلا کی اور اس طرح وہ ڈومنائی جادو کی مہان آقا بن جائے گی"...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس کے لئے اس نے زولو کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ وہ کسی عورت کا انتخاب بھی کر سکتی تھی اور کسی دوسرے آدمی کا بھی"۔ پنڈت آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا ۔ زولو بے حد ذہین بھی ہے اور خطرناک لڑاکا بھی ۔ اس کے جسم میں طاقت جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور وہ بہت بڑے گروپ کا سربراہ بھی ہے اس لئے روپیلا نے اس کا انتخاب کیا ہے۔

دوسری بات یہ کہ ڈومنائی جادو کا مہان آقا کوئی مرد ہی بن سکتا ہے۔ عورت نہیں بن سکتی اور روپیلا آپ کی طرح محدود نہیں رہنا چاہتی ۔ وہ زولو کو استعمال کر کے ڈومنائی جادو کو پوری دنیا میں پھیلانا چاہتی ہے۔ وہ پوری دنیا پر حکومت کرنے کی خواہش مند ہے۔ قدیم دور میں اس نے ڈومنائی جادو استعمال کرتے ہوئے بستیوں کی بستیاں تباہ کر دی تھیں۔ لاکھوں انسانوں کو مروا دیا تھا۔ اسی وجہ سے اس دور کی روشنی کی عظیم طاقتوں نے ڈومنائی جادو کا ہی خاتمہ کر دیا اور اس روپیلا کو زمین کی سب سے نچلی تہہ میں قید کر دیا جہاں سے آپ نے اسے دوبارہ باہر نکالا اور اب وہ اپنا کھیل دوبارہ کھیلنا چاہتی ہے"...... بھاکی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں ایسا کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ روپیلا جو میری نائب ہے مہان آقا بن جائے ۔ بولو ۔ میں اس کا خاتمہ کیسے کر سکتا ہوں"...... پنڈت آتما رام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ چونکہ مہان آقا ہیں اس لئے آپ کو سب کچھ بتانا میرا فرض ہے ۔ روپیلا کو پاکیشیائی دشمنوں سے لڑنے دیں۔ اگر اس نے پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کر دیا تو اس میں آپ کا ہی فائدہ ہو گا اور اگر ناکام رہی تو یہ خود زمین کی آخری تہہ میں دوبارہ قید ہو جائے گی کیونکہ وہاں سے صرف ایک بار ہی کسی کو باہر نکالا جا سکتا ہے۔ دوسری مرتبہ نہیں۔ اگر یہ کامیاب ہو جائے تو پھر وہ لازماً آپ کے پاس واپس آئے گی اور اسے مہان آقا بننے کے لئے ایک بار پھر آپ

سے اپنے منہ کے اندر پھونک مروانا پڑے گی ۔ چونکہ پہلے آپ کو ان باتوں کا علم نہیں تھا اس لئے آپ نے پہلے پھونک مار دی لیکن اب چونکہ آپ کو علم ہو گیا ہے اس لئے اب آپ دوبارہ اس کے کھلے منہ میں پھونک نہیں ماریں گے بلکہ آپ اس کے ماتھے پر پھونک مار دیں تو اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے آپ کا تابع ہو جائے گا اور وہ دوبارہ کبھی مہان آقا نہ بن سکے گی"...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو زولو کے روپ میں ہو گی"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"نہیں ۔ آپ سے دوبارہ پھونک مروانے کے لئے اسے خود آپ کے پاس آنا پڑے گا"...... بھاکی نے کہا تو پنڈت آتما رام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں خود ان پاکیشیائی دشمنوں کا خاتمہ کروں تاکہ بڑا شیطان مجھ سے خوش رہے ۔ تم مجھے کوئی ترکیب بتاؤ"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا ۔ آپ خاموش رہیں ۔ اگر روپیلا کامیاب ہو گئی تو یہ کامیابی بھی آپ کی کامیابی سمجھی جائے گی اور یہ خطرناک دشمن بھی ہلاک ہو جائیں گے اور اگر روپیلا ناکام ہو گئی تو پھر لازماً یہ خطرناک دشمن آپ کے خاتمہ کے لئے یہاں آئیں گے اور چونکہ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام ہے اور وہ پاکیزگی کے حصار میں ہیں اس لئے آپ ڈومنائی جادو کی مدد سے ان کا مقابلہ نہ کر سکیں گے اس لئے آپ

نہیں رہیں۔ وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے "۔ بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ اس طرح چھپ کر بیٹھنے کا مطلب تو ڈومنائی جادو کی توہین ہے۔ میں ان کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں "...... پنڈت آتما رام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" آقا ۔ اگر آپ خود ان سے مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو یہاں باشوکا میں ایک ابلتے ہوئے چونے کی خوفناک دلدل موجود ہے۔ آپ انہیں اس دلدل میں گرا دیں چاہے کوئی بھی چکر چلائیں پھر یہ یقیناً ہلاک ہو جائیں گے اور بظاہر کوئی صورت نہیں ہے اور یہ بھی بتا دوں آقا کہ اگر آپ خود اس چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں گر گئے تو پھر آپ بھی ختم ہو جائیں گے اور ڈومنائی جادو کا بھی خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ اس کا مہان آقا بغیر کسی دوسرے کو آقا بنائے اگر ہلاک ہو جائے تو یہ ڈومنائی جادو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... بھاکی نے جواب دیا۔

" لیکن ہمارے پاس تو بے شمار شکتیاں ہیں ۔ ہم اگر چونے کی دلدل میں گر بھی جائیں تو ہماری شکتیاں ہمیں بچا لیں گی"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

" نہیں آقا ۔ بدروحیں اور ڈومنائی جادو کی شکتیاں چونے کے پانی سے ختم ہو جاتی ہیں۔ چونے کا پانی ان شکتیوں کے لئے اس طرح موت کا باعث بن جاتا ہے جس طرح کسی انسان کو قاتل زہر کھلا

دیا جائے "...... بھاکی نے جواب دیا۔

" لیکن ڈومنائی جادو کی شکتیاں تو بدروحیں ہیں اور روح کیسے چونے کے پانی سے ختم ہو سکتی ہے "...... پنڈت آتما رام نے غصیلے لہجے میں کہا تو بھاکی بے اختیار ہنس پڑی۔

" آقا ۔ روح واقعی فنا نہیں ہو سکتی لیکن روح بالکل اسی طرح مفلوج ہو جاتی ہے جیسے انسانی جسم مفلوج ہو جاتا ہے۔ روپیلا کو جب قدیم دور میں روشنی کی عظیم شخصیتوں نے زمین کی تہہ میں قید کیا تھا تو اسے بھی چونے سے بنی ہوئی چٹانوں کے درمیان قید کیا گیا تھا اور وہاں رہتے ہوئے روپیلا صدیوں تک مفلوج پڑی رہی اور اگر آپ ایک سو انسانوں کی بھینٹ دے کر اور اپنے حکم سے اسے وہاں سے نجات نہ دلاتے تو وہ قیامت تک وہیں پڑی رہتی اس لئے اگر آپ کو چونے کی دلدل میں گرا دیا گیا تو آپ کا جسم تو فوراً گل سڑ کر ختم ہو جائے گا لیکن آپ کی روح بھی اس دلدل کی تہہ میں قیامت تک پڑی رہے گی"...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے یہ دلدل ۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں انہیں کنوئیں میں ڈلوانے کی بجائے اس دلدل میں ڈلوا دیتا "...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" روپیلا کو اس بارے میں معلوم تھا۔ لیکن وہ چاہتی تھی کہ بڑے شیطان کے سامنے ان کی لاشیں لے جا کر رکھے تاکہ بڑا شیطان خوش ہو کر اسے مہان آقا بنا دے لیکن چونکہ وہ خود انہیں ہلاک نہ کر سکتی

تھی اس لئے اس نے کنوئیں کا سہارا لیا تھا"...... بھاکی نے کہا۔

"لیکن کنوئیں میں تو خونخوار چیونٹوں نے ان کا گوشت کھا جانا تھا پھر ان کی لاشیں کیسے بڑے شیطان کے سامنے پہنچتیں۔ ان کی تو صرف ہڈیاں باقی رہ جاتیں"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا۔ بڑا شیطان ان ہڈیوں کو دیکھ کر سب کچھ خود جان لیتا لیکن چونے کی دلدل میں تو ہڈیاں بھی گل سڑ کر ختم ہو جاتی ہیں"۔ بھاکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ وہ دلدل دکھاؤ مجھے"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آنکھیں بند کریں آقا"...... بھاکی نے کہا تو پنڈت آتما رام نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول لیں آقا"...... بھاکی کی آواز سنائی دی تو پنڈت آتما رام نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اپنے اس کمرے کی بجائے کھلی فضا میں موجود تھا اور یہ باشوکا کا ہی علاقہ تھا۔

"دیکھیں آقا۔ یہ ہے چونے کی دلدل"...... بھاکی کی آواز سنائی دی اور پھر سامنے واقعی ایک چھوٹی سی دلدل نظر آنے لگی جو پہاڑی چٹانوں کے تقریباً درمیان میں تھی۔ اس کا قطر بے حد چھوٹا تھا لیکن اس میں سے دھواں بھی نکل رہا تھا اور وہ اس طرح ابل رہی تھی جیسے نیچے خوفناک آگ جل رہی ہو۔

"لیکن اس میں انہیں کیسے گرایا جائے گا"...... پنڈت آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں باندھ کر"...... بھاکی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے۔ اب میں کر لوں گا یہ سب کچھ"...... پنڈت آتما رام نے کچھ سوچ کر کہا۔

"آنکھیں بند کر لیں آقا"...... بھاکی کی آواز سنائی دی تو پنڈت آتما رام نے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دیں آقا"...... بھاکی کی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو پنڈت آتما رام نے آنکھیں کھول دیں تو وہ اسی کمرے میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور بھاکی اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتی ہو"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا۔ آپ اپنی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہیں"...... بھاکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر اس کے گرد سرخ دھواں پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہو گیا تو بھاکی غائب ہو چکی تھی اور پنڈت آتما رام نے ایک طویل سانس لیا۔

زولو مقامی آدمی تھا لیکن وہ بھینسے کی طرح پلا ہوا اور انتہائی طاقتور جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے چھوٹا تھا اور سر کے بال چھوٹے اور گھنگھریالے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اس نے سر پر چھوٹے چھوٹے سپرنگ باندھ رکھے ہوں۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور پیشانی چوڑی تھی جبکہ ٹھوڑی ہتھوڑے کی طرح آگے کی طرف نکلی ہوئی تھی اور چہرے پر انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اپنے کلب کے آفس میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی جسے وہ بار بار منہ سے لگا کر شراب پی رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور زولو نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے بوتل چھوٹتے چھوٹتے بچی کیونکہ دروازے پر ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان مقامی لڑکی کھڑی تھی جس کے

جسم پر لباس خاصا مختصر تھا۔ وہ لڑکی اس قدر حسین اور نوجوان تھی کہ زولو کی آنکھیں اسے دیکھ کر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ بت کی طرح ساکت ہو گیا تھا۔

" میرا نام روپا ہے "...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو زولو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس لڑکی کی بڑی بڑی آنکھوں سے تیز لہریں سی نکل کر اس کے جسم میں داخل ہو رہی ہوں۔

" مم ۔ مم ۔ میں زولو ہوں ۔ زولو "...... زولو کے منہ سے اس طرح ہکلاتے ہوئے انداز میں الفاظ نکلے تھے جیسے وہ اس لڑکی کے حسن اور شخصیت سے اس قدر مرعوب ہو گیا ہو کہ اس سے بولا بھی نہ جا رہا ہو لیکن وہ جھٹکے سے اٹھ کر ضرور کھڑا ہو گیا تھا۔

" سنو زولو ۔ میں تمہاری مردانہ وجاہت، طاقت اور ذہانت کو آزمانا چاہتی ہوں۔ اگر تم آزمائش پر پورے اترے تو میں ہمیشہ تمہاری کنیز بن کر رہوں گی۔ بولو ۔ کیا تم مجھے اپنی کنیز بنانا چاہتے ہو یا نہیں "...... روپا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم کنیز نہیں بلکہ ملکہ ہو ملکہ ۔ میں ہمیشہ تمہارے پیر دھو کر پیوں گا۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو "...... زولو نے اس بار تیز تیز لہجے میں کہا۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر سنبھل چکا تھا۔

" بیٹھو اور میری بات سنو "...... روپا نے کہا تو زولو اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ ٹرانس میں ہو اور روپا کا حکم ماننا اس کی مجبوری ہو۔ روپا خود بھی میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میری طرف دیکھو"...... روپا نے کہا۔

"میں دیکھ تو رہا ہوں"...... زولو نے جواب دیا۔

"اب جیسا میں کہوں گی تم ویسا ہی کرو گے اور جو حکم میں تمہیں دوں گی تم اپنی جان پر کھیل کر بھی سے پورا کرو گے"...... روپا نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا خادم ہوں روپا۔ ادنیٰ خادم"...... زولو نے جواب دیا تو روپا نے ایک جھٹکے سے منہ ایک طرف کر لیا اور اس کے ساتھ ہی زولو کے جسم نے بھی اس طرح جھٹکا کھایا جیسے کرسی اچانک ٹوٹ گئی ہو۔

"حکم کرو روپا۔ حکم کرو۔ پھر دیکھو کہ تمہارا حکم کس طرح پورا ہوتا ہے"...... زولو نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"باشو کا پہاڑیوں میں پاکیشیا کے افراد موجود ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ ان میں سے ایک افریقی حبشی ہے جبکہ باقی چار پاکیشیائی ہیں۔ تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یہ سن لو کہ یہ انتہائی چالاک. عیار اور تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... روپا نے کہا۔

"کوئی بھی ہوں زولو سے نہیں بچ سکتے۔ یہ لوگ اس وقت کہاں ہوں گے"...... زولو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ تم اپنے ساتھ دس افراد لے لو جو بہترین نشانہ باز اور بہترین لڑاکے ہوں"...... روپا نے کہا تو زولو نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سی نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

"جوڈش بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اپنے گروپ کو ساتھ لے کر ون ون پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں۔ ہم نے باشو کا میں چند آدمیوں کا شکار کھیلنا ہے اس لئے اسلحہ وغیرہ ساتھ لے لینا"...... زولو نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو زولو نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ آدمی کہاں ہوں گے۔ تم مجھے بتا دو اور خود یہاں رہو۔ میں ان کی لاشیں یہاں لا کر تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا"۔ زولو نے کہا۔

"تم کس طرح وہاں جاؤ گے"...... روپا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیپوں پر۔ اور تو کوئی سواری نہیں جا سکتی وہاں"...... زولو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چند لمحوں میں وہاں پہنچا دوں گی۔ مجھے جادو آتا ہے"...... روپا نے کا تو زولو چونک پڑا۔

"جادو۔ کیا مطلب"...... زولو نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے دس سال ایک مہان جادوگر کی خدمت کی ہے تو اس نے مجھے دنیا کا سب سے طاقتور جادو سکھا دیا ہے۔ اسے ڈومنائی جادو کہا جاتا ہے اور جس کی مدد سے میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو

پلک جھپکنے میں وہاں پہنچا دوں گی"...... روپا نے کہا۔

"پھر تو تم خود جادو کی مدد سے ان پاکیشیائیوں کو ہلاک کر سکتی ہو"...... زولو نے کہا۔

"پاکیشیائی مسلمان ہیں اور ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام موجود ہے اور اس کلام کی موجودگی کی وجہ سے جادو کام نہیں کر سکتا۔ البتہ تمہاری مشین گنوں سے نکلی ہوئی گولیاں ان کا خاتمہ کر دیں گی"...... روپا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... زولو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا"...... روپا نے کہا تو زولو نے کسی فرمانبردار بچے کی طرح اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"...... زولو کے کانوں میں روپا کی آواز پڑی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اس کے جسم میں موجود بند سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔ وہ انتہائی حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کیونکہ اپنے آفس کی بجائے وہ ایک اور کمرے میں ایک کرسی پر موجود تھا جس پر سے وہ آنکھیں کھولتے ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ روپا ساتھ ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"یہی ہے ناں تمہارا ادن ون۔ ابھی تمہارے ساتھی نہیں پہنچے"۔ روپا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ تم واقعی جادو کی ماہر ہو۔ اب مجھے یقین

ہو گیا ہے"...... زولو نے کہا۔

"اگر تم نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تو میں اپنے جادو کی مدد سے تمہیں پوری دنیا کا حاکم بنا دوں گی"...... روپا نے کہا۔

"میں صرف تمہارا خادم بن کر رہنا چاہتا ہوں روپا۔ تم حکم کرو تو میں پورے شیلانگ کا بھی خاتمہ کر سکتا ہوں"...... زولو نے کہا تو روپا بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جاؤ تمہارے ساتھی آگئے ہیں"...... روپا نے کہا تو زولو تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔ دو بڑی جیپیں احاطے میں داخل ہو رہی تھیں۔ پھر یہ جیپیں رک گئیں اور ان میں سے دس لمبے تڑنگے اور مضبوط جسموں والے آدمی نیچے اتر آئے۔ ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"حکم کرو ماسٹر"...... ایک آدمی نے آگے بڑھ کر کہا۔ یہ جوڈش تھا۔

"جوڈش۔ ہم نے باشو کا پہاڑی علاقے میں جانا ہے۔ ہمارے ساتھ ایک جادوگر حسینہ موجود ہے جو اپنے جادو کی مدد سے ہمیں پلک جھپکنے میں وہاں پہنچا دے گی"...... زولو نے کہا۔ اسی لمحے روپا بھی باہر آگئی اور اسے دیکھ کر جوڈش اور اس کے ساتھی سب آنکھیں پھاڑے ہی رہ گئے۔

"تم سب آنکھیں بند کر لو اور زولو تم بھی"...... روپا نے کہا تو

زولو سمیت سب نے آنکھیں بند کر لیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"...... روپا کی آواز زولو کے کانوں میں پڑی تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور ایک بار پھر وہ حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ اب وہ اور اس کے ساتھی اس احاطے کی بجائے پہاڑی علاقے کی ایک مسطح چٹان پر کھڑے تھے۔ زولو کے ساتھیوں نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں اور ان سب کے چہرے حیرت سے بگڑے ہوئے تھے۔ وہ اس طرح اپنے آپ کو اور ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ وہ واقعی اس احاطے سے یہاں پہنچ گئے ہیں یا صرف خواب ہی دیکھ رہے ہیں۔ روپا بھی ان کے ساتھ موجود تھی۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے ماسٹر"...... جوڈش کے منہ سے نکلا۔

"میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کہ روپا جادو جانتی ہے"...... زولو نے اس طرح فاخرانہ لہجے میں کہا جیسے روپا کی بجائے یہ کارنامہ خود اس نے سرانجام دیا ہو۔

"زولو۔ اب میں تمہیں وہ لوگ دکھا دیتی ہوں۔ اس کے بعد میں چلی جاؤں گی۔ تم نے اپنی ذہانت سے ان کا شکار کھیلنا ہے۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں"...... روپا نے کہا۔

"ہاں ملکہ روپا۔ دکھاؤ انہیں۔ پھر دیکھنا کہ میں ان کا شکار کیسے کھیلتا ہوں"...... زولو نے کہا۔

"ادھر نیچے دیکھو"...... روپا نے کہا تو نہ صرف زولو بلکہ جوڈش سمیت سب افراد کی نظریں بھی پہاڑی سے نیچے گہرائی کی طرف بڑھتی

چلی گئیں اور پھر انہیں پانچ افراد نیچے جھاڑیوں میں اوپر چڑھتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ان میں سے ایک دیو قامت حبشی تھا جبکہ باقی مقامی لوگ تھے۔ وہ سب خالی ہاتھ تھے۔

"یہ ہیں تمہارے شکار۔ کیا تم نے انہیں اچھی طرح دیکھ لیا ہے"...... روپا نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہم انہیں ابھی ہلاک کر دیں"...... زولو نے کہا۔

"یہ ابھی بہت گہرائی میں ہیں ماسٹر۔ وہاں تک مشین گنوں کی رینج نہیں ہے۔ انہیں اوپر آنے دو پھر آسانی سے انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... جوڈش نے کہا۔

"بہرحال انہیں ہلاک کرنا ہے ہو جائیں گے"...... زولو نے کہا۔

"آخری بار پھر بتا دوں کہ یہ انتہائی خطرناک اور تربیت یافتہ افراد ہیں اس لئے انہیں آسان شکار نہ سمجھنا۔ اب میں جا رہی ہوں"...... روپا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اس طرح ان کی نظروں سے غائب ہو گئی جیسے اس کا وہاں کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔

"ماسٹر۔ یہ سب کیا ہے"...... جوڈش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو زولو نے روپا کی اچانک آمد اور پھر اس کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ماسٹر۔ کہیں یہ سب ہمارے خلاف کوئی سازش نہ ہو"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ کوئی سازش نہیں ہے۔ اگر ہم نے ان پانچ افراد کو مار گرایا تو ہم پورے شیلانگ پر قابض ہو جائیں گے۔ یہ لڑکی کوئی طاقتور شکتی ہے جس نے اپنے دشمنوں کے خاتمہ کے لئے ہمارا سہارا لیا ہے اور اگر ہم نے اس کا کام کر دیا تو ہمیں اس سے بے اندازہ فائدے ہوں گے اور دوسری بات یہ کہ میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے اور تم جانتے ہو کہ زولو جب وعدہ کر لے تو پھر اسے ہر صورت میں پورا ہونا چاہئے"...... زولو نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ ہمارے ماسٹر ہیں اس لئے جو وعدہ آپ نے کیا ہے اسے پورا کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ ہم ہر صورت میں ان کا خاتمہ کریں گے"...... جوڈش نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اس کے باقی ساتھیوں نے بھی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"اب سنو۔ ان کی تعداد پانچ ہے اور یہ اکٹھے اوپر آ رہے ہیں اور انہیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ہم یہاں ان کے شکار کے لئے موجود ہیں اس لئے ہم سب چٹانوں کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جیسے ہی یہ پانچوں یہاں پہنچیں گے تو ہم ان پر فائر کھول دیں تو ایک لمحے میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن پہلا فائر میں کروں گا اور میرے فائر کرتے ہی تم سب نے بھی ان پر فائر کھول دینا ہے۔ انہیں سنبھلنے کا موقع بالکل نہیں ملنا چاہئے"...... زولو نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوڈش نے کہا اور پھر وہ سب بکھر کر علیحدہ علیحدہ چٹانوں کی اوٹ میں اس انداز میں بیٹھ گئے کہ ان کی نظریں

اس سائیڈ پر جمی ہوئی تھیں جس سائیڈ سے یہ لوگ اوپر پہنچ رہے تھے زولو پوری طرح مطمئن تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ بہرحال ان لوگوں کو مار گرائے گا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ تک انتظار کے باوجود جب کوئی آدمی اوپر نہ آیا تو زولو قدرے پریشان ہو گیا۔

"اب تک انہیں اوپر پہنچ جانا چاہئے تھا۔ یہ کہیں دوسری طرف نہ نکل گئے ہوں"...... زولو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جب چار پانچ منٹ مزید انتظار کے باوجود کوئی اوپر نہ آیا تو اس نے چیک کرنے کا فیصلہ کیا اور چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔ اس کے باہر آتے ہی جوڈش اور دوسرے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"جوڈش۔ سائیڈ سے نیچے جا کر چیک کرو کہ یہ لوگ کہیں دوسری طرف تو نہیں نکل گئے"...... زولو نے اونچی آواز میں جوڈش سے کہا جو دوسرے کنارے پر موجود تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوڈش نے کہا اور تیزی سے سائیڈ پر نیچے کی طرف اتر گیا۔ کافی دیر تک خاموشی طاری رہی پھر اچانک جوڈش کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ یہ سب بے ہوش پڑے ہیں"...... جوڈش چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

"بے ہوش پڑے ہیں۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... زولو نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر سے جوڈش کی آواز سنائی دی تھی۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر وہ سب تیزی سے سائیڈ پر سے

نیچے اترنے ہی لگے تھے کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی زولو چیختا ہوا نیچے گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کئی گرم سلاخیں اس کے جسم میں جبراً داخل ہو گئی ہوں اور پھر اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت باشوکا کے پہاڑی علاقے میں داخل ہوا تو وہ بے حد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے کسی بھی چٹان کی اوٹ سے یا کسی غار کے دہانے سے کوئی شیطانی طاقت نکل کر ان پر جھپٹ پڑے گی لیکن یہ علاقہ دور دور تک سنسان دکھائی دے رہا تھا۔ نہ وہاں کوئی انسان نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی جانور۔ بس بڑی بڑی غاروں کے دہانے، پتھریلی چٹانیں اور گھنے درخت ہر طرف نظر آ رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ یہ علاقہ ہر لحاظ سے ویران ہے۔ عمران نے چونکہ اپنی اور تمام ساتھیوں کی جیبوں میں حروف مقطعات کے ساتھ ساتھ آیت الکرسی بھی لکھ کر رکھوائی ہوئی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اس کی

وجہ سے کوئی شیطانی طاقت ان کے قریب بھی نہیں آسکتی۔ لیکن اس کے باوجود وہ بے حد چوکنا اور محتاط تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پنڈت آتما رام یہاں کسی نہ کسی غار میں بہرحال موجود ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی شیطانی طاقتوں کے ساتھ ساتھ مسلح افراد بھی رکھے ہوئے ہوں۔

"باس۔ اس پنڈت آتما رام کو تلاش کرنا ہے"...... ٹائیگر نے اچانک کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ باشوکا میں داخل ہونے سے پہلے عمران نے اپنے ساتھیوں کو باقاعدہ بتایا تھا کہ ان کا مقصد اس پنڈت آتما رام کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے تاکہ ڈومنائی جادو کا خاتمہ کیا جا سکے اس لئے وہ ٹائیگر کے اس سوال پر حیران ہو رہا تھا۔

"باس۔ پنڈت آتما رام لازماً کسی ایسی غار میں ہوگا جہاں چراغ جل رہا ہوگا اور اس اندھیرے میں بہرحال اس کی روشنی نظر آ سکتی ہے اس لئے کیوں نہ ہم بکھر کر ادھر ادھر سائیڈوں میں چیکنگ کریں ورنہ اس طرح تو نجانے کتنے دن اور کتنی راتیں گزر جائیں گی اسے تلاش کرتے ہوئے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ رک گیا۔ اس کے رکتے ہی اس کے سارے ساتھی جو اس کے ساتھ آ رہے تھے وہ سب بھی رک گئے۔

"باشوکا کا علاقہ خاصا وسیع و عریض ہے اس لئے واقعی اگر اس انداز میں ہم گھومتے رہے تو ہمیں یہاں ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور ٹائیگر کا کہنا ہے کہ ہم ہٹ کر سائیڈوں پر چیکنگ کریں۔ اس غار میں لازماً روشنی کی گئی ہوگی جہاں پنڈت آتما رام موجود ہوگا اور اس روشنی کو اگر چیک۔ کر لیا جائے تو اس کی نشاندہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تو جوزف دور سے ہی شیطانی طاقتوں کی بو سونگھ لیتا تھا لیکن اس بار جوزف کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ خاموش ہے۔ اگر جوزف کی وہ حس عود کر آئے تو یہ آسانی سے اس پنڈت آتما رام کو ٹریس کر سکتا ہے ورنہ واقعی ہم یہاں صرف بھٹکتے ہی رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"باس۔ یہاں کوئی شیطانی طاقت موجود نہیں ہے"...... جوزف نے عمران کے بولنے سے پہلے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہیں وہ تمہاری وجہ سے یہاں سے فرار تو نہیں ہو گئیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹائیگر کی تجویز تو درست ہے لیکن اس طرح ہم سب بکھر جائیں گے اور کسی بھی لمحے کسی کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"اس جنگل میں سب سے تیز اور چوکنی نقل و حرکت جوزف ہی

کر سکتا ہے اس لئے کیوں نہ جوزف کی ڈیوٹی لگا دی جائے اور ہم اس دوران کسی بڑی غار میں بیٹھ جائیں "...... عمران نے کہا۔

" باس ۔ میں اس کا سراغ لگا لوں گا۔ آپ سامنے والی غار میں بیٹھ جائیں "...... جوزف نے خوش ہو کر کہا۔

" یہ غار میں بیٹھنے کی شرط کیوں ہے "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں کہیں سے بھی چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے کھلی جگہ کی نسبت غار کے اندر ہم محفوظ رہیں گے "...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جوزف تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران باقی ساتھیوں سمیت سامنے موجود ایک بڑی غار کے دہانے میں داخل ہو گیا۔ وہاں گرد تھی اور پتھروں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی ہڈیاں بھی پڑی ہوئی تھیں اس لئے وہاں بیٹھنے کے لئے جگہ کی صفائی ضروری تھی لیکن ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہیں کہ اچانک انہیں دور سے ہلکی سی غراہٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ غراہٹ ایسی تھی جیسے کوئی شکاری چیتا شکار کو دیکھ کر غرایا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں ذہنی طور پر کچھ سوچتے اچانک انہیں باہر سے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف تیزی سے اندر داخل ہوا تو وہ سب چونک پڑے کیونکہ جوزف کے کاندھوں پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا اور وہ بے ہوش تھا۔

" یہ قریب ہی موجود تھا باس ۔ اچانک میں نے اس کی آہٹ سن لی تھی "...... جوزف نے اسے زمین پر لٹاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ یہ تو کوئی عام سا بدمعاش لگ رہا ہے ۔ یہ یہاں کیوں موجود تھا۔ اسے ہوش میں لے آؤ "...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اس کے گنجے سر پر ابھرا ہوا گومڑ بتا رہا تھا کہ جوزف نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹا دیئے جبکہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ پھر جیسے ہی یہ آدمی ہوش میں آ کر لاشعوری طور پر اٹھنے لگا تو عمران نے پیر کو تھوڑا دبا کر گھما دیا اور اس آدمی کے جسم نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔

" کیا نام ہے تمہارا "...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

" جوڈش ۔ جوڈش ۔ یہ کیا ہے ۔ یہ کیا ہے ۔ کون ہو تم ۔ پیر ہٹاؤ۔ مم ۔ مم ۔ میں مر جاؤں گا "...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

" کیا تم انسان ہو یا کوئی شیطانی طاقت ۔ بولو "...... عمران نے کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں انسان ہوں "...... جوڈش نے کہا اور پھر اس نے جو کچھ بتایا اسے سن کر عمران اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے

کیونکہ ان کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس طرح یہ لوگ موجود ہوں گے۔ جوڈش نے بتایا تھا کہ ان کی تعداد دس ہے۔ ان کا چیف زولو بھی ساتھ ہے اور وہ سب اوپر چھپے ہوئے ہیں اور وہ انہیں چیک کرنے نیچے آیا تھا کہ اچانک سر پر ضرب لگی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے اس سے زولو کا حلیہ معلوم کیا اور پھر اس نے پیر کو تیزی سے گھما دیا اور جوڈش کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"آؤ۔ اب ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے۔ اس بار قسمت نے ہمارا ساتھ دیا ہے ورنہ اگر ہم سیدھے اوپر پہنچ جاتے تو اچانک چاروں طرف سے ہونے والی مشین گنوں کی فائرنگ سے یقیناً ہم لوگ ہلاک ہو جاتے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اب کیسے ٹریس کریں گے انہیں آپ"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم سب ادھر ادھر بکھر کر اوٹ لے لو اور اسلحہ ہاتھوں میں لے لینا۔ میں جوڈش کی آواز میں چیخوں گا تو میری آواز اوپر پہنچ جائے گی اور پھر وہ لوگ لامحالہ نیچے اتریں گے۔ ایسی صورت میں انہیں ہلاک کرنا مشکل نہ ہو گا البتہ اس زولو کا حلیہ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ہم نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے اسے صرف بے کار کیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ادھر ادھر چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے تو عمران نے یکلخت

جوڈش کی آواز میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا کہ پاکیشیائی یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ عمران چونکہ خود بھی اوٹ میں تھا اس نے چند لمحوں بعد جب اس نے نو آدمیوں کو تیزی سے نمودار ہو کر نیچے اترتے دیکھا تو وہ رک گیا۔ زولو کو اس کے قدوقامت اور حلیئے سے وہ فوری پہچان گیا تھا اس لئے اس نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے اس کے کولہوں کا نشانہ لے کر فائر کھول دیا اور اس کے فائر کھولتے ہی اس کے سارے ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیا اور زولو سمیت وہ سب بری طرح چیختے ہوئے نیچے لڑھکنے لگے اور پھر دھماکوں سے ان کے قریب آگرے۔ باقی افراد تو صرف چند لمحوں تک تڑپ سکے تھے کیونکہ گولیاں ان کے سینوں میں ماری گئی تھیں البتہ زولو کا نچلا جسم زخمی ہوا تھا اور گو اس کا جسم ساکت پڑا ہوا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ ہلاک نہیں ہوا بلکہ بے ہوش ہوا ہے۔

"اوپر جا کر چیک کرو۔ ان کے اور ساتھی نہ ہوں"۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے اوپر کی طرف بڑھ گئے۔ زولو واقعی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کا منہ اور ناک بند کیا تو چند لمحوں بعد ہی زولو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیدھا کھڑے ہو کر پیر اس کی گردن پر رکھ دیا اور پھر جیسے ہی زولو نے آنکھیں کھولیں اس نے پیر کو مخصوص انداز میں موڑ دیا۔

"روپیلا۔ روپیلا کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"روپیلا۔ کون روپیلا۔ میں تو کسی روپیلا کو نہیں جانتا"۔ زولو نے رک رک کر کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس حالت میں زولو جھوٹ بول ہی نہ سکتا تھا جبکہ جوزف سے ملنے والی تفصیل سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس شیطانی قوت روپیلا نے ان کے خاتمے کے لئے انہیں ہائر کیا ہے لیکن اب زولو روپیلا کے نام سے ہی واقف نہ تھا۔

"وہ لڑکی جو تمہیں ہائر کر کے یہاں لے آئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"تو تم روپا کے بارے میں پوچھ رہے ہو"...... زولو نے رک رک کر کہا اور پھر اس نے خود ہی روپا کے اس کے آفس میں آنے سے لے کر یہاں آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی تو عمران نے یکلخت پیر کو جھٹکے سے آگے گیا اور اس کے ساتھ ہی زولو کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پیر ہٹالیا۔

"یہ شیطانی طاقت روپیلا ہے جو اس انداز میں ہمارے خاتمے کا سوچ رہی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے بڑبڑا کر کہا ہی تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ

نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی عمران کو ہوش آیا وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور وہ کسی غار کی دیوار کی بنیاد میں موجود تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں پیر بھی بندھے ہوئے تھے لیکن چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کی طرح بندھے ہوئے دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اسے ذہنی ورزشوں کی وجہ سے ہوش آیا ہے۔ ویسے اس کا سر پکے ہوئے پھوڑے کی طرح شدید درد کر رہا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے سر پر چوٹ لگا کر اسے بے ہوش کیا گیا تھا لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ ایسا کس نے کیا ہو گا کہ اسی لمحے غار کے دہانے سے ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے نقوش قدیم دور کے تھے اور اس کے جسم پر لباس بھی قدیم دور کا تھا۔ اس کے پیچھے چھ مقامی آدمی بھی اندر داخل ہوئے۔

"تم روپیلا ہو"...... عمران نے کہا تو اس لڑکی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر وہ مسکرا دی۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے ہوش میں آتے ہی اپنے ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے کاٹنے کی کوشش کی ہو گی لیکن تمہیں یقیناً ناکامی ہوئی ہو گی کیونکہ

تمہارے ہاتھ جس رسی سے باندھے گئے ہیں اس پر لوہے کی کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی اور نہ ہی تم اس کی گانٹھ کھول سکتے ہو"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ایسا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی شاطر ذہن کے مالک ہو اور تمہارے پاس روشنی کا مقدس کلام بھی موجود ہے اور پھر تم روشنی کے پاکیزگی کے حصار میں ہو اس لئے میں تو تمہارے قریب بھی نہ آسکتی تھی۔ پہلے بھی تم میرے قابو میں آئے تھے اور میں نے تمہاری جیبوں سے مقدس کلام نکلوا کر تمہیں چیونٹوں والے کنوئیں میں ڈال دیا تھا لیکن تم وہاں سے بھی نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس لئے مجھے یہ سارا کھیل کھیلنا پڑا۔ اس کھیل سے میرے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ کہ زولو اور اس کے ساتھی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے اور اگر ایسا نہ ہو سکتا تو تم انہیں ہلاک کر دو گے اور ان کے جسموں سے نکلنے والے خون کے چھینٹے تم پر پڑیں گے تو لامحالہ تم روشنی کے پاکیزگی کے حصار سے باہر آ جاؤ گے۔ ان تمام آدمیوں کو میں نے پہلے ہی وہاں چھپایا ہوا تھا۔ یہ لوگ جس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں وہ قبیلہ بندروں کا شکار کرنے کا صدیوں سے ماہر ہے۔ ان کے پھینکے گئے پتھر عین نشانے پر لگتے ہیں اس لئے میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ اگر تم لوگ زولو اور اس کے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں تو

ٹھیک اور اگر ایسا نہ ہو تو انہوں نے تمہیں پتھر مار کر ہلاک کرنا ہے اس لئے کہ تم زولو اور اس کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گے اور اس طرح مار کھا جاؤ گے اور ایسے ہی ہوا۔ جیسے ہی تم نے زولو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا میرے اشارے پر انہوں نے تمہیں پتھر مارے لیکن تم سب ہلاک ہونے کی بجائے بے ہوش ہو گئے۔ میں چاہتی تو ان کے ذریعے تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرا دیتی لیکن میں خود تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے ان کے ذریعے تمہاری جیبوں سے روشنی کا مقدس کلام نکلوایا اور تمہیں وہاں سے اٹھوا کر یہاں لایا گیا۔ تم سب کے ہاتھ اور پیر باندھ دیئے گئے۔ اس کے بعد میں نے مہان آقا پنڈت آتما رام سے رابطہ کیا کہ وہ یہاں آئیں اور خود تمہیں ہلاک کریں لیکن انہوں نے حکم دیا کہ میں تم سب کو اٹھوا کر چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں پھینکوا دوں۔ وہ تمہارے قریب آنے سے بھی کتراتے تھے اس لئے میں یہاں آئی ہوں کہ یہ لوگ تمہیں اٹھا کر لے جائیں اور چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں ڈال دیں"...... روپیلا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا اس چونے کی دلدل میں کوئی خاص بات ہے۔ مسئلہ تو ہمیں ہلاک کرنا ہے۔ یہ خصوصی طور پر چونے کی دلدل میں ڈالنے کا کیا معاملہ ہے"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چونا ڈومنائی جادو میں سزا دینے کا بنیادی حربہ ہوتا ہے۔ چونے

کی دلدل میں ڈالنا ڈومنائی جادو کے تحت بھینٹ دینا ہوتی ہے۔ اس
طرح تمہاری موت بھی ہمارے طرف سے بھینٹ سمجھی جائے گی اور
تم بھی یقینی طور پر ہلاک ہو جاؤ گے"...... روپیلا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ مڑی اور اس نے اپنے عقب میں کھڑے مقامی آدمیوں
کو حکم دیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر لے آیا جائے اور
اس کے ساتھ ہی وہ اچانک غائب ہو گئی تو مقامی افراد آگے بڑھے
اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا
اور غار کے دہانے کی طرف آ گئے۔ عمران نے ان سے بات کرنے کی
کوشش کی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور بالکل روبوٹس کی
طرح حرکت کرتے رہے۔ عمران نے گانٹھ کھولنے کی بھی کوشش کی
لیکن واقعی گانٹھ اس انداز کی تھی کہ باوجود کوشش کے وہ اسے
کھول نہ پا رہا تھا۔ اس کے ذہن میں اس صورت حال سے واقعی
آندھیاں سی چل رہی تھیں کیونکہ اس کے سارے ساتھی بے ہوش
تھے اور اگر ان لوگوں نے واقعی انہیں چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں
گرا دیا تو وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے اور اس روپیلا کا انداز بتا
رہا تھا کہ وہ ایک لمحہ توقف کئے بغیر ایسا ہی کرے گی لیکن عمران بے
بس سا ہو کر رہ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند کیں اور دل
ہی دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا شروع کر دیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ
تعالیٰ سے مدد مانگ رہا تھا تاکہ اس کی مدد سے ان شیطانی طاقتوں کا
خاتمہ کر سکے جبکہ وہ مقامی افراد پہاڑی چٹانوں کو اس طرح پھلانگتے

ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے جیسے وہ ہموار سی زمین پر چل رہے
ہوں اور پھر اچانک عمران کو دور ایک مسطح چٹان پر روپیلا نظر آ گئی
اور اس کے ساتھ ہی چونے کی مخصوص بو بھی اس کی ناک میں پہنچنے
لگی۔

پنڈت آتما رام زمین کی تہہ میں واقع اپنے مخصوص کمرے میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور روپیلا اندر داخل ہوئی اور پنڈت آتما رام کے سامنے آکر مؤدبانہ انداز میں جھک گئی۔

" روپیلا مہان آقا کی خدمت میں حاضر ہے "...... روپیلا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم پاکیشیائی دشمنوں پر فتح حاصل کر چکی ہو۔ کیا تمہاری ترکیب کامیاب رہی ہے "...... پنڈت آتما رام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں مہان آقا۔ زولو اور اس کے ساتھیوں کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود روپیلا سے نہیں بچ سکے اور اس وقت وہ بے بس ہو کر ایک غار میں پڑے ہوئے ہیں اور میں انہیں ہلاک کرنے کے لئے چونے کی دلدل میں ڈالنا چاہتی ہوں

اور میری خواہش ہے کہ اس وقت مہان آقا بھی میرے ساتھ ہوں "...... روپیلا نے کہا تو پنڈت آتما رام بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً شیطانی دربار کی طاقت بھائی کی باتیں آگئیں۔

" ہمارے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ تم انہیں ہلاک کر دو چاہے ویسے ہلاک کر دو چاہے چونے کی دلدل میں ڈال کر ہلاک کر دو لیکن خیال رکھنا پہلے کی طرح وہ پھر فرار نہ ہو جائیں "...... پنڈت آتما رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مہان آقا۔ میں نے انہیں اس لئے چونے کی دلدل میں ڈال کر ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ اس طرح ان کی موت ذومنی جادو کے لحاظ سے بھینٹ کہلائے گی اور اس بھینٹ سے مجھے مزید طاقت مل جائے گی لیکن بھینٹ کے لئے وہاں مہان آقا کی موجودگی ضروری ہوتی ہے اس لئے میں آپ کو وہاں جانے کا کہہ رہی ہوں "...... روپیلا نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم وہاں جا کر انہیں وہیں رکھو۔ مجھے بھینٹ کے لئے خصوصی پراتھنا کرنا پڑے گی وہ کر کے میں خود وہاں پہنچ جاؤں گا "...... پنڈت آتما رام نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو روپیلا سر ہلاتی ہوئی غائب ہو گئی۔ چند لمحے ٹھہرنے کے بعد پنڈت آتما رام نے آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں سرخ رنگ کا دھواں سا بھر گیا اور پھر یہ دھواں ایک خوبصورت عورت کے روپ میں ڈھل گیا۔ یہ بھائی تھی جسے

ایک بار پہلے بھی پنڈت آتما رام نے بلوا کر تفصیل سے بات کی تھی۔

"بھاکی حاضر ہے آقا"..... بھاکی نے مترنم لہجے میں کہا تو پنڈت آتما رام نے آنکھیں کھول دیں۔

"بھاکی ۔ مجھے روپیلا نے اطلاع دی ہے کہ اس نے پاکیشیائی دشمنوں کو قابو کر لیا ہے اور وہ انہیں چونے کی دلدل میں پھینکوانا چاہتی ہے تاکہ اس طرح وہ بھینٹ دے کر بڑے شیطان کو خوش کر سکے اور اسے مزید طاقتیں مل سکیں۔ وہ مجھے بلانے آئی تھی کیونکہ میری موجودگی کے بغیر ان دشمنوں کی ہلاکت بھینٹ نہیں ہو سکتی۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ میں آرہا ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم مجھے بتاؤ کہ کیا میں وہاں جاؤں یا نہیں اور روپیلا جیسی چالاک اور عیار طاقت دراصل کیا چاہتی ہے"..... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا ۔ روپیلا واقعی بے حد شاطر اور عیار طاقت ہے۔ اس نے دوہرا فائدہ اٹھانے کی منصوبہ بندی کی ہے اور اس کی منصوبہ بندی کی وجہ سے پاکیشیائی دشمن بھی بے بس ہو گئے ہیں ورنہ وہ اتنی آسانی سے بے بس نہ ہو سکتے"..... بھاکی نے کہا۔

"مجھے روپیلا نے تفصیل بتائی ہے۔ وہ جس قدر آسانی سے پکڑے گئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم خواہ مخواہ ان سے ڈرتے رہے ہیں۔ ان کے پاس روشنی کا مقدس کلام بھی تھا اور روشنی کے نظام

کے پاکیزگی کے حصار میں بھی وہ تھے اور وہ خوشبو میں بھی لبے ہوئے تھے لیکن اس کے باوجود معصوم کبوتروں کی طرح پکڑے گئے ہیں۔ تم میری بات کا جواب دو کیونکہ پہلے تم خود ہی مجھے بتا چکی ہو کہ روپیلا میری جگہ لینا چاہتی ہے اسی لئے میں نے تمہیں بلایا ہے"۔ پنڈت آتما رام نے کہا۔

"آقا ۔ میں تمہیں تفصیل سے بتا سکتی ہوں کہ روپیلا کیا چاہتی ہے لیکن مجھے اس کا کیا فائدہ ہو گا"..... بھاکی نے کہا تو پنڈت آتما رام اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہو"..... پنڈت آتما رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ڈومنائی جادو کی نائب بننا چاہتی ہوں"..... بھاکی نے جواب دیا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ تم تو پہلے ہی بڑے شیطان کی درباری ہو"..... پنڈت آتما رام نے کہا۔

"یہ سوچنا میرا اپنا کام ہے ۔ بس تم ہاں کرو"..... بھاکی نے کہا۔

"لیکن تمہیں وچن دینا ہو گا کہ تم ہمیشہ میری وفادار رہو گی کیونکہ روپیلا تو بڑے شیطان کی درباری نہیں ہے۔یہاں وہ میری جگہ لینا چاہتی ہے جبکہ تم تو بڑے شیطان کی درباری ہو۔ تم تو زیادہ آسانی سے ایسا کر سکتی ہو"..... پنڈت آتما رام نے کہا تو بھاکی نے

ہاتھ اٹھا کر بڑے شیطان کا نام لے کر پنڈت آتما رام کو باقاعدہ وچن دیا کہ وہ ہمیشہ اس کی فرمانبردار رہے گی تو پنڈت آتما رام نے بھی اس سے وعدہ کر لیا کہ وہ اسے ڈومنائی جادو کی نائب بنا دے گا۔

" پھر سنو آقا ۔ روپیلا کو یہ بات معلوم نہیں کہ میں بڑے شیطان کی درباری ہوں اور شیطان اور اس کے درباریوں سے کوئی سازش اور منصوبہ بندی نہیں چھپ سکتی ۔ روپیلا نے سارا کھیل اس لئے کھیلا ہے کہ وہ آپ کو بھی اس چونے کی دلدل میں ڈال کر ہلاک کرنا چاہتی ہے تاکہ آپ کی جگہ لے سکے کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کسی صورت بھی اسے ایسا نہیں کرنے دیں گے ۔ اس کا منصوبہ یہ ہے کہ جب آپ چونے کی دلدل پر پہنچیں گے تو آپ کے سامنے روپیلا مقامی افراد کو حکم دے کر ان پاکیشیائیوں کو چونے کی دلدل میں ڈلوا دے گی اور اس طرح آپ کی بھی وہاں موجودگی کی وجہ سے ان پاکیشیائی دشمنوں کی ہلاکت ڈومنائی جادو کے قانون کے مطابق بھینٹ سمجھی جائے گی اور اس طرح روپیلا کی طاقت اور بڑھ جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مقامی افراد کو اچانک حکم دے کر آپ کو بھی دھکا دلوا کر دلدل میں ڈلوا دے گی اور آپ ہلاک ہو جائیں گے ۔ پھر وہ کسی بھی مقامی آدمی کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لے گی اور اس کے ساتھ ہی روپیلا ڈومنائی جادو کی بلاشرکت غیرے مہان آقا بن جائے گی اس لئے اس نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے اور اب وہ اس کھیل کو اپنی مرضی کے مطابق اختتام تک پہنچانے کے لئے وہاں آپ

کی منتظر ہے " ...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے ۔ کیا میں وہاں نہ جاؤں " ...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" اس طرح بھی آپ اپنا عہدہ ختم کروا بیٹھیں گے کیونکہ آپ ڈومنائی جادو کے مہان آقا ہونے کے باوجود روپیلا سے خوفزدہ سمجھے جائیں گے " ...... بھاکی نے جواب دیا۔

" تو پھر مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے " ...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" تم کیا چاہتے ہو آقا " ...... بھاکی نے پوچھا۔

" میں پاکیشیائی دشمنوں کا بھی خاتمہ چاہتا ہوں اور روپیلا کو بھی دوبارہ ہمیشہ کے لئے قید کر دینا چاہتا ہوں اور میں خود ڈومنائی جادو کا مہان آقا بھی رہنا چاہتا ہوں " ...... پنڈت آتما رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کے لئے آپ کو خود بھی منصوبہ بندی کرنا ہو گی ۔ آپ جب وہاں جائیں تو آپ کے ہاتھ میں ڈول ہونا چاہئے جس میں چونے کا پانی بھرا ہوا ہو ۔ آپ وہاں پہنچتے ہی اس ڈول میں موجود چونے کا پانی اچانک روپیلا پر ڈال دیں ۔ اس طرح روپیلا تھوڑی دیر کے لئے جامد ہو جائے گی اور اس کی تمام شکتیاں بھی جامد ہو جائیں گی اور پھر آپ اپنی شکتیوں کو حکم دے کر اسے فوری طور پر چونے کی دلدل میں پھینکوا دیں ۔ پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین کی تہہ میں قید ہو جائے

گی اور پھر قیامت سے پہلے کسی صورت بھی رہا نہ ہو سکے گی چاہے بڑا شیطان بھی کوشش کیوں نہ کرے ۔ یہ ڈومنائی جادو کا قانون ہے۔ اس کے بعد آپ وہاں ان مقامی افراد کو حکم دے کر پاکیشیائی دشمنوں کو بھی چونے کی دلدل میں ڈلوا کر ہلاک کر دیں"...... بھاکی نے کہا۔

" لیکن جب میں چونے کا پانی لے کر وہاں جاؤں گا تو روپیلا فوراً سمجھ جائے گی اور شاید اب بھی ہماری باتیں اسے معلوم ہو رہی ہوں"...... پنڈت آتمارام نے کہا۔

" نہیں آقا ۔ تم ڈومنائی جادو کے مہان آقا ہو اس لئے تمہاری باتیں یہاں سے باہر نہیں جا سکتیں جب تک تم خود نہ چاہو۔ اصل بات یہ ہے کہ تم اچانک ڈومنائی جیسے طاقتور جادو کے مہان آقا بن گئے ہو لیکن تمہیں خود معلوم نہیں ہے کہ یہ جادو کس قدر طاقتور ہے اسی لئے تو پاکیشیائی دشمن بھی اس حد تک آ گئے ہیں۔ اگر تم اپنی طاقتوں کو درست طور پر استعمال کر لیتے تو ان پاکیشیائی دشمنوں کو تم یہاں بیٹھے بیٹھے ہلاک کر سکتے تھے اور دوسری بات یہ کہ روپیلا جیسی عام طاقت تمہیں یہاں قید نہ کر سکتی"...... بھاکی نے کہا۔

" مجھے غصہ مت دلاؤ بھاکی ۔ میں ابھی جان بوجھ کر اپنی طاقتیں استعمال نہیں کر رہا"...... پنڈت آتمارام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم فکر مت کرو ۔ میں نے تمہیں وچن دیا ہوا ہے اس لئے میں کبھی تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گی"۔ بھاکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب اصل موضوع پر آ جاؤ"...... پنڈت آتما رام نے کہا۔

" تم ایک ڈول لے کر وہاں جاؤ ۔ میں چونکہ شیطان کی درباری ہوں اس لئے روپیلا مجھے نہ دیکھ سکے گی ۔ میں چونے کا پانی وہیں دلدل سے لے کر تمہارے ڈول میں ڈال دوں گی اور جیسے ہی ڈول میں چونے کا پانی آئے تم نے بغیر کسی توقف کے یہ پانی روپیلا پر ڈال دینا ہے اور پھر باقی کارروائی کرنی ہے"...... بھاکی نے کہا۔

" لیکن یہ ٹھیک نہ رہے گا کہ وہ پہلے ان پاکیشیائی دشمنوں کو چونے کی دلدل میں ڈلوا دے اور پھر میں کارروائی کروں"۔ پنڈت آتمارام نے کہا۔

" نہیں ۔ کیونکہ اگر پاکیشیائی دشمن پہلے دلدل میں ڈال دیئے گئے اور روپیلا کو بعد میں ڈالا گیا تو روپیلا کچھ وقت کے بعد خود بخود باہر آ جائے گی جبکہ اگر اس وقت اسے دلدل میں ڈالا گیا جب دلدل خالی ہو گی تو پھر یہ اس کی تہہ میں پہنچ جائے گی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید ہو جائے گی جبکہ پاکیشیائی دشمن انسان ہیں۔ ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ انہیں پہلے ڈالا جائے یا بعد میں۔ بہرحال وہ ہلاک ہو جائیں گے"...... بھاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب بات پوری طرح میری سمجھ میں آ گئی ۔ میں اب جا رہا ہوں ۔ تم بھی وہیں پہنچو"...... پنڈت آتمارام نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

پہاڑیوں کے درمیان چونے کی انتہائی خوفناک دلدل موجود تھی اور اس میں سے سفید رنگ کا دھواں اٹھ رہا تھا اور چونے کی اس ابلتی ہوئی دلدل میں چونے کے ابلنے کی وجہ سے انتہائی خوفناک آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ اس دلدل کے قریب عمران اور اس کے ساتھی بندھی ہوئی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے جسم شدید گرمی کی وجہ سے پسینے سے تر ہو رہے تھے۔ چہرے پسینے سے بھیگ گئے تھے۔ وہ سب ہوش میں آگئے تھے جبکہ ایک طرف چند مقامی افراد سر جھکائے کھڑے تھے۔ ان سب کے جسم بھی پسینے سے شرابور ہو رہے تھے لیکن وہ سر جھکائے خاموش کھڑے تھے اور ان سے ذرا ہٹ کر روپیلا کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر چمک تھی۔

"باس ۔ یہ میرے ہاتھ کس سے باندھے گئے ہیں۔ کھل ہی نہیں رہے "...... اچانک عمران کے ساتھ پڑے ہوئے جوزف کی آواز

سنائی دی۔

"میں نے بھی بے حد کوشش کر لی ہے لیکن نہ ہی یہ رسی بلیڈوں سے کٹ رہی ہے اور نہ اس کی گانٹھ کھل رہی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب ۔ یہ شیطانی گانٹھ ہے اس لئے یہ آسانی سے نہ کھل سکے گی"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ایک خیال آگیا۔

"تم اپنے ہاتھ میرے طرف کرو"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے اپنے جسم کو موڑا تو اس کے ہاتھ عمران کے چہرے کے سامنے آگئے ۔ عمران نے منہ ہی منہ میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَظِیم پڑھ پڑھ کر جوزف کے ہاتھوں میں موجود رسی پر پھونکنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے روپیلا کے انتہائی طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا پاکیشیائی۔ اس رسی میں شیطانی گانٹھ نہیں ہے۔ یہ ڈومنائی جادو کی گانٹھ ہے"...... روپیلا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں اب کس کا انتظار ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر اپنا سر گھماتے ہوئے روپیلا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ڈومنائی جادو کے مہان آقا پنڈت آتما رام کا انتظار ہے ۔ اس کے یہاں پہنچتے ہی میں کارروائی شروع کر دوں گی"...... روپیلا نے جواب دیا۔

"اگر تمہیں اس خوفناک چونے کی دلدل میں ڈال دیا جائے تو کیا ہو گا"...... عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا تو روپیلا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم ایسا صرف سوچ سکتے ہو۔ ایسا کر نہیں سکتے ویسے تمہیں بتا دوں کہ اگر مجھے اس چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں ڈال دیا جائے تو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی تہہ میں قید ہو کر رہ جاؤں گی اور قیامت سے پہلے باہر نہیں آ سکتی کیونکہ مجھ جیسی طاقتور شکتی بھی ایک بار ہی قید سے رہائی حاصل کر سکتی ہے۔ دوسری بار نہیں"۔ روپیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم پر مقدس کلام پھونکا جائے تو یقیناً تمہاری طاقتیں ختم ہو جائیں گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ طاقتیں فوری ختم ہو جائیں گی اسی لئے میں تم سے فاصلے پر موجود ہوں کیونکہ میں تمہاری روحانی طاقت سے واقف ہوں۔ تم اتنے طاقتور نہیں ہو کہ تمہاری پھونک اتنے فاصلے سے مجھ پر اثر کر سکے البتہ اگر میں تمہارے قریب آؤں تو ایسا ہو سکتا ہے"...... روپیلا نے جواب دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کڑاکے کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہاں ایک لمبے تڑنگے آدمی نظر آنے لگ گیا۔ اس کے جسم پر پٹیالے رنگ کا لباس تھا۔ اس کا سر گنجا تھا اور سر کے ایک طرف بالوں کی لمبی سی چوٹی تھی جو ساتھ پر لٹک رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مٹی کا ایک برتن تھا جس کے

ساتھ باقاعدہ مٹی کا ہی دستہ بنا ہوا تھا۔

"مہان آقا پنڈت آتما رام کی جے"...... روپیلا نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیں پاکیشیائی دشمن"...... پنڈت آتما رام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مہان آقا۔ یہی ہیں پاکیشیائی دشمن اور آپ نے روپیلا کی طاقت دیکھی کہ یہ بے بس اور مجبور پڑے ہوئے ہیں۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو بھینٹ کی کارروائی شروع کی جائے"...... روپیلا نے کہا۔

"ہاں۔ ضرور کرو"...... پنڈت آتما رام نے کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا پنڈت آتما رام نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈول کو دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور اسے روپیلا پر اچھال دیا۔ ڈول میں سفید رنگ کا پانی بھرا ہوا تھا۔ سفید رنگ کا پانی جیسے ہی روپیلا پر پڑا اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر گری اور ساکت ہو گئی۔

"ہا۔ ہا۔ روپیلا دیکھ لیا تم نے مہان آقا سے بغاوت کا انجام۔ تم مجھے ہلاک کر کے خود ہندوستانی جادو کی مہان آقا بننا چاہتی تھی لیکن شیطانی دربار کی بھنگی نے مجھے تمہاری سازش کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ مجھے معلوم تھا جب میں یہاں آیا تو تم نے میرے ڈول کو دیکھ لیا لیکن یہ خالی تھا۔ پھر بھاگی نے اس میں دلدل سے چونے کا

پانی لا کر ڈال دیا۔ چونکہ بھاکی شیطانی دربار کی طاقت ہے اس لئے تم اسے دیکھ نہیں سکتی تھی اور اب میں تمہیں اس دلدل میں پھینکوا کر تم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کر لوں گا۔ اس کے بعد میں خود ہی ان پاکیشیائی دشمنوں کو بھی اس دلدل میں ڈلوا کر ان کا خاتمہ کر دوں گا اور پھر میں پوری دنیا میں ڈومنائی جادو کو پھیلانے کا کام شروع کر دوں گا"...... پنڈت آتما رام نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف کھڑے مقامی افراد سے مخاطب ہوا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اسے اٹھا کر چونے کی دلدل میں پھینک دو"...... پنڈت آتما رام نے ان مقامی افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے زمین پر ساکت پڑی ہوئی روپیلا کو اٹھایا اور دوڑتے ہوئے چونے کی دلدل کی طرف بڑھ گئے۔ دوسرے لمحے انہوں نے روپیلا کو چونے کی ابلتی ہوئی دلدل میں اچھال دیا۔ جیسے ہی روپیلا کا جسم ابلتی ہوئی دلدل میں گرا دور سے ایسی چیخیں سنائی دیں جیسے بہت سی بد روحیں مل کر رو رہی ہوں۔ چند لمحوں تک روپیلا کا جسم الٹ پلٹ ہوتا دکھائی دیا اور پھر غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی پنڈت آتما رام کے حلق سے فاتحانہ قہقہے بلند ہونے لگے لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے ہاتھوں اور پیروں میں موجود رسیاں بھی غائب ہو گئی تھیں۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو

گیا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں اور پیروں میں موجود رسیاں بھی غائب ہو گئی تھیں۔

"یہ آزاد ہو گئے ہیں آقا"...... اچانک ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی تو پنڈت آتما رام تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ جوزف اس طرح اس پر جھپٹا جیسے تیز رفتار چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اور پلک جھپکنے میں پنڈت آتما رام ہوا میں اڑتا ہوا چونے کی دلدل میں جا گرا۔ اس کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور چند لمحوں بعد ہی اس کا جسم بھی چونے کی دلدل میں گر کر غائب ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی سنبھلتے وہاں موجود مقامی افراد اس طرح دوڑ کر چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھ گئے جیسے ان کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ غائب ہو گئے۔

"ڈومنائی جادو ختم ہو گیا۔ ڈومنائی جادو ختم ہو گیا"...... اسی نسوانی آواز نے روتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ وہاں خاموشی طاری ہو گئی۔

"ویل ڈن جوزف۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی عین آخری لمحے میں کام دکھایا ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ ہمارے ہاتھوں اور پیروں میں موجود رسیاں کیسے غائب ہو

گئیں عمران صاحب "...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ رسیاں اس روپیلا کی طرف سے تھیں اور جیسے ہی روپیلا چونے کی دلدل میں قید ہوئی اس کی تمام طاقتیں بھی ختم ہو گئیں اور ساتھ ہی یہ رسیاں بھی غائب ہو گئیں اور پنڈت آتما رام اور اس آواز دینے والی کو یہ تصور ہی نہ تھا کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے ورنہ لامحالہ وہ اس کا پہلے سے بندوبست کر لیتے لیکن جب اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے تو وہ مخالف کے ذہنوں پر ایسا ہی پردہ ڈال دیتا ہے اور پھر جوزف نے فوری اور بروقت کارروائی کر ڈالی ورنہ شاید ہم سوچتے ہی رہ جاتے اور پنڈت آتما رام غائب ہو جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا اب یہ ڈومنائی جادو ختم ہو گیا ہے یا نہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بتایا تو یہی گیا ہے ۔اب دیکھو۔ کوئی روحانی شخصیت ملے گی تو اصل بات معلوم ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے ۔کیا واپس چلیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت سے یہ معاملہ نمٹ گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے مسرت بھرے انداز میں طویل سانس لئے

عمران اپنے ساتھیوں صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کار میں سوار مولانا شمس الدین کے پاس جا رہا تھا۔ ایشیا واپس پہنچنے پر عمران نے فون کر کے سید چراغ شاہ صاحب کے بارے میں معلوم کیا تو اسے بتایا گیا کہ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی تو عمران نے مولانا شمس الدین سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ کیا واقعی ڈومنائی جادو ختم ہو گیا ہے یا نہیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل تھا جبکہ صفدر سائیڈ سیٹ پر اور عمران اکیلا عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب ۔اس بار اس مشن پر کام کرنے کا لطف نہیں آیا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تو اس میں کوئی کام ہی نہیں کیا۔ سارا کام دوسروں نے

کیا ہے۔ بس آخر میں جوزف نے کام دکھایا ہے اور معاملہ ختم"۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کمال ہے ۔ خوفناک کنوئیں میں راستہ بنا کر باہر آنا، پھر زولو اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا کیا یہ کام نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بھی ہنس پڑا۔

" ہاں ۔ بس یہی دو کام ہم نے کئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم وہاں بدروحوں سے دنگل کرتے ۔ وہ جیسے ٹی وی پر ریسلنگ دکھائی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" واقعی میرے ذہن میں تو ایسی ہی بات تھی لیکن عمران صاحب اس بار ایک نئی بات ہوئی ہے کہ مقدس کلام کا وردان بدروحوں پر اثرانداز نہیں ہو سکا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ سوچ ہی تمہارے ذہن میں کیسے آئی"۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

" میں نے کیا کہہ دیا ہے عمران صاحب کہ آپ اس قدر ناراض ہو گئے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سوچ سمجھ کر الفاظ منہ سے نکالا کرو صفدر ۔ تم نہیں جانتے کہ ایسا کہنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے۔ انسان ذلت کی انتہائی گہرائیوں میں جا گرتا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ جو کچھ ہوا یا جو کچھ ہوتا ہے وہ

ہماری کوششوں سے ہوتا ہے۔ نہیں۔ ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے جو کامیابی ملتی ہے وہ ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ آیات مبارکہ کا ترجمہ بھی یہی ہے کہ تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ مقدس کلام کا اثر نہیں ہوا۔ اگر مقدس کلام کا اثر نہ ہوتا تو کیا اب تک ہم زندہ رہ سکتے تھے۔ روپیلا اس مقدس کلام کی وجہ سے تو براہ راست ہم پر حملہ نہ کر سکی تھی۔ اسے دوسروں کا سہارا لینا پڑا تھا اور پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی کہ چونے کی دلدل کے بارے میں روپیلا نے خود ہی ہمیں سب کچھ بتا دیا ورنہ ہمارے تو ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی"...... عمران نے کہا۔

" میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں ۔ ویسے عمران صاحب ۔ میرے ذہن میں یہ بات نہیں تھی جو آپ کے ذہن میں آئی ہے"۔ صفدر نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔

" سید چراغ شاہ صاحب کا کہنا ہے کہ جب ہم ایسے کسی معاملے میں شامل ہوں تو ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہم زمین کی بجائے تنی ہوئی رسی پر چل رہے ہیں اور ہماری معمولی سی لغزش ہمیں تحت الثریٰ میں پہنچا سکتی ہے اور مجھے ذاتی طور پر بڑے کڑے تجربے ہوئے ہیں کہ میرے منہ سے نکلا ہوا ایک لفظ میرے لئے سزا کا موجب بن گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے ۔ آئندہ میں محتاط رہوں گا"۔ صفدر

نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یا پھر دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ تم آئندہ ان معاملات میں شامل نہ ہوا کرو"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ان معاملات میں شامل ہو کر مجھے ہر لمحے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں نیکی کا کام کر رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"خطبہ نکاح یاد کرنا اور پڑھانا بھی تو نیکی کا کام ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ مولانا شمس الدین صاحب سے کیا معلوم کرنے جا رہے ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی کہ کیا ڈومنائی جادو ختم ہو گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی کیپٹن شکیل کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی تھی۔

"اگر انہوں نے نہیں کہا تو پھر آپ کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن شکیل نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔

"تو دوبارہ اس کے خاتمے کا کام شروع کر دوں گا اور کیا کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر وعدہ کریں کہ آپ ہمیں ساتھ رکھیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وعدہ تو نہیں کر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بھی چونک پڑا۔

"اس لئے کہ نجانے کیا کیا حالات پیش آئیں اور کن کن کو ساتھ لے جانا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"ہم مولانا شمس الدین صاحب سے سفارش کرا دیں گے کیپٹن شکیل"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس طرح باتیں کرتے ہوئے وہ تھوڑی دیر بعد مولانا شمس الدین صاحب کی مسجد کے سامنے پہنچ گئے۔ مولانا شمس الدین صاحب گھر میں تھے لیکن جیسے ہی انہوں نے اطلاع بھجوائی تو مولانا شمس الدین صاحب باہر آ گئے اور پھر سلام دعا کے بعد وہ انہیں ساتھ لے کر مسجد میں آ گئے۔

"بیٹھو۔ سب سے پہلے تو میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے بے پناہ فضل سے تم نے اس شیطانی جادو کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے"...... مولانا شمس الدین صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تھی مولانا شمس الدین

صاحب ۔ ورنہ ہم تو وہاں بے بس ہو کر رہ گئے تھے "...... عمران نے جواب دیا۔

" نہیں ۔ تمہارا انتخاب اسی لئے کیا گیا تھا کہ یہ کام تم بہتر انداز میں کر سکتے تھے ۔ تم نے جس طرح اپنے اوپر ہونے والے اچانک حملے کو روکا اور پھر جس طرح تمہارے اس افریقی ساتھی نے پنڈت آتما رام کو اٹھا کر چونے کی دلدل میں پھینک دیا یہ سب تمہارا ہی کام تھا۔ تمہاری جگہ دوسرا کوئی یہ کام نہ کر سکتا تھا"...... مولانا شمس الدین صاحب نے کہا۔

" کیا آپ کو یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم ہو گیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں ۔ سید چراغ شاہ صاحب سے میرا رابطہ روحانی طور پر ہے۔ انہوں نے مجھے روحانی طور پر سب کچھ بتا کر پیغام دیا کہ آپ میرے پاس آ رہے ہیں اور میں آپ کو بتا دوں کہ ڈومنائی جادو کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ان کی طرف سے بھی مبارک باد قبول کر لیں"...... مولانا شمس الدین صاحب نے کہا تو عمران مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان سے اجازت لے کر واپس دارالحکومت روانہ ہو گئے۔

" سید چراغ شاہ صاحب واقعی بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں ۔ میں تو بعض اوقات سوچ کر ہی حیران ہو جاتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

" ان سے بات کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ان سے زیادہ عاجز بندہ تو دنیا میں کوئی نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب ۔ یہی عاجزی اور انکساری تو روحانی درجات کو بڑھاتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران اور صفدر دونوں نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ
ان ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کے مقابلے پر ٹھہر سکے۔ یا ——— ؟

سپیشل لیبارٹری بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری جس کی حفاظت گولڈن ایجنٹ کی ذمہ داری تھی اور گولڈن ایجنٹ نے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا ——— کیا واقعی ——— ؟

سپیشل لیبارٹری جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت زندہ باہر نکالنا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا ——— یا ——— نہیں ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب گولڈن ایجنٹ کے مقابل عمران کو کھلے عام شکست تسلیم کرنا پڑی اور گولڈن ایجنٹ نے عمران کو شکست دینے کے باوجود زندہ واپس بھجوا دیا ——— کیوں ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب عمران کو اس کی زندگی میں پہلی بار اپنے مشن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ وہ مجبوری کیا تھی ——— ؟

——●●●…… انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن ●●●……——

گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان ایسا مقابلہ جس کا انجام ان دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔

کیا ——— عمران پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت لیبارٹری سے باہر نکالنے اور بلیک تھنڈر کی سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا ——— ؟

کیا ——— عمران بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا اس بار ناکامی واقعی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے۔

☆ انتہائی تیز رفتار ایکشن ☆

اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا